أسلحة المعاب

تسلیۃ المصاب

طبع فی مطبع مفید عام الکائن
فی بلدۃ اگرہ سنہ ۱۳۰۵
الهجریۃ

922

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الکبیر المتعال علی کل حالٍ وفی کل حالٍ وبکل حالٍ ومع کل حالٍ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ ونبیہ محمد المصطفی علی جملۃ الناس والمرتضی منہم علی التفصیل والاجمال وعلی صحبہ والآل ما طلع ہلال ولمع آل **امابعد** یہ ایک رسالہ مختصر ہے بیان مین تحمل بلایا ومحن کے باقتداء جماعۂ انبیاء علیہم السلام واقتفاء زمرۂ صدیقین وشہداء وصالحین وملوک مسلمین رضی اللہ عنہم اجمعین اگرچہ وجہ اسکی تالیف کی خاص ہے کہ جب مین سنہ ۱۳۰۱ ہجری سے مبتلاے محن ہوا تو مینے اپنے دل کو تذکرِ احوال سلف صلحاء سے تسلی بخشی اور یہ رسالہ لکھا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ دنیا سجن مومن وجنت کافر ہے جسطرح کہ حدیث مرفوع ابوہریرہ مین نزدیک مسلم کے آیا ہے لکن نفع اس تالیف کا انشاء اللہ تعالی احجلہ مومنین کو عام ہوگا کیونکہ اس دار ناپائدار اور اس خاکدان فنا نشان مین کوئی مسلمان ایماندار کسی وقت مین بہی ولادت سے تا وفات کسی ایک نہ ایک قلت وعلت وذلت مین گرفتار رہتا ہے پہلی علت ولادت ہے دوسری بلا حیات ہے تیسری بلا ممات ہے چوتہی بلا بعث بعد الموت ہے کوئی یہ چاہے کہ مین پیدا ہونیسے مرتے تک آرام سے بسر کرون۔

کوئی حزن والم اور کسی طرحکا ہمّ وغمّ نہ دیکھون تو یہ بات کسی فرد بشر کو میسّر نہین ہو سکتی ہے آدم
ابو البشر ہی جبکہ ان تکالیف سے محفوظ نرہے وکان ذلك فی الکتاب مسطورا تو اونکی اولاد
کو کب اس بات کی توقع رکہنا پہنچتا ہے پہلی تکلیف اونکی یہ تہی کہ وہ جنت سے ساتہہ کمال حسرت
کے نکالے گئے پہر دنیا مین آکر ایک سال تک حوا سے جدا رہے پہر صدہا سال اپنے گناہ پر
نادم ہوکر رویا کئے پہر زمین پر رہکر مشتاق کسب رزق مین مبتلا ہوئے یہانتک کہ انتقال کیا
اسی طرح ہر بشر کی تکلیف ومصیبت مہد سے تا لحد جدا جدا ہوتی ہے اور شدت وخفت اون آفات
کی ایک امر اضافی ہے کسیکو ذراسی تکلیف برابر ایک پہاڑ کے معلوم ہوتی ہے ؎

ناز پروردہ چہ تاب ستم عشق نداشت	یار را نام جفا پیشہ و بدکیش نہاد

اور کسیکو پہاڑ برابر تکلیف ایک ذرہ بہر خیال مین نہین آتی ؎

نہ شادی داد سامانی نہ غم آورد نقصانی	بہ پیش ہمت ما ہرچہ آمد بود مہمانی

کچہہ مو مصائب اس دار غرور کے عامۃ البلوی ہین اور سارے افراد نوع بشر اوسمین شریک حال
ہین کیا مومن اور کیا غیر مومن فقط اتنا تفاوت ہے کہ آخرت مین یہ جراحات دنیاوی مومن
کے لئے راحات جاودانی ہو جاتے ہین اور واسطے کافر کے یہ محن دنیا مین آفات اور عاقبت مین
عقوبات ابدی ٹہیرتے ہین کیونکہ مومن ہر بلا پر صبر کر کے استحقاق اجر بحساب کا حاصل کرتا ہے
اور غیر مومن وفاسق جزع وفزع مین مبتلا ہوکر خسر الدنیا والآخرۃ ہو جاتا ہے انواع محن وفتن کی
بہت ہین سبکا ضبط کرنا اسجگہ ممکن نہین ہے پہر اون انواع کے افراد ہین جو کہ افراد نوع بشر مین کبہی جمعا اور کبہی فرادا پاجاتے ہین
لکن اصول اونکے پانچ قسم سے باہر نہین ہوتے ایک خوف دوسرے جوع تیسرے نقص الانفس
چوتہے نقص ثمرات پانچوین نقص اموال قرآن پاک مین ان اصول کی طرف اشارہ فرمایا ہے
وقوع ان بلایا ومحن کا اہل ایمان پر غالبًا بسبب ارتکاب معاصی کے ہوا کرتا ہے کما قال تعالی
وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر اور کبہی بطور آزمایش کے
کما قال تعالی ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس

والثمرات وبشر الصابرین ہنا علی ذلک اس جملۂ صالحہ مین کچھ آیات کچھ احادیث جو بیان وقوع مصائب اور ثبوت اجر تحمل بلایا کے آئے ہین اور کچھ احوال ابتلاء انبیاء و ملوک و صلحاء کا لکھا گیا ہے یہ اسلئے کہ حصول علم سے غالبًا وقوع آفت کا شخص آفت زدہ پر سبک ہوجاتا ہے اور وہ عواقب امور پر اطلاع پاکر موفق بصبر جمیل ہوا کرتا ہے بلکہ جسکی معرفت ساتھ افعال الٰہیہ وایام اللہ کی زیادہ ہوتی ہے وہ اسجگہ کے مصائب پر خوشدل رہتا ہے اوسکو کوئی رنج واندوہ دنیاوی شدت سے دامنگیر حال نہین ہوتا بلکہ وہ نزدیک ہر بلیہ کے شہود ایک نعمت الٰہی کا کرتا ہے اور جیسی خوشی کہ ضعفاء الایمان کو حصول مرادات دنیاوی سے لاحق حال ہوتی ہے اوس سے زیادہ اس شخص کو ستر صبر علی البلاء پر میسر آتی ہے ؎

چہ خوش بروی دل تنگ مادری واکرد	خدا دراز کند عمر زخم کاری ما

اور جسکو علم نہین ہوتا ہے اور معرفت سے ایام اللہ وافعال اللہ کے حرمان نصیب و جاہل ہیدانش ہے اوسپر الم ہر مصیبت ادنی کا بہی مستضاعف ہوجاتا ہے اور اوسکے دل وزبان سے کلمات ناجائز بلکہ الفاظ کفر نکلنے لگتے ہین اور وہ اپنے رب معبود کے ساتھ بدگمانی پیدا کرتا ہے اور تاخیر کشف غمہ سے مایوس ہوکر رحمت الٰہی سے ناامید ہونے لگتا ہے اوسکی یہ حالت پر ملالت نفس اوس مصیبت سے چشم بصیرت مین زیادہ ہے اسلئے حاصل کرنا اس علم کا ہر مسلمان پر واسطے تکمیل اسلام وتحمل بلا واختیار صبر کے واجب ہے یہ وہ علم ہے جسکو اللہ تعالیٰ اپنے اپنی کتاب مین ذکر کیا ہی اور رسول اللہ صلعم نے سنت مطہرہ مین ارشاد فرمایا ہے یہی ایک جگہ اس دین حق مین ایسی ہے کہ وہان امتحان بندہ کے ایمان کا لیا جاتا ہے پہر خواہ وہ بسابقۂ سعادت ازلی کہرا نکلے یا بسابقۂ شقاوت قدیم کہوٹا ٹہیرے حدیث شریف مین آیا ہے السعید من سعد فی بطن امہ والشقی من شقی فی بطن امہ اور یہ بہی فرمایا ہے کل میسر لما خلق لہ اما من کان من اھل السعادۃ فسییسر لعمل السعادۃ واما من کان من اھل الشقاوۃ فسییسر لعمل الشقاوۃ رواہ الشیخان عن علی رضی اللہ عنہ مرفوعًا یہ دلیل ہے اس بات پر کہ جو نیک بختی یا بدبختی شکم مادر

مین مقدر ہو چکی ہے اوسکا ظہور شکم سے باہر آکر تا دم مرگ ہوتا رہتا ہے مثلاً جو کوئی سعید ٹہیر چکا ہے تو اوس سے دنیا مین بہی وہی کام سرانجام ہوتے ہین جو کہ سراپا سعادات وحسنات ہین وہ چاہا یا نچاہے سابقۂ قضا وقدر اوسپر غالب ہی آتا ہے پہر اگر اوس سے بہولے بھٹکے کوئی قصور وگناہ بہی ہو جاتا ہے تو وہ پہر پہر اکر اور اوس گناہ سے تائب ومستغفر ہو کر حسنات ہی کی طرف رجوع لاتا ہے اور بعد اعتمالی سیئہ کے احتمال حسنہ کا کرنے لگتا ہے اتبع السیئۃ الحسنۃ تمحہا ؎

بردر آمد بندۀ بگریخته
آبروی خود بعصیان ریخته

اسی طرح جو کوئی پیشتر شقی ٹہیر چکا ہے تو اوس سے اگر اتفاقاً کوئی نیک کام بہی بن جاتا ہے تو وہ اوسکی کچہہ قدر ومنزلت نہین جانتا وہ بسابقۂ ازل طرف ارتکاب معاصی ہی کی رجوع لاتا ہے اور تمام سعادت اپنی اسی عیش فانی مین سمجہتا ہے ؎

باز ہوای چمنم آرزوست
جلوۂ سرو وسمنم آرزوست

اسی جگہہ سے شخص اول پر مصائب دنیاوی نہایت اہون واسہل ہو جاتے ہین اور شخص ثانی پر ایک ادنی تکلیف مثل ایک پہاڑ کے ہو جاتی ہے حالانکہ نہ آنا کسی تکلیف کا دنیا مین مومن پر ایک علامت ہے سخط خدا کی الا ماشاء اللہ اسی طرح مبتلا ہونا مومن کا محن مین دلیل ہے اِسبات پر کہ اللہ اوسکو دوست رکہتا ہے کیونکہ اللہ تعالی دنیا اوسیکو دیتا ہے جسکو دشمن رکہتا ہے اور دنیا سے اوسیکو بچاتا ہے جسکو وہ دوست رکہتا ہے حدیث قتادہ بن نعمان مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا اذا احب اللہ عبدا حماہ الدنیا کما یظل احدکم یحمی سقیمہ الماء رواہ احمد والترمذی دوسری حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے ان اللہ لا یظلم مومنا حسنۃ یعطی بہا فی الدنیا ویجزی بہا فی الاخرۃ واما الکافر فیطعم بحسنات ما عمل بہا للہ فی الدنیا حتی اذا افضی الی الاخرۃ لم یکن لہ حسنۃ یجزی بہا رواہ مسلم یعنی اللہ تعالی کسی مومن پر ظلم نہین کرتا ہے اوسکی ہر نیکی پر یہان بہی اوسکو بہتر ہی دیتا ہے اور آخرت مین بہی اجر بخشتا ہے اور کافر سے اگر کوئی کام اللہ کے لئے اسجگہ بنجاتا ہے تو لوسکے عوض یہان کہاتا پیتا ہے آخرت

مین اوسکے لیے کوئی نیکی نہین ہوتی ہے جسکی جزا اوسکو ملے سو صبر کرنا مومن کا بلا پر اور تحمل کرنا ایذا کا طرف سے غیر کے ایک عمدہ حسنہ ہے جسکا اجر یہان اور وہان دونون جگہہ اوسکو ملیگا بخلاف کافر کہ اگر اوسنے فرضاً کسی بلا پر صبر کیا تو ثمرہ اوسکا اسی جگہہ اوسکو ملجاتا ہے کہ وہ یہان آسودہ حال رہتا ہی وہان نا آسودہ مآل ہوگا قل تمتع بکفرك قليلا انك من اصحاب النار یہ آیت نوح مین کفار کے ہے رہے فساق سو اونکا حال دوسری آیت مین یون ارشاد فرمایا ہے ام حسب الذين اجترحوا السيئات ان نجعلهم كالذين آمنوا وعملوا الصالحات سواء محياهم ومماتهم ساء ما يحكمون یعنی فاسق برابر صالح کے نہین ہے فاسق کا جینا مرنا برابر ہوتا ہے نہ جینے کی خوشی نہ مرنے کا غم جنت اونہین لوگون کے لیے ہے جو نہ طالب علو ہین اور نہ جالب فساد كما قال تعالیٰ تلك الدار الآخرة نجعلها للذين لا يريدون علوا في الارض ولا فسادا والعاقبة للمتقين ایسے ہی لوگ مکارہ دنیا پر صابر اور مصائب اس خاکدان فانی پر شاکر رہتے ہین کیونکہ اونکو یہ بات معلوم ہے کہ حجبت النار بالشهوات وحجبت الجنة بالمكاره متفق عليه من حديث ابی هريرة يرفعه میرے نزدیک یہی ایک حدیث واسطے تحمل اذی و بلایا کے کفایت کرتی ہے کیونکہ احمق بدایت کو دیکھتا ہے اور عاقل نہایت پر نظر کرتا ہے دنیا فرضاً اگر زر خالص ہو مگر غایت اوسکی فنا ہو اور آخرت اگر سفال ہو اور نہایت اوسکی بقا ہو تو کوئی دانشمند اس طلاء فانی کو اوس سفال باقی پر اختیار نکریگا اور یہانکی شہوات کو آخرت کی لذات پر ہرگز پسند نفرمایگا کیونکہ یہانکی مکارہ کا انجام بہشت ہے ؎

در پس ہر گریہ آخر خندہ ایست		مرد آخر بین مبارک بندہ ایست	

اور یہانکی شہوات و لذات کی عاقبت دوزخ ہے ؎

دہقان سال خوردہ چہ خوش گفت با پسر		ای نور چشم من بجز از کشتہ ندروی	

اسی جگہہ سے حدیث مستورد بن شداد مین فرمایا ہے والله ما الدنيا في الآخرة الا مثل

ما یجعل احدکم اصبعہ فی الیم فلینظر بم ترجع رواہ مسلم یعنی دنیا مقابلہ مین آخرت
کے مثل ایک قطرہ حقیرہ کے ہے مقابلہ مین بحر محیط کے ولہذا حدیث ابوموسی مین رفعاً آیا ہے
من احب دنیاہ اضر باخرتہ ومن احب آخرتہ اضر بدنیاہ فاثروا ما یبقی علی ما یفنی
رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان ذم دنیا مین بہت سے اخبار وآثار واقوال سلف مروی
ہین جنکو ہمنے دوسرے رسائل مین ضمناً ذکر کیا ہے اسجگہ مقصود ہمارا فقط ذکر کرنا اون آیات
واحادیث وغیرہ کا ہے جنکو تسلیۂ قلب مصاب مین اثر تمام ہے جب کوئی آفت رسیدہ مصیبت زدہ
دردمند غمگین ان مضامین تسکین آگین مین نظر کریگا تو اللہ سے امید ہے کہ اوسپر صدمہ مصیبت کا
آسان ہوجائیگا اور وہ اوس بلا کو ایک نعمت خدا کی سمجھے گا اور جزع وفزع وگریہ وزاری و
فریاد ناجائز سے باز رہکر استحقاق اجر جزیل وثواب جمیل کا پیدا کریگا کیونکہ جس مصیبت مین
مومن صبر پر قدرت نہین پاتا ہے تو وہ مصیبت اوسکے حق مین بقدر زیادت جزع وفزع دوچند
سہ چند ہوجاتی ہے اور آخر کو چار ناچار اوسپر شکیبا ہی ہونا پڑتا ہے قدر سے حذر کرنا کچھہ اپنے
بس مین نہین ہے جو بات اپنے اختیار مین ہے وہ یہی ہے کہ نزول بلا سے پہلے دعا کرتا رہے
کہ اللہ ہر بلا سے محفوظ رکھے پھر جو کوئی مسلمان اللہ کو حالت رخا مین فراموش نہین کرتا
ہے تو حالت شدت مین اللہ اوسکی دعا جلد قبول فرماتا ہے پھر جب بلا نازل ہوگئی تو اب
بہی گنجایش دعا کی باقی ہے اسلیئے کہ حدیث مین فرمایا ہے الدعاء ینفع مما نزل ومما لم ینزل
پھر دفع بلا کے لئے سنت مطہرہ مین ادعیہ واذکار بہی آئے ہین اونکی قراءت سے وہ آفات جنمین
انسان مبتلا ہوجایا کرتا ہے دور ہوجاتے ہین اس کام کے لئے ہمارا رسالہ الداء والدواء
نہایت نافع وکافل ہے پھر جب کسی تدبیر علمی وعملی سے وہ بلا ومصیبت دور نہو تو اوسکا علاج
صبر وتحمل ہے اس امر کا بیان رسالہ ادامۃ المسکر مین کیا گیا ہے ۵

صبرست علاج دل بیمار تو لیکن	افسوس کہ کم داری وبسیار ضرورست

مومن کو چاہیے کہ ایسی حالت مین لبعد اختیار صبر وشکیبائی کے اس رسالہ کی سیر کرے اور

دل غمدیدہ آفت رسیدہ کو مصائب سلف صلحا ریاد دلا کر تسلی خاطر بخشے اور سمجہائے کہ دنیا دار المحن ہے اور آخرت دار المنن یہان کسی چیز کو پایندگی نہین ہے نہ عیش کو بقا ہے نہ طیش کو استواری نہ خوشی کو قیام ہے نہ اندوہ کو مقام ۵

جہان بگشتم و آفاق سر بسر دیدم	نہ مردمم اگر از مردمی اثر دیدم
برین رواق زبرجد بخامۂ خورشید	نگاشتہ سخن خوش بآب زر دیدم
کہ ای بدولت دہ روزگشتہ مغرور	مباش غرہ کہ از تو بزرگ تر دیدم
شہی کہ تاج مرصع صباح بر سر داشت	نماز شام ور اخشت زیر سر دیدم
ز حادثات جہانم ہمین پسند آمد	کہ خوب و زشت و بد و نیک درگذر دیدم

جب حال دنیا و اہل دنیا کا اسطرح مسلم الثبوت ہے تو پہر کسی مصیبت پر مضطر و مضطرب ہو کر دامن صبر کو ہاتہ سے دینا اور آجر بیحساب شکیبائی کو جزع و فزع سے برباد کرنا عقل سلیم سے نہایت دور معلوم ہوتا ہے ہمت و مردانگی و فتوت و فرزانگی تو یہ ہے کہ کیسے ہی انقلاب زمانہ کا ہو اور کوئی سی بہی مصیبت سر پر آئے حرف شکایت زبان پر نگذرے اگر اظہار بلا ضرور ہو تو رب غفور حی و قیوم موجود ہے اوسیکے روبرو لب ہلائے سر جہکائے انما اشکو حزنی وبثی الی اللہ اور رب انی مسنی الضر و انت ارحم الراحمین کہے ممکن نہین ہی کہ اللہ اپنے بندہ کو اپنی درگاہ بیجاہ سے مایوس تہیدست پہیرے امن یجیب المضطر اذا دعاہ و یکشف السوء اہل دل کا اسبات پر اتفاق ہے کہ جب بندہ ذکر اپنی مصیبت کا سامنے کسی مخلوق کے نہین کرتا ہے اور قبل اطلاع مردم کے اللہ ہی کی طرف متضرع و ملتجی و مستغیث ہوتا ہے تو اللہ تعالی اوس مہم کو جلد آسان کر دیتا ہی مینے بارہا اسکا تجربہ کیا ہے صحیح پایا وللہ الحمد حسبنا اللہ و نعم الوکیل ع خدا خود میر سامان ست اسباب توکل را ۔ کتب عقائد مین لکہا ہے کہ القدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالی دنیا و آخرت مین جو کچہ ہوتا ہے اور ہوگا وہ اللہ ہی کی مشیت و ارادت سے ہوتا ہی نفع ہو یا نقصان ایمان ہو یا کفران طاعت ہو یا عصیان رضا ہو یا بلا یسر ہو یا ضرر انجات ہو یا ہلاک حیات ہو یا ممات پس جب

مسلمان کا یہ اعتقاد ٹہیرا تواب مصیبت کے وقت واویلا کرنا اور ہر خس وخار سے ملتجی ہونا اور ہر خسیس وخسیس سے فریادرسی چاہنا یعنی جسنے اوس بلا کو مقدر کیا ہے وہی ہماری التجا ودعا پر اوس مصیبت کو ہمسے دور بہی کرسکتا ہے ہم جو اوسکو چہوڑ کر دربدر مارے پہرین تو بجز اسکے کہ وہ بہی ہمکو چہوڑ دے اور ہم اپنا سرمایۂ ایمان ضائع کردین اور کیا حاصل ہوگا اس سے بہتر تو یہی ہے کہ ہم ادعیہ واذکار واعمال صالحہ کے ساتہہ متمسک ہون اور سرگرم علانیۃ اوسی معبود کو اوسکے اسمار حسنیٰ اوصفات علیا کے ساتہہ پکارین تاکہ وہ ہمارا ناصر ہوجائے پہر کسی دشمن کی دشمنی ہمپر قابو نہ پائے من کان اللہ کان اللہ لہ اور جس سے یہ بات نہ بن سکے اوسکو چاہیئے کہ وہ اپنے ہی جان پر ملامت کرے رحمن رحیم پر تہمت نہ رکہے ۵

لو الثقلان الجن والانس اجمعوا یکون لها رب السموات ناصرا	بریدون ایلاما لاصغر نملۃ لما ظفروا منها بادنی مضرۃ

دنیا مین شر ہمیشہ خیر پر غالب رہتا ہے اور مردم اشرار مردم اخیار کو آنکہہ بہر کر دیکہہ نہین سکتے اسی وجہ سے اصحاب خیر ہمیشہ ہاتہہ سے اہل شر کے طرح طرح کی تکلیف پاتے ہین المومن غرّ کریم والمنافق خب لئیم یہ تکلیف جسطرح اُنکے لئے عاقبت محمود رکہتی ہے اسی طرح اونکے لئے آخرت مین ایک عقبہ کئود ہے قوت ایمان یہ ہے کہ اگر سر پر آسمان بلا گرے تب بہی ہتہہ لرزل نہو اللہ سے اوسکا رفع چاہے کہ یہ دلیل ہے معرفت خدا پر ۵

اگر ز کوہ فرو غلطد آسیا سنگے	نہ عارف ست کہ از راہ سنگ برخیزد

مجہہ غریب آوارۂ دشت ایجاد پر پہلی بلا جوع کی آئی کہ اوائل عمر مین ایک مدت دراز تک تہیدستی رہی مگر اللہ کا شکر ہے کہ کسی سے نوبت سوال یا شکایت وحکایت حال کی نہ آئی پہر جب اللہ نے اولاد بخشی تو ایک حادثہ نقص ثمرات کا پیش آیا کہ دختر خرد کا عمر رضاعت مین انتقال ہوگیا پہر عمر پنجاہ سالہ مین ایک خوف عظیم نے محاصرہ کیا جسکا بقیہ ابتک باقی ہے لکن مجکو وامنہم من خوف کا ورد ہے پہر نقص مال کا صدمہ یہ پہنچا کہ ایک مقدار کثیر کا نقصان ہوگیا لیکن امید تلافی مافات

کی مبدل بیاس نہین ہوئی ہے اب اسی وبشر الصابرین کے مضمون ظاہر ہونیکی توقع لگی ہے بیان ہو یا وہان انہین مصائب کے ہجوم مین واسطے تسلی فوائد عظیم کے اس رسالۂ مختصر کو اپنے لئے اور جنکو خدا توفیق دے **ایک مقدمہ وچند ابواب وخاتمہ** پر مرتب کیا ہے بیان محن سلف مین کسی قدر تکرار مضامین کی بھی ہوگئی ہے اسلئے کہ ہر کتاب ماخوذ منہ کی پوری عبارت نقل کی ہے یہ تکرار گویا قند مکرر ہے بار بار مطالعہ کرنے سے تسلی خاطر کو تشفی وافر حاصل ہوتی ہے ؎

اعد ذکر نعمان لنا ان ذکرہ		ہو المسک ما کررتہ یتضوع	

قران وحدیث مین بھی مطالب والفاظ مکرر آئے ہین الحمد للہ تعالی کہ مجھے دنیا مین اب کسی امر کی تمنا باقی نہین ہے ع بہار دیدم وگل دیدم وخزان دیدم ؛ یعنے مصیبت وآرام دونون کا ذائقہ بخوبی پالیا اب فقط یہ آرزو رہگئی ہے کہ ایمان پر خاتمہ ہو سو اللہ سے یہ بھی کچھ دور نہین ہے

تو مگر از طرف رحمت خود نزدیکی		ورنہ من از طرف خویش نہایت دورم	

مقدمہ بیان مین شہود محن کے

مین اپنے نفس مین اس امر کا شہود کرتا ہون کہ مین ہر مسلمان ہمنشین اپنے سے کم درجہ ہون یہ شہود مجکو کشفًا وذوقًا ہے نہ تواضعًا کیونکہ لفظ تواضع کا دلیل ہے اس بات پر کہ صاحب تواضع نے اپنے لئے کوئی مقام عالی پہلے ثابت کرلیا ہے پھر اوس مقام سے واسطے جلیس کے نازل ہوا ہے ولا ھکذا تواضع اھل اللہ فانہم کلما ارتفعوا فی المقام ظہر لہم حقارۃ نفوسہم وکمال غیرہم الی ان ینتہوا الی شہود انفسہم تحت الارضین السفلیات فی المقام حدیث مین آیا ہے من تواضع للہ رفعہ اللہ اس سے یہ بات سمجھی گئی کہ تکبر بالعکس اسکے ہے عارفین کا اس بات پر اجماع ہے کہ بندہ جب تک اپنے نفس کو فوق کسی مسلمان کے شہود کرتا ہے تب تک داخل ہونا اوسکا حضرت الٰہی مین صحیح نہین

ہوسکتا ہے کیونکہ جسمین ذرا سا بہی کبر ہے اوسپر دخول جنت حرام ہے اس درگاہ کے لوگ تین قسم ہوتے
ہین انبیاء ملائکہ اولیاء انمین سے کسیکے پاس بالاجماع ذرہ برابر کبر نہین ہے پس جو شخص متخلق ساتہہ انکے اخلاق
کے نہوگا وہ دخول حضرت سے ممنوع ہے یہانتک کہ اوسکی نماز بہی ایک جسم بلا روح ہوتی ہے

ف ایک منت اللہ کی مجہپر یہ ہے کہ مین لوگون کے انکار کرلینے پر اپنے اوپر تحمل کرتا ہون بغیر
اسکے کہ کوئی گناہ میرا ظاہر ہو خواہ وہ منکر حاسد میرا اشنا سا ہو یا نہو مین اس بات مین اللہ کے علم پر
اکتفا کرتا ہون اور جانتا ہون کہ منکر اگر سچا ہے تو انکار اوسکا مجہپر حق ہے میرا غیظ مین آنا اوسپر
حمق وریا و سمعہ ہے اسلیئے کہ جس امر مین اوسنے مجہپر انکار کیا ہے اور وہ مجہسے واقع ہوا ہے
تو وہ دیوان آسمان مین قبل اسکے کہ زمین مین ظاہر ہو لکہہ گیا ہے اور اگر وہ جہوٹا ہے اور انکا
اوسکا مجہپر ناحق ہے تو بہی غیظ مین آنا میرا اوسپر حمق ہے اسلیئے کہ وہ دیوان آسمان مین لکہا
نہین گیا تو اب عاقل کو ایسی بات پر متکدر ہونا کب درست ہے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالے
مواخذہ کرنیوالا ہے اور معاقب بہی اپنی برائت کو پہچانتا ہے وقد حصل لی بحمد اللہ بذلک
ادمان کبیر علی تحمل الاذی من الخلق فلم تزل طائفۃ بعد طائفۃ تؤذینی بطریق البہتان
والزور وبرمونی باموراناً منہا بری بحمد اللہ تعالی فلکثرۃ ما وقع لی ذلک
صرت لا اتاثر من مثل ذلک وکانی قطب للبلاید ور علی کساتد ور الرحا علی
قطبہا فلا انفک من دورۃ بلاء الا ویستقبلنی دورۃ اخری تارۃ عقوبۃ لذنب
سلف وتارۃ اختبارا من اللہ تعالی لدعوای مقاماً لم ابلغہ مثلا والحمد للہ

ف ایک انعام خداوندی مجہپر یہ ہے کہ مین ایذادہی خلق سے زیادہ متضجر نہین ہوتا ہون اسلیئے
کہ مجہپر مراعات رضای خدا کی بہ نسبت رضای خلق کے غالب تر ہے ایذاء خلق پر وہی شخص
تحمل کرتا ہے جو طالب مقام کا نزدیک اونکے نہین ہوتا ہے ورنہ جسکو طلب مقام کی ہوتی ہے
اوسکو خلق سے ضرور ہی کچہہ تکدر وعادات لازم حال ہوتا ہے کیونکہ جب یہ کوئی مقام اپنے
لیئے بنانا چاہتا ہے تو وہ لوگ جو کہ تنقیص اوسکی مجالس مین کیا کرتے ہین اوس بنیاد کو ڈہا دیتے ہین

اگر یہ شخص طالب مقام کا نہوتا اور اللہ کے علم پر اکتفا کرتا تو اسکو کچھ اثر اونکی ایذا دہی سے نہوتا اگرچہ
سارے شہر یا اقلیم والے اوسپر کہڑے ہوجاتے بعض نے خیال کیا ہے کہ یہ مقام منجملہ مقامات
اکابر کے ہے حالانکہ یہ توہم ہے بلکہ یہ مقام مریدین کا ہے جو کوئی یہ چاہے کہ عارف اپنے قدم کا
مقام ارادت مین ہو تو وہ اپنے نفس کی تفتیش کرے جبکہ اہل بلد کہڑے ہوکر بڑی بڑی تہمتین
اوسپر لگائین اور انکار شدید کرین یہانتک کہ اوسکے پاس تک نہ بیٹھین اور اوس سے علحدہ رہین
پس اگر وہ اس حال مین اپنے نفس کو متاثر پالے تو جان لے کہ اوسنے مقام ارادت کی بو تک نہین
سونگھی ہے وہ تو ملحق بعوام ہے جنکے ساتھ ابلیس مثل کرہ کے تلاعب کیا کرتا ہے **حکایت**
ابلیس سے اور ایک شخص عابد سے مناظرہ ہوا ابلیس نے کہا مین مرتبہ مین تجھسے اعلی تر ہون عابد نے
کہا کس طرح کہا الوجود کلہ یلعنتی ویحقرنی ویسبنی وانا صابر علی حکم اللہ تعالی الم
تتغیر منی شعرة واحدة کم اذا اقام علیہ اہل حارتہ ورموہ بالعظائم تنغصت
معیشتہ وسارع الی طلب برائتہ مما نسب الیہ ولم یکتف بعلم اللہ فیہ انتہی
یعنی سارا جہان مجکو برا کہتا ہے لعنت کرتا ہے مین اللہ کے حکم پر صابر ہون تم مین سے اگر ایک شخص کو
اوسکے محلہ والے کوئی تہمت لگاتے ہین تو وہ اپنی صفائی کے لئے شتابی کرتا ہے اور عیش اوسکا
تلخ ہوجاتا ہے اور اللہ کے علم پر اکتفا نہین کرتا **ف** بعد ادمان کے تحمل بلا و اذی پر جب کوئی
انسان مجکو ستاتا ہے تو مین اللہ کا شکر بجالاتا ہون جسنے مجکو اوس اذی پر صبر عطا فرمایا اور مین
اوس شخص کا مقابلہ نہین کرتا بلکہ اوسکو معذور رکہتا ہون اسلئے کہ وہ ایذا دہی اوسکی مجکو غفلت کی
راہ سے ہے وہ اس بات سے غافل ہے کہ مین اللہ کا بندہ ہون اور اللہ اوسکی ایذا رسانی کو دیکہہ رہا
ہے اور اللہ نے اوسکو اس کام سے منع کیا ہے اور اوسکا حوصلہ تنگ ہے اگر اللہ تعالی اوسکو اخلاق
صالحین دیتا اور وہ برخلاف اس حال کے ہوتا تو ہرگز ایک مورچہ کو بہی نہ ستاتا پہر آدمی کا کیا ذکر ہے
بلکہ اللہ تعالی سے شرماتا کہ اوسکے سامنے اوسکے بندہ کو ایذا دیتا ہے فعلم انہ ینبغی للعبد
اذا قام علیہ قائم یوذیہ ان یتطلب وجہ الحکمة فی ذلک فانہ لا یخلو شیٔ یقع

فی الوجود عن حکمۃ الٰہیۃ فان اطلعہ اللہ علیہا والا اسلم لامر اللہ تعالیٰ علیٰ الحضور
فرماتے تھے فقیر کامل نہین ہوتا ہے جب تک کہ قطب بلانہو ساری ایذا اہل اقلیم کی اوسی کے
اردگرد چکر مارے جسطرح کہ چکی اپنے قطب پر گردش کرتی ہے پہر فقرا مقام مین متفاوت ہوتے
ہین مطابق اپنے مشاہدے کے کسی کا مشہد صبر ہوتا ہے کسیکا مشہد رضا کسی کا مشہد شکر اللہ
اور استغفار مین وجہ اسلیئے کہ محتمل ہے کہ یہ اذی بسبب کسی گناہ سالف کے ہو جسکو اللہ نے
شمار کر رکہا ہے اور بندہ اوسکو بہول گیا ہے کوئی نبی یا ولی اللہ تعالیٰ کا ایسا نہ تہا کہ اوسنے
ایذا پر صبر نکیا ہو یا پہر شکر کرکے استغفار بجا نہ لایا ہو جب مقام مین تمکن ہوجاتا ہے تو انتہار
امر کی طرف شکر کی ہوتی ہے ولِلّٰہ الحمد فجمیع ما یبلغک یا اخی عن احد من القوم من الفحج
والقلق من کلام قیل فیہ مثلا فذلک قبل تمکنہ فی المقام **حکایت**
ابراہیم دسوقی رحمہ کو اونکے شہر والون نے سخت ایذا دی اور بڑی بڑی تہمتین لگائین اونہون نے
کہا آہ آہ آہ من اہل ہذا الزمان واللہ اگر مین جانتا کہ میری اجل مین فسحت ہے تو مین
ان لوگون کے بیچ مین سے نکلکر کسی دشت و بیابان کے شکم مین جاکر ٹہیرتا یہانتک کہ مجہے
موت آتی پہر بعد اسکے جب کوئی اونکو ستاتا تو تبسم کرتے **حکایت** اسمعیل انبابی رحمہ کو
اہل منبوبہ نے سخت ایذا دی اور اونپر انکار کیا اونہون نے بقصد رحلت شتر پر سامان گہر کا
لادنا شروع کیا ایک طفل نے کہا یا عم تحمل الجمل دوسرے طفل نے کہا اسکت الجمل یحمل
یہ اس بات کو سنکر رحلت سے باز رہے اور کہا الجمل یحمل و اسمعیل لا یحمل اس سے
معلوم ہوا کہ تحمل کرنا بلایا و محن کا اور مقابلہ نکرنا ساتہ لوگون کے ایذا دہی سے اعظم اخلاق
رجال مین سے ہے یہ اسلیئے کہ شخص کامل جب مقام کمال مین دخل ہوتا ہے تو اوسپر شہود
حق کا اوسکے دل سے غالب آجاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کو کشفاً و شہوداً حکم عدل پاتا ہے کہ نہ
جور کرے اور نہ حیف اور نہ کسی صغیرہ کبیرہ کو چہوڑے مگر اوسکو واسطے عباد کے احصا کرتا ہے
اور ہر رات دن مین ہر بندہ کے لئے دو ملک کریم کاتب بہیجتا ہے کہ جو کچہ وہ بندہ جس کسی کے

حق مین کہتا ہے وہ دونون فرشتے بزرگوار اوسکو لکھہ لیتے ہین فبتقدیر ان الکامل یقابل خصمہ فھو یشھد نفسہ وخصمہ بین یدی اللہ عز وجل وھناک یخرس عن خصمہ حیاءً من اللہ عز وجل وبالجملۃ فالحسدۃ والاعداء یقومون علی جماعۃ بعد جماعۃ وانا احتملھم الی وقتی ھذا وارجو من اللہ دوام ذلک الی الممات وباللہ التوفیق ف مین خیال کرتا ہون کہ یہ ایذا رسانی حُسّاد واعداء کی مجکو غالبًا دو امر کے لئے ہے ایک یہ کہ عقوبت ہے میرے ذنوب سالفہ کی ان شاء اللہ تعالی تاکہ مین دنیا سے پاک صاف رحلت کرون دوسرے یہ کہ جبر نقصان ہے میرے اعمال کا کیونکہ مجھسے اعمال صالحہ میرے خیال مین نہین ہوتے ہین اور اللہ تعالی کو میرا بخشنا منظور ہے اسلئے میرے دل کو یہ تکلیف طرف سے خلق کے پہنچتی ہے کچھہ بہی ہو مین اپنے معبود برحق کا ہر حال وقال مین شاکر ہون اور اوس سے استغفار ودعای رفع بلایا ومحن کرتا ہون وہ مجکو ہرگز ضائع نہ کریگا اور توفیق تحمل کی بخشیگا ف علی خواص فرماتے تھے لابد لاھل اللہ من عدو یوذیھم فان صبروا کانت لھم الامامۃ والاخرجوا انحاسا ودلیلنا قولہ تعالی وجعلنا منھم ائمۃ یھدون بامرنا لما صبروا فما بلغوا مقام الامامۃ الابعد متابعتھم فی الصبر وتحمل الاذی قال تعالی ولقد کذبت رسل من قبلک فصبروا علی ما کذبوا واوذوا حتی اتاھم نصرنا ولا مبدل لکلمات اللہ والنکتۃ فی ذلک ان الحق تعالی لا یصطفی عبدًا من عبیدہ الی حضرتہ وھو یطلب المقام عند احد من الخلق فھو تبارک وتعالی یسلط علی من یرید اصطفاءہ الخلق بالاذی حتی لا یرکن الیھم اذا الرکون الیھم یمنع حصول الاصطفاء ف شیخ ابو الحسن شاذلی رح فرماتے تھے اللہ کی سنت حق مین اوسکے انبیاء واولیاء کے اسیطرح جاری ہے کہ ابتداء امر مین اونپر ادمی کو مسلط فرماتا ہے وہ اوطان سے نکالے اور خارج کئے جاتے ہین بہتان وزور اونپر باندہے جاتے ہین پہر انجام کو جبکہ وہ صبر کرتے ہین تو سلامت و

اونہین کی ہوتی ہے یہ بہی کہتے تہے جب اللہ نے جان لیا کہ حق مین اوسکے انبیاء واصفیاء کے
کذا وکذا کہا جائیگا تو ایک قوم پر حکم شقاوت کا لگا دیا اوس قوم نے اللہ کے لئے زوجہ وولد
ٹہیرایا اور اوسکے ہاتہہ کو مغلول بتایا یہانتک کہ جب کوئی نبی یا ولی اوس کلام سے جو کہ اوسکے
حق مین کہا جاتا ہی دل تنگ ہوجاتا ہی تو ہواتف حق اوسکو یہ ندا کرتے ہین اما لک بی اسوة فقد
جعلوا لی زوجة وولدا ونسبوا الی ما لا یلیق بجلالی وعظمتی وانا خلقتهم ورزقتهم
اوسوقت اوس نبی یا ولی کو سوای تاسی واقتدای الٰہی کے کچہہ چارہ نہین ہوتا اسی جگہہ سے
انبیاء واولیاء نے اپنی قوم کی بہتان وزور وتہمت جنون وسحر وغیرہ پر تحمل کیا ہیہ بہی فرماتے
تہے عالم مقام علم مین کامل نہین ہوتا جبتک کہ چار امر مین مبتلا نہو ایک شماتت اعدا دوسرے
ملامت اصدقاء تیسرے طعن جہال چوتہے حسد علما پہر اگر ان بلایا پر صبر کیا تو امام مقتدی بہ
ہوجاتا ہے انتہی الحمد للہ تعالی کہ مین ان سب امور مین ابتک مبتلا ہون کاش مجکو بہی رتبہ
کمال علم ومقتدی بہ ہونیکا عطا ہو ولکن این الثریا من الثری ہان اللہ کی رحمت سے کچہہ دور نہین
ہے کہ وہ مجہسے رنجور دردمند کو اپنی کنف حمایت مین لیکر ان تشویشات لاحقہ اور حالت راہنہ
دنیا مین نجات اور آخرت مین حیات طیبہ ارزانی فرمائی کیونکہ اللہ سبحانہ کی شان یہی ہے سبقت
رحمتی علی غضبی **حکایت** جب شہرہ شیخ ابو الحسن شاذلی رح کا بلاد مغرب مین ہوا پہر جانب سے
ایک گروہ اعداء وحساد کا فراہم ومجتمع ومتحزب ہوا اور بڑے بڑے بہتان وطوفان اونپر لگا لیے
گئے اور اونکی ایذادہی مین مبالغہ کیا گیا یہانتک کہ لوگون کو ممانعت کردی گئی کہ کوئی شخص اونسے
نہ ملے اور اونکو زندیق کہا اور جب اونہون نے اوسجگہہ سے ارادہ سفر کا کیا تو سلطان مصر کو
بہت سے مکاتبات بہیجے اور لکہا سیقدم علیکم مغربی من الزنادقة اخرجناہ من بلادنا
حین اتلف عقائد المسلمین فایاکم ان یخدعکم بحلاوة منطقه فانه من
کبار الملحدین ومعه استخدامات من الجان ہنوز شیخ اسکندریہ تک
نہ پہنچے تہے کہ یہ خبر پہلے اونکے آنے سے وہان پہنچ گئی شیخ نے کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل

اہل اسکندریہ اونکی ایذادہی مین مبالغہ کرنے لگے پہر اونکا حال سلطان مصر کو کہلا بہیجا اور ایسے خطوط
و مراسیم نکال کر بتائے کہ جنمین استباحت تہی خون شیخ کی شیخ نے اپنا ہاتہہ طرف سلطان مغرب کے
بڑہاکر ایک ایسا مرسوم پیش کیا جو کہ مناقض تہا مراسیم مذکورہ کے اور اسمین بہت کچہہ تعظیم و تبجیل شیخ
کی لکہی تہی اور اوسکی تاریخ بہی انکی مراسیم سے پیچہے کی تہی سلطان نے متحیر ہوکر کہا العمل
بهذا اولی پہر اونکو باکرام تمام طرف اسکندریہ کے روانہ کردیا شعرانی رح کہتے ہین وقد ذکرنا
فی مقدمة کتابنا المسمی بالیواقیت والجواهر فی بیان عقائد الاکابر جملة من العلماء
والاولیاء الذین امتحنوا واوذوا وقتلوا فراجعه ترى العجب انتہی مین کہتا ہون یہہ
ترجمہ اس جملہ مشار الیہا کا اوائل کتاب خبرة الخبیرہ مین مع زیادت اشخاص و احوال کے لکہا ہے
اس کے بعد شعرانی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ اگر لوگ حق مین خواص امت
کے کہ علماء و صلحاء ہین تکلم نہ کرتے اور اون کی آبروریزی مین مشغول نہوتے
تو وہ اہل علم و صلاح نہایت معظم ہوجاتے بلکہ معبود من دون اللہ ٹہیر جاتے جسطرح کہ نصاری
نے مسیح علیہ السلام کی عبادت کی کیونکہ ان بزرگوارون کے ہاتہہ پر ظہور خوارق و کرامات کا کثرت
سے ہوتا ہے قریب ہے کہ ملحق بمعجزات ہوجائین اسلیئے جرح و قدح فساق و فجار کی انکے حق مین
بمنزلہ دور کرنے اثر نظر بد کے ہے جسطرح کہ لوگ پرانے جوتے نفیس اونٹون کی گردن مین لٹکا
دیتے ہین یا حجام عظم اونکے زروع مین واسطے دفع نظر عین کے رکہدیتے ہین روایت مین آیا ہے
علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل پس ایک رحمت خدا کی اپنے اولیاء پر یہہ ہے کہ لوگ اونپر
جرح کرتے ہین تاکہ اونکے اجور زیادہ ہون اور دن قیامت کے وہ اون مثوبات کو بہرپور پائین
کیونکہ اونہون نے دنیا مین کچہہ اوسمین سے نہین لیا ورنہ غالب وہ لوگ جنکے لوگ معتقد و معظم ہوتے
ہین اور اونکے ہاتہہ پاؤن چومتے ہین اونکا حکم اوس شخص کا سا حکم ہے کہ ایک منجنیق نصب کرکے
اپنے حسنات کو اوسمین رکہہ کر مشرق و مغرب کی جانب پہینکے تو ہر مکان کی طرف جہان اوسکے معتقد
تہے منجملہ اوسکے حسنات کے ایک حسنہ پرواز کر جائیگا ولذلک کان ابو یزید البسطامی رضی اللہ عنہ

لا یقیم الا فی موضع الانکار وکل مکان اعتقد ولا فیہ تحول منہ فاعلم یا اخی ذلک ترشد انتہی الحمد للہ کہ جس جگہہ ان ایام مین یہ دردمند دائم الفکر متواصل الاحزان ساکن ہے اوسجگہ کوئی اوسکا معتقد نہین ہے بلکہ ہر طرفسے اوسپر انکار و سپٹکار و زور و بہتان کی بوچھار ہے

شاید میری مغفرت و حسن عاقبت کے لئے یہی سامان رکا ہے

باب سیوم آیات مصیبت و آیات صبر مین

قال تعالی اولما اصابتکم مصیبۃ قد اصبتم مثلیہا قلتم انی ہذا قل ہو من عند انفسکم کیا جسوقت تمکو پہنچے ایک تکلیف کہ تم پہنچا چکے ہو اوسکے دوبرابر کہتے ہو یہ کہان سے آئی تو کہہ یہ آئی تمکو اپنی طرفسے ف معلوم ہوا کہ مصیبت کا آنا اپنے ہی اعمال کی شامت سے ہوا کرتا ہے ۲ ونقول ذوقوا عذاب الحریق ذلک بما قدمت ایدیکم کہین گے ہم چکہو جلن کی مار یہ بدلا ہے اوسکا جو تمنے اپنے ہاتہون بہیجا ف معلوم ہوا کہ جسطرح دنیا کی مصیبت بسبب گناہ و بدکرداری کی آتی ہے اسیطرح آخرت کی مصیبت بہی ثمرہ اپنے ہی اعمال بد کا ہی اللہ کیطرفسے کسی پر کوئی ظلم یہان یا وہان نہین ہوتا ہے ۳ لتبلون فی اموالکم وانفسکم ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذی کثیرا وان تصبروا وتتقوا فان ذلک من عزم الامور البتہ تم آزمائے جاؤگے مال اور جان سے اور البتہ سنوگے اگلی کتاب والون سے اور مشرکون سے بدگوئی بہت اور اگر تم ٹہیرے رہو اور پرہیزگاری کرو تو یہ ہمت کے کام ہین ف اس آیت سے معلوم ہوا کہ مصیبت مال اور جان دونون مین واقع ہوتی ہے اور یہ بہی بتادیا کہ اہل کتاب و مشرکین کی بدگوئی سے تمکو ایذا پہنچی گی سو یہ ایذا ہمیشہ اہل ایمان کو پہنچی ہے ہر زمانہ مین الاماشاء اللہ کوئی شخص یہ چاہے کہ وہ سماعت اذیٰ نکرے تو ممکن نہین ہے پہر جب بدگوئی سننے سے نجات نہو تو اوسکی علاج یہی صبر و تقوی ہے اس امر کے اختیار

کرنے پر ثنا فرمائی اور اسکو اولوالعزمی ٹہیرایا ہم فکیف اذا اصابتهم مصیبة بما قدمت ایدیهم ثم جاؤك يحلفون بالله ان اردنا الا احسانا وتوفيقا اولئك الذين يعلم الله ما في قلوبهم فاعرض عنهم وعظهم وقل لهم في انفسهم قولا بليغا پہر وہ کیسا کہ پہنچی اونکو مصیبت اپنے ہاتہوں کے کئے سے پیچہے آوین تیرے پاس قسمین کہائین اللہ کی ہمکو غرض نہ تہی مگر بہلائی اور ملاپ یہ وہ لوگ ہین کہ اللہ جانتا ہے جو کہ اونکے دل مین ہے سو تو اونسے تغافل کر اور اونکو نصیحت کر اور اونسے کہہ اونکے حق مین بات کام کی **ف** یہ آیت حق مین ایک منافق کے اوتری ہے اسمین نفاق کا حال بیان کیا ہے اور جہوٹی قسم کہانیکا ذکر فرمایا ہے معلوم ہوا کہ حلف دروغ کرنا ایک خصلت نفاق کی ہی اور نفاق البتہ عمل ہے جسکی وجہ سے مصیبت آتی ہے ۵ فاصابتکم مصیبة الموت پہر پہنچی تمپر مصیبت موت کی **ف** موت کو اس آیت مین مصیبت ٹہیرایا ہے اگر وقت مقدر پر خود بخود آئی ہے اور اگر دوسرے کے ذریعہ سے آئی تو پہر بالاولی مصیبت ہوتی ایسے مصائب دنیا مین اکثر ہوتے رہتے ہین ۶ قل لن يصيبنا الا ما كتب الله لنا هو مولانا وعلى الله فليتوكل المومنون تو کہہ ہمکو نہ پہونچیگا مگر وہی جو کچہہ لکہہ دیا اللہ نے ہمارے لئے وہی ہے صاحب ہمارا اور اللہ ہی پر چاہیئے بہروسا کرین مسلمان **ف** معلوم ہوا کہ کوئی مصیبت بے اللہ کی مشیت وارادت کے نہین آتی ہے اگرچہ سبب اوسکا ہمارے گناہ ہون پہر جب ہمپر کوئی مصیبت آجائے تو ہمکو چاہیئے کہ ہم اللہ ہی پر بہروسا کرین جزع وفزع سے بچین جب ہم ایسا کرینگے تو اللہ ضرور اوس بلا کو ہمسے دور کر دیگا ۷ کل نفس ذائقة الموت ونبلوكم بالشر والخير فتنة والينا ترجعون ہر جی کو چکہنی ہے موت اور ہم تمکو جانچتے ہین برائی اور بہلائی سے آزمانے کو اور ہماری طرف پہر آؤگے **ف** معلوم ہوا کہ مصیبت کچہہ خاص تکلیف ہی کو نہین کہتے ہین بلکہ آرام دنیا بہی باعتبار انجام مصیبت ہوتا ہے یہ اللہ کی آزمایش ہے مگر انسان شر کو مصیبت وامتحان خیال کرتا ہے

اور خیر کو مصیبت نہین جانتا حالانکہ آزمایش کثرت مال مین زیادہ ہے بہ نسبت ضیق عیش کے
بلکہ جو آفات اہل غنا کو محیط رہتے ہین وہ دامنگیر فقراء نہین ہوتے اور جو شدت تکلیف کی
آسودہ لوگون کو معلوم ہوتی ہے وہ غربا پر نہین گزرتی یہ خیال بندہ کا کہ فقیر
مصیبت زدہ ہوتا ہے اور مالدار نعمت آرمیدہ خلاف نفس الامر ہے ۸ وما اصابکم من
مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفوعن کثیر جو پڑے تمپر کوئی سختی سو بدلا ہی اوسکا جو کمایا
تمہاری ہاتھون نے اور معاف کرتا ہی بہت **ف** یہ آیت دلیل واضح ہے اسبات پر کہ مصیبت
اعمال بد اور گناہون ہی کے سبب سے آتی ہے معہذا اللہ ہر معصیت پر مصیبت نہین بھیجتا
اگر ایسا کرتا تو کوئی فرد بشر وقوع بلایا ومحن سے نہ بچتا بلکہ اکثر گناہون کو معاف فرما دیتا ہی
یہ سراسر اوسکا احسان اوسکے بندون پر ہے اب جو مصیبت جسطرح کی پیش آئے مال
مین یا جان مین یا آبرو مین اوسکو پاداش اپنی ہی کردار بد کی سمجھے اللہ پر اوسکا وزن نرکھے اسلئے
کہ وہ ظلم سے پاک ہے ہم خود ظالم نفس ہین معہذا وہ ہمکو بقدر ہمارے ظلم وگناہ کے تعذیب
وتکلیف نہین دیتا بلکہ ہزارون قصور ہمارے معاف کرتا رہتا ہے ۹ ما اصاب من
مصیبۃ فی الارض ولا فی انفسکم الا فی کتاب من قبل ان نبراھا کوئی آفت نہین
پڑی ملک مین نہ آپ تم مین جو نہین لکھی کتاب مین پہلے اس سے کہ پیدا کرین **ف** معلوم
ہوا کہ جو مصیبت آتی ہے خواہ ملک مین آئے یا ملک والون مین وہ واقع ہونیسے پہلے لکھہ گئی
ہے اب وہ اپنی اوقات خاصہ مین مطابق اوسی علم سابق کے واقع ہوتی رہتی ہے حدیث
مین آیا ہے اللہ نے پچاس ہزار برس پہلے آفرینش خلق سے مقادیر خلق کو لکھہ رکھا ہے
جو کچھہ دنیا مین ہوتا ہے وہ اثر اوسی قضا وقدر سابق العلم کا ہے لیکن ادب یہ ہے کہ ہم
محنت ومصیبت وتکلیف کو طرف اپنے اعمال نفس امارہ کی نسبت کرین اللہ کی تقدیر کو حجت
نہ ٹھیراوین یعنی یون نہ کہین کہ ہماری تقدیر ہی ایسی تہی ہم کیا کرین بلکہ یون کہین کہ ہمارے
گناہون کی سزا ہے ۱۰ ما اصاب من مصیبۃ الا باذن اللہ ومن یؤمن باللہ

یهد قلبه نہین پڑتی کوئی تکلیف بن حکم اللہ کے اور جو کوئی یقین لائے اللہ پر راہ بتادی اوسکے دل کو **ف** یہ آیت دلیل ہے اسپر کہ وقوع مصیبت کا اللہ کے حکم سے ہوتا ہے نہ کسی اور کی تدبیر سے ٥

از خدادان خلاف دشمن و دوست		کہ دل ہر دو در تصرف اوست	

انسان کو اسی عقیدہ پر ایمان لانا چاہئے جب یہ ایمان آجاتا ہے تو اللہ اوسکے دل کو ہدایت کرتا ہے وہ مصیبت مین صبر کرتا ہے اور اللہ سے اوسکا دور ہونا چاہتا ہے

فصل

جو کہ مصیبت مین صبر کرنا علامت قوت ایمان ہے اور ہمکو حکم ہے کہ ہم وقت نزول بلا کے صبر کرین اسلیئے بعض آیات کتاب جنمین حکم صبر کرنے کا اور فضیلت صبر کی اور بشارت واسطے صابرین کے آئی ہے اسجگہ لکھے جاتے ہین **قال تعالیٰ** واستعینوا بالصبر والصلوٰة قوت پکڑو اور مدد لو محنت سہارنے اور نماز پڑہنے سے **ف** انبیاء علیہم السلام پر جب کوئی تکلیف آتی تو یہی کام کرنے لگتے تہے جب سارا علیہا السلام زوج حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بادشاہ جبار نے پکڑ بلایا تو وہ کہڑے ہو کر نماز پڑہنے لگے اسی طرح جب ہمارے حضرت کو کوئی امر مہم پیش آتا تو نماز کے لئے کہڑے ہو جاتے سجدہ مین گر کر دعا کرنے لگتے یا حیّ یا قیوم کی تکرار کرتے یہی طریقہ سلف صلحاء کا تہا اللہ کشف غمہ فرماتا اور اوس آفت سے اونکو نجات دیتا اسیطرح ہر مومن کو وقت نزول بلا کے کرنا چاہئے مراد صبر سے اسجگہ صبر اختیاری ہے نہ اضطراری اسلئے کہ جو شخص اپنے اختیار سے صبر نہین کرتا ہے اوسکو آخر الامر چارنا چار صبر کرنا پڑتا ہی شاء ام ابی لکن صبر اضطراری مین اجر صبر کا برباد ہو جاتا ہے ۲ یا ایہا الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰة ان اللہ مع الصابرین ای ایمان والو قوت پکڑو صبر و نماز سے بیشک اللہ ساتھ ہے صبر کرنے والون کے **ف** یہ معیت اللہ کی واسطے صابرین کے ایک بڑی بشارت ہے

لکن جبکہ صبر مطابق قاعدۂ شرع کے متحقق ہو ورنہ یون تو ہر مصیبت زدہ یہی خیال کرتا ہے
کہ مین صابر ہون مگر حدیث مین آیا ہے انما الصبر عند الصدمۃ الاولی او کما قال
یعنی اعتبار اوس صبر کا ہے جو کہ عین وقت وقوع مصیبت و نزول بلا کے حاصل ہو نہ اوس
صبر کا جو کہ بعد گزرنے مدت کے عادتاً لاحق حال ہوتا ہے ۳ وبشر الصابرین الذین
اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیھم صلوات
من ربھم ورحمۃ واولئک ھم المھتدون خوشی سنا صبر کرنیوالون کو جب پہنچے اونکو
کچھ مصیبت کہین ہم اللہ کا مال ہین ہمکو اوسیکی طرف پھر جانا ہے ایسے لوگ اونہین پر
شاباشین ہین طرف سے اونکے رب کے اور مہربانی اور وہی ہین راہ پر ف اس آیت مین یہ
بتایا ہے کہ انسان وقت مصیبت کے کون کلمہ کہے پھر اس کلمہ کہنے والون کے لئے تین امر
ذکر کئے ایک صلوات اللہ کا ہونا دوسرے مرحوم ہونا صاحب مصیبت کا تیسرے مہتدی
ہونا اوسکا سو جبپر اللہ شاباش بھیجے اور رحمت کرے اور اوسکو راہ یاب فرمائے اوسکے اجر
وثواب کا کیا حساب ہے اب بھی اگر مصاب صبر نہ کرے تو سمجھو کہ وہ بڑا بدنصیب ہے اوسکے
ہاتھہ وہی اوسکی مصیبت رہی بہ سبب اوسکی بے صبری کے اور اجر صبر کا اور یہ بشارت
اہل صبر کی مفت مین گرہ سے گئی مراتب صبر کے رسالہ اداءۃ الشکر مین لکھے گئے
ہین اوسکی طرف رجوع کرنا چاہئے ۴ والصابرین فی الباساء والضراء وحین الباس
اولئک الذین صدقوا واولئک ھم المتقون صبر کرنے والے سختی و تکالیف مین اور
وقت لڑائی کے وہی لوگ ہین جو سچے ہوئے اور وہی ہین پرہیزگار ف معلوم ہوا کہ
جسطرح ترک معاصی پر صبر کرنا پڑتا ہے اور مصائب پر شکیبا رہنا اسی طرح اللہ کی طاعات
بجالانے پر بھی صبر کرنا درکار ہوتا ہے یہ صبر نشانی ہے صدق ایمان کی اور ایسے لوگ اہل
تقوی ٹھیرتے ہین کوئی صبر تین قسم سے خالی نہین ہے یا فعل مامور پر ہوتا ہے یا ترک محظور
پر یا تحمل مقدور پر کسی نوع کا بھی صبر ہو آیات صبر سب انواع کو شامل ہین وللہ الحمد ۵ واللہ

مع الصابرین اللہ ساتھ ہے صبر کرنیوالون کے **ف** یہ آیت دربارہ جہاد آئی ہے مراد صبر کرنا
ہے بجا آوری طاعت پر اور اس صبر مین اللہ کی معیت میسر آتی ہے کوئی نعمت اس سے بڑہکر نہین ہے کہ اللہ اپنے
بندہ کے ساتھ ہو مگر اکثر بندے قدر اس نعمت کی نہین پہچانتے ہین اسلیئے وقت نزول بلایا و
محن و انواع فتن کے صبر پر ثابت قدم نہین رہتے جب صابر نہ ٹہیرے تو تحقق معیت کا بہی نہین
ہوتا بلکہ جسطرح وہ اللہ کو بہول جاتے ہین اسیطرح اللہ انکو بہول جاتا ہے قصۂ جالوت مین
یہ حکایت فرمائی ہے کہ اہل ایمان نے ہمراہ طالوت کے بمقابلۂ جالوت یون کہا تہا ربنا افرغ
علینا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین ای رب ہمارے ڈالدے ہم مین
جتنی مضبوطی ہے اور ٹہیرا ہمارے پاؤن اور مدد کر ہماری اس کافر قوم پر چنانچہ اللہ کے حکم
سے دشمن کو شکست حاصل ہوئی وللہ الحمد ۶ واللہ یحب الصابرین اللہ دوست رکہتا ہے صبر
کرنیوالون کو **ف** اگلی آیت مین ذکر معیت خدا کا تہا اس آیت مین ذکر محبت خدا کا ہے معلوم ہوا
کہ صابر کو دو مرتبے حاصل ہوتے ہین ایک رتبہ اللہ کی معیت کا دوسرا رتبہ اللہ کی محبوبیت کا
اب جو کوئی قدر اس نعمت کی نہ جانے وہ برکات سے اس نعمت کے محروم ہے اناللہ ۷ یا ایہا الذین
آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون ای ایمان والو ثابت رہو اور
مقابلہ مین مضبوطی کرو اور لگے رہو اور ڈرتے رہو شاید تم مراد کو پہنچو **ف** اس آیت مین امر
کیا ہے صبر کرنے کا صیغۂ امر کا واسطے وجوب کے آتا ہے جبتک کہ کوئی صارف موجود نہو اسیطرح
مصابرت و مرابطت و تقاوت کا حکم فرمایا ہے یہ چارون اشیاء بنص کتاب مامور بہا ہین پہر
انپر فلاح کو مرتب کیا ہے صبر و تقوی ہر زمانہ مین ممکن ہے اور مصابرت و مرابطت کی ضرورت وقت
غزوے کے پیش آتی ہے لکن عموم لفظ کا شامل ہے ہر حالت قریب المعنی کو فتامل جیسے انتظار صلوۃ
بعد صلوۃ کہ اسکو رباط فرمایا ہے یا مضبوط رہنا احکام شرع پر کہ یہ مصابرت ہے اور مطلوب ہے
۸ ولقد کذبت رسل من قبلک فصبروا علی ما کذبوا واوذوا حتی اتاہم نصرنا
ولا مبدل لکلمات اللہ جہٹلایا ہے بہت سے رسولون کو تجہسے پہلے پہر صبر کرتے رہے

جھٹلانے پر اور ایذا پر جب تک پہنچی اونکو مدد ہماری اور کوئی بدلنے والا نہین اللہ کی باتین

ف یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ صبر کرنا کچھہ خاص اس امت کیلئے نہین ہے بلکہ انبیاء علیہم السلام بہی تکلیف تکذیب واذیت پر صبر کیا کرتے تھے پہر یہ بہی بتادیا کہ انجام اس صبر کا نصر ہوتا ہے اللہ نے یہی بات مقرر رکھی ہے ۹ الا الذین صبروا وعملوا الصالحات اولئك لهم مغفرة واجر كبير مگر جن لوگون نے صبر کیا اور کرتے ہین نیکیان اونکو بخشش ہے اور ثواب بڑا ف اس آیت مین صابر عامل کے لئے وعدہ مغفرت واجر کبیر کا فرمایا ہے یہ فضیلت وراحت کچھہ کم نہین ہے مغفرت ذنوب سے مراد نجات ہے دوزخ سے اور اجر کبیر سے مراد دخول ہے بہشت مین اب اہل صبر اس سے بڑہکر اور کیا چاہتے ہین ان دو لفظون مین سب کچھہ قرار مدار ہوگیا اور یہ بات معلوم ہے کہ اللہ کے وعدہ واخبار مین خلاف نہین ہوتا ہے تو ضرور اہل صبر مغفور وماجور ہونگے وللہ الحمد ۱۰ قال بل سولت لكم انفسكم امرا فصبر جميل کہا یعقوب علیہ السلام نے کوئی نہین بنالی ہے تمہارے جی نے ایک بات اب صبر ہی بن آوے ف برادران یوسف علیہ السلام نے بنیامین کا گرفتار ہوجانا چوری کی علت مین بیان کیا تھا اوسپر اونکے باپ نے مجبور ہوکر اظہار صبر کا فرمایا معلوم ہوا کہ قول زور وبہتان وافتراء پر اگر صبر نکیا جائے تو پہر کیا کیا جائے یہ چیز بہی ایسی ہے کہ اوسپر اہل حق کو چار ناچار صبر کرنا پڑتا ہے ۱۱ والذین صبروا ابتغاء وجه ربهم واقاموا الصلوة وانفقوا مما رزقناهم سرا وعلانية ويدرؤن بالحسنة السيئة اولئك لهم عقبى الدار جنت عدن يدخلونها ومن صلح من آبائهم وازواجهم وذرياتهم والملائكة يدخلون عليهم من كل باب سلام عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار اور وہ جو صابر رہے چاہتے ہین توجہ اپنے رب کی اور قائم رکھی نماز اور خرچ کیا ہمارے دئیے مین سے چھپے اور کھلے اور دور کرتے ہین برائی کو بہلائی سے اون لوگونکو ہے پچھلا گھر باغ ہین رہنے کے داخل ہونگے اونمین اور وہ جو نیک ہوئے اونکے باپ دادو نمین اور جورؤن مین اور اولاد مین اور فرشتے آتے ہین اونکے پاس

ہر دروازے سے کہتے ہین سلامتی ہے تمپر اسلئے کہ تم صابر رہے ہو سو خوب ملا پچھلا گہر **ف** یہ آیت دلیل ہے حسن انجام اہل صبر و نماز و زکوٰۃ وغیرہم پر جبکہ صبر خاص اللہ کی ذات پاک کے لئے ہو شائبہ ریا و سمعہ وغیرہما سے دور ہو اور ہمراہ صبر کے نماز پڑہی ہو صدقہ دیا ہو سئیہ کے مقابلہ مین حسنہ کیا ہو تو ایسے صبر کرنیوالے جنت عدن مین رہینگے مع اپنے آبا و ازواج صالحین و صالحات کے اور ملائکہ اونکو نوید سلامتی کی ہر طرف سے دیا کرینگے قید نماز وغیرہ کی ہمراہ صبر کے اسلئے لگا دی ہے کہ یہ اجر صبر کا واسطے مومن کے ہے نہ واسطے کافر کے کیونکہ کبہی کافر بہی صبر کرتا ہے مگر نماز نہین پڑہتا اور نہ وہ صبر اوسکا اللہ کے لئے ہوتا ہے بلکہ مجبوری ضروری سے ہوتا ہے کہ سوا صبر کے اور کچہ اوس سے بن نہین آتا اسی طرح جس مومن کا صبر واسطے وجہ اللہ کے نہین ہوتا ہے اوسکو کچہ اجر اوسکے صبر کا نہین ملتا **۱۲** ولنجزین الذین صبروا اجرھم باحسن ما کانوا یعملون ہم بدلے مین دینگے صبر کرنیوالون کو اجر اونکا بہتر کامون پر جو کرتے تہے **ف** اس آیت مین وعدہ ہے اجر احسن کا صبر پر عوض عمل صالح کے صبر جمیل خود ایک عمل صالح ہوتا ہے **۱۳** وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ ولئن صبرتم لھو خیر للصابرین اگر بدلا دو تو بدلا دو اوسقدر جتنی تمکو تکلیف پہنچی اور اگر صبر کرو تو یہ بہتر ہے صبر والون کو **ف** معلوم ہوا کہ جزا و فاق دینا اگرچہ جائز ہے مگر صبر کرنیکو فضیلت ہے امام حسن علیہ السلام نے اپنے زہر دینے والے سے بدلا نہ لیا اسیطرح مرزا مظہر جان جانان رحمہ نے اپنا خون قاتل کو چہوڑ دیا تہا سلف اس عادت پر اکثر عامل تہے کیونکہ بدلا لینے سے اجر کم پڑجاتا ہے جو ہونا تہا وہ تو ہو چکا اب بے صبری کرکے اجر آخرت کا نقصان کرنا دوسری مصیبت ہے چشم بصیرت مین مگر جاہل لوگ مراتب ایسے امور کے نہین سمجہتے بلکہ ذراسی ایذا کے عوض بڑے سے بڑا انتقام لینے کو طیار ہو جاتے ہین اللہ نے اپنے رسول کو تسلی دی ہے اور فرمایا ہے واصبر وما صبرک الا باللہ ولا تحزن علیھم ولا تک فی ضیق مما یمکرون ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون تو صبر کر اور تجہے

صبر ہوسکے اللہ ہی کی مدد سے اور او نپر غم نہ کہا اور مت خفا رہ او نکے فریب سے اللہ ساتہہ او نکے ہے
جو پرہیزگار ہین اور جو نیکی کرتے ہین ۴ انی جزیتهم الیوم بما صبروا انهم هم الفائزون
مینے آج دیا او نکو بدلا او نکے صبر اور رہنے کا وہی ہین مراد کو پہنچے ف اس آیت مین اہل صبر
کو فائزین مین ٹہیرایا ہے ولله الحمد آخرت مین لوگ چار طبقے پر ہونگے ہالکین ناجین معذبین
فائزین فوز کا مرتبہ سب سے اعلیٰ تر ہے اس جگہہ اس رتبہ کو واسطے اہل صبر کے ثابت کیا ہے
۵ اولئك يجزون الغرفة بما صبروا ويلقون فيها تحية وسلاما خالدين
فيها حسنت مستقرا ومقاما اونکو بدلا ملیگا کوٹہون کے جہروکے اسپر کہ صبر کیا اور پڑے
رہے اور لینے آوینگے اونکو وہان دعا و سلام کہتے رہا کرین اونمین خوب جگہہ ہے رہنے کی ف
یہ اشارہ ہے اون لوگونکی طرف جو شامل نہین ہوتے جہوٹے کام مین اور لغو سے بزرگی
رکہہ کر گزر جاتے ہین اور رب کی نشانیون سے اندہے بہرے نہین ہو پڑتے اور اپنی
عورتون اور اولاد کی طرف سے آنکہہ کی ٹہنڈک مانگتے ہین اور کہتے ہین کہ اے رب ہمکو متقیون
کا پیشوا کر ایسے ہی لوگون کو بدلے اونکے صبر کے غرفات جنت واسطے جاوید کے ملینگی غرضکہ
صبر کی جزا بہشت خلد ٹہیری ہے ۶ والذين آمنوا وعملوا الصالحات لنبوئنهم من الجنة
غرفا تجري من تحتها الانهار خالدين فيها نعم اجر العاملين الذين صبروا وعلى
ربهم يتوكلون جو لوگ یقین لائے اور کئے بہلے کام اونکو ہم جگہہ دینگے بہشت مین جہروکے
نیچے بہتین نہرین سدا رہین اونمین خوب نیگ ملا کام والون کو جو صبر کرتے رہے اور اپنے
رب پر بہروسا رکہا ف اس آیت مین بہی وعدہ ہے جنت کا صبر کرنے پر طاعات خدا کے
جب کوئی بندہ اللہ پر بہروسا کرکے بجا آوری طاعت پر صبر کرتا ہے تو اوسکا انجام غرف جنان ہے
وہ باغ بہشت مین ہمیشہ کو رہ پڑیگا ۷ قال يا ابت افعل ما تؤمر ستجدني ان شاء
الله من الصابرين کہا اے باپ کر ڈال جو تجکو حکم ہوا ہے تو پائیگا مجکو اگر اللہ نے چاہا
صبر کرنے والونمین ف یہ بات حضرت اسمعیل نے حضرت ابراہیم علیہما السلام سے کہی تہی

جبکہ اونھون نے یہ ذکر کیا کہ مجکو خواب مین تیرے ذبح کرنیکا حکم ہوا ہے اللہ نے موت کو
مصیبت فرمایا ہے اونھون نے اس مصیبت پر اپنے صبر کرنیکا اقرار کیا اور اللہ کے حکم
سے سرتابی نہ کی اللہ نے فرمایا وفدینٰہ بذبح عظیم ہمنے بدلا دیا ایک جانور ذبح کو بڑا
یعنی اوس صبر کا یہ نتیجہ ہوا کہ وہ بچگئے اسیطرح اللہ ہر صابر کو بلاہی داین سے بچالیا کرتا ہے
مگر جبکہ سچا پکا صبر متحقق ہو جائے ۱۸ انا وجدناہ صابرا نعم العبد انہ اواب
ہمنے پایا اوسکو صبر کرنے والا بہت خوب بندہ ہے وہ رجوع رہنے والا ف اللہ نے اس
آیت مین ایوب علیہ السلام کی ثنا فرمائی ہے صفت صبر پر انہون نے مصیبت پر ال و
اولاد وامراض بدن کے خوب ہی صبر کیا تہا پہر جب اللہ کا رحم ہوا تو تلافی مافات اسی دنیا
مین ہوگئی اس سے معلوم ہوا کہ ظفر ہمراہ صبر کے ہوتی ہے اور اس صبر سے کسی بندہ کو گریز و
گزیر نہین ہے حتی کہ انبیاء علیہم السلام بہی صبر ہی کرتے تہے پہر کسی اور کی کیا ہستی ہے
کہ وہ صبر سے انکار کرے ۱۹ ولا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ ادفع بالتی ھی احسن
فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم ومایلقھا الا الذین صبروا
ومایلقھا الا ذوحظ عظیم برابر نہین نیکی نہ بدی جواب مین کہہ تو اوس سے بہتر پہر جو تو
دیکہے تو جسمین تجہمین دشمنی تہی دوستدار ہے ناتے والا یہ بات ملتی ہے اونہین کو جو صبر کرتے
ہین اور یہ بات ملتی ہے اوسکو جسکی بڑی قسمت ہے ف یعنی حوصلہ کشادہ چاہیے کہ بری
بات پر صبر کر کے اچہی بات کہے یہ اقبالمندونکو ملتا ہے اللہ نے اس آیت مین صابر کو صاحب
نصیب فرمایا ہے یہ خوبی صبر کی تو دنیا مین ہے رہی آخرت وہان صبر کا اجر بیحساب ملیگا ۲۰
ولمن صبر وغفر ان ذلک لمن عزم الامور جسنے صبر کیا اور معاف کیا بیشک یہ کام ہمت
کے ہین ف اللہ نے صبر وعفو کو کام ہمت کا فرمایا اور اگر معاف نکیا فقط صبر ہی کیا تو بھی
اجر ثابت ہے مگر بخشدینا قصور کا ہمراہ صبر کے اولی وافضل ہے اسکا اجر اور بہی زیادہ ہے
حدیث مین آیا ہے کہ حضرت اپنے نفس کا انتقام نہ لیتے ۹

	برنفس خود حرام کند انتقام را		خوش طینتی کہ شیوۂ اغماض برگزید	

ہان واسطے شرع آلہی کے غصہ فرماتے قصاص کرتے حد جاری فرماتے ۲۱ فاصبر
کما صبر اولوالعزم من الرسل ولا تستعجل لھم سو صبر کر جیسا صبر کیا ہمت والے
رسولون نے اور شتابی نکر اونکے لئے ف اسمین حکم کیا ہے خاص حضرت صلعم کو صبر کرنے کا
اور نہی فرمائی ہے استعجال سے واسطے عذاب کفار کے معلوم ہوا کہ صبر کرنا سنت انبیاء
اولوالعزم ہے ہمکو لازم ہے کہ ہم اونکی سنت پر چلین اور جلدی نکرین ہمارے جلدی کرنیسے
کیا ہوگا اگر ہم صبر کرینگے تو ہمارا حشر ہمراہ انبیاء کے ہوگا اور ہمکو اجر صبر کا بیحساب ملیگا پھر
باقی کو چھوڑ کر بیا نکے انتقام فانی پر قناعت کرنا اپنا ہی نقصان کرنا ہے نہ کسی اور کا ۲۲
وجزاھم بما صبروا جنۃ وحریرا بدلا دیا اونکو اسپر کہ وہ ٹھہرے رہے باغ وجامہ ابریشمی
ف معلوم ہوا کہ صبر کی جزا جنت وحریر ہے ۲۳ ثم کان من الذین آمنوا وتواصوا
بالصبر وتواصوا بالمرحمۃ پھر ہوا ایمان والونمین جو تقید کرتے ہین صبر کی اور تقید کرتے ہین
رحم کھانیکے خلق پر ف معلوم ہوا کہ جسطرح آپ صبر کرے اسی طرح دوسرون کو بھی
وصیت صبر ورحم کی کرے اُنکے حق مین کہا ہے اولئک اصحاب المیمنۃ یعنی یہ
لوگ ہین بڑے نصیب والے ۲۴ الذین آمنوا وعملوا الصالحات وتواصوا
بالحق وتواصوا بالصبر جو یقین لائے اور کئے بھلے کام اور آپس مین تقید کیا سچے
دین اور صبر کرنے کا ۲۵ انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب یعنی صبر کرنیوالون
کو اجر بیحساب دیا جائیگا ف اگلی آیتونمین ذکر بعض اجر صبر کا فرمایا تھا اس آیت مین
علی الاطلاق اجر بیشمار کا وعدہ فرمایا جب اجر صبر کا بیحساب ٹھیرا تو اسجگہ اسی آیت پر ختم کرنا
فصل کا بلا خیال ترتیب مناسب سمجھا گیا فائدہ احیاء الاحیاء مین لکھا ہے کہ اللہ تعالی
نے ذکر صبر کا قرآن مین کچھ اوپر ستر جگہہ فرمایا ہے وجعل حل الخیرات ثمرتہ چنانچہ
ایک جگہہ یون کہا ہے اولئک یوتون اجرھم مرتین بما صبروا یعنی اونکو بسبب

صبر سے دوبارہ اجر دیا جائیگا وقد ورد عن النبی صلعم فیہ ما لو ذکرنا بعضھا
لطال الکلام اور کسی جگہہ صبر کو نصف ایمان کہا ہے یہ صبر منجملہ انفائس مقامات دین کے
ہے یہ فرشتہ مین بسبب کمال کے اور بہیمہ مین بسبب نقصان کے نہین ہوتا انسان ہی مین
ہوتا ہے اعمال کے دو رکن ہین ایک یقین یعنی معارف قطعیہ جو اللہ کی ہدایت سے حاصل
ہوتے ہین دوسرا صبر یعنی عمل بمقتضای یقین کیونکہ ترک معاصی و اتیان طاعات بے صبر
کے ناممکن ہے پھر یہ صبر کبھی بدنی ہوتا ہے جیسے تحمل کرنا مشاق کا بالفعل مثل تعاطی
اعمال شاقہ عبادات وغیرہا یا احتمال الآم سو اگر یہ موافق شرع ہو تو محمود ہے والا فلا اور
کبھی نفسی ہوتا ہے یعنی روکنا نفس کا اشتہیات طبع و مقتضیات ہوا سے یہ مطلقاً
محمود ہے پس صبر کرنا شہوت بطن و فرج سے عفت ہے اور مصائب پر صبر ہے بمقابلہ
جزع و فزع اور احتمال غنی مین ضبط نفس ہے اسکے مقابلہ مین بطر ہے اور حرب مین شجاعت
ہے اسکے مقابلہ مین جبن ہے اور غضب مین حلم ہے اسکے مقابلہ مین تدمر ہے اور نوائب زمان
مین سعت صدر ہے اسکے مقابلہ مین ضجر و ضیق صدر ہے اور اخفاء کلام مین کتمان سر ہے
اور فضول عیش مین زہد ہے اسکی ضد حرص ہے اور حظوظ یسیرہ مین قناعت ہی اسکی ضد
شرہ ہے اس بنیاد پر اکثر اخلاق ایمان کے داخل ہین صبر مین اسی لیئے حدیث مین صبر کو ایمان
فرمایا ہے کیونکہ اکثر و اعز اعمال یہی صبر ہے اور اللہ تعالی نے ان سب کا نام صبر رکہا ہے
فقال والصابرین فی الباساء ای المصیبۃ والضراء ای الفقر وحین الباس
ای المحاربۃ اولئک الذین صدقوا واولئک ھم المتقون **ف** صبر کرنا کبھی
واجب ہوتا ہے اور کبھی فضیلت **قال تعالی** ولنصبرن علی ما اذیتمونا وعلی اللہ
فلیتوکل المومنون **وقال تعالی** ودع اذاھم وتوکل علی اللہ **وقال تعالی**
واصبر علی ما یقولون واھجرھم ھجرا جمیلا اور حدیث مین آیا ہے صل من قطعک
واعط من حرمک واعف عمن ظلمک ایک بار حضرت نے کچھہ مال تقسیم کیا تھا ایک

گنوار نے کہا ھذہ قسمۃ ما ارید بھا وجہ اللہ حضرتؐ کا چہرہ سرخ ہوگیا اور فرمایا یرحم
اللہ اخی موسیٰ لقد اوذی باکثر من ھذا فصبر و بالجملۃ صبر کرنا آدمی پر نہایت سخت شی
ہے کیونکہ اسمین اجتماع باعث دین اور باعث شہوت و غضب کا ہوتا ہے **ف** ایک قسم صبر
کی صبر کرنا ہے مصائب و امراض و سائر انواع بلایا و محن پر سوا نپر صبر کرنا اعلیٰ درجہ ہے بسبب
انکی شدت کے نفس پر حضرتؐ دعا کرتے تھے اللھم انی اسألك من الیقین ما تھون بہ
علی مصائب الدنیا اور فرمایا ہے یقول اللہ اذا وجھت الی عبد مصیبۃ ثم استقبلھا
بصبر جمیل استحییت منہ یوم القیامۃ ان انصب لہ میزانا او انشر لہ دیوانا یعنی
جب بندہ کسی مصیبت کا استقبال ساتھہ صبر جمیل کے کرتا ہے تو مجکو دن قیامت کے اوس سے شرم
آتی ہے کہ مین اوسکے لیے میزان کہڑی کرون یا دیوان پہیلاؤن اور فرمایا ہے انتظار الفرج
بالصبر عبادۃ اور فرمایا ہے ما من عبد اصیب بمصیبۃ فقال کما امرہ اللہ انا للہ
وانا الیہ راجعون اللھم اجرنی فی مصیبتی واعقبنی خیرا منھا الا فعل اللہ ذلك
بہ اور فرمایا ہے اذا ابتلیت عبدی فصبر ولم یشکنی الی عوادہ ابدلتہ لحما خیرا من
لحمہ ودما خیرا من دمہ فان ابرأتہ ابرأتہ ولا ذنب لہ وان توفیتہ فالی رحمتی عمر بن
عبد العزیز نے کہا ہے کہ اللہ جب کسی بندہ پر کوئی نعمت کرکے چہین لیتا ہے اور اوسکے عوض
صبر عطا کرتا ہے تو یہ عوض اوس شی منتزع سے افضل ہوتا ہے ابو سلیمان نے کہا واللہ ما نصبر علی ما نحب فکیف
نصبر علی ما نکرہ فنسئل اللہ حسن العافیۃ **ف** کوئی کہے کہ بندہ تا لم مین نزدیک مصیبت
کے مضطر غیر مختار ہوتا ہے مراد صبر کرنیسے اوس مصیبت پر اگر یہ ہے کہ اوسکو مکروہ نہ رکہے تو
یہ بات اوسکے اختیار مین نہین ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ جو چیز اوسکو صبر سے خارج کردیتی ہے
وہ جزع و شکوی اور اظہار کآبت و تغیر عادت مطعم و ملبس وغیرہما ہے وہ ان امور مین مختار ہے
اوسپر واجب ہے کہ اپنی عادت پر رہے اظہار رضا بقضاء اللہ کرے جسطرح ام سلیم نے کیا تہا کہ
اونکا لڑکا مرگیا ابو طلحہ غائب تھے اوسکی لاش کو ایک کپڑے مین لپیٹ کر گہر کے ایک گوشے مین

رکھا جب وہ آئے تو اونکے لئے افطار طیار کیا اونہون نے کھایا پھر اونکو موت ولد کی خبر دی
اونہون نے اللہ کی حمد کی اور استرجاع کیا کہا ہے الصبر الجمیل ھو ان لا یعرف من صاحب
المصیبۃ ف توجع قلب اور فیضان دمع سے انسان حد صابرین سے خارج نہین ہوتا ہے
کہ یہ حالت مقتضای بشریت ہے جب ابراہیم بن رسول اللہ صلعم کا انتقال ہوا تو حضرت صلعم
کے آنسو بہنے لگے واجب یہ ہے کہ کراہت مصیبت کو یون دفع کرے کہ اللہ کے ثواب مین
جو صابرین کو ملیگا فکر کرنے لگے کتمان مصیبت کرے کیونکہ اہل علم نے کہا ہے من کنوز البر
کتمان المصائب ف حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے جو شخص صاحب بلا کو دیکھے اور یون
کہے الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا تو اوسکو
وہ بلا نہ پہنچے گی رواہ الترمذی والبزار والطبرانی فی الصغیر من حدیثہ وحدہ
وقال فیہ فانہ اذا قال ذلک شکر تلک النعمۃ مین کہتا ہون مجکو بس حدیث کا تجربہ ہوا ہے وللہ الحمد

باب بائیسمین احادیث صبر و ابتلا و فضل بلا و مرض و حمی و فقد بصر مین

حدیث ابو مالک اشعری مین فرمایا ہے الصبر ضیاء الحدیث رواہ مسلم یعنی صبر کرنا دن
قیامت کے واسطے صابر کے ایک روشنی ہوگا ابو سعید خدری کا لفظ مرفوع یہ ہی ما اعطی احد عطاء خیرا
واوسع من الصبر رواہ البخاری ومسلم یعنی صبر سے بہتر اور کشادہ تر کوئی چیز کسی کو
نہین دیگئی ہے صبر والے پر ہر تنگی کشادہ ہو جاتی ہے انس مرفوعا کہتے ہین الزھادۃ
فی الدنیا ان تکون فی ثواب المصیبۃ اذا انت اصبت بہا ارغب فیہا لو انہا بقیت
لک رواہ الترمذی یعنی زہد دنیا مین یہ ہے کہ تو ثواب مصیبت مین راغب تر ہو اگر وہ باقی رہے
یہ اسلئے فرمایا کہ جبتک مصیبت باقی رہتی ہے تب تک اجر بھی ثابت ہوتا رہتا ہے اور جب وہ بلا

دور ہوجاتی ہے تو ترتب اجر کا بھی بند ہوجاتا ہے مصیبت واسطے مسلمان کے گویا ایک ذریعہ ہے
حصول اجر کا مصیبت ایک نہ ایک دن فنا ہوجاتی ہے اور اجر اوسکا باقی رہجاتا ہے مصیبت پر
وہی شخص صبر کرتا ہے جسکا ایمان کامل وقوی ہوتا ہے ولہذا صبر کو نصف ایمان اور یقین کو
کل ایمان کہا ہے اور حدیث جعفر بن ابی طالب مین فرمایا ہے کہ الصبر معول المسلم رواہ رزین
یعنی مسلمان کا اعتماد یہی صبر ہے صہیب رومی رفعا کہتے ہین عجبا لامر المؤمن ان امرہ
کلہ خیر ولیس ذلک لاحد الا للمؤمن ان اصابتہ سراء وشکر فکان خیر الہ وان اصابتہ
ضراء صبر فکان خیر الہ رواہ مسلم یعنی مومن کے لئے دونون حالتین عجیب ہین جو خوشی
مین شاکر نقصانمین صابر ہوتا ہے یہی اوسکے لئے بہتر ہے وہ بھی اوسکے لئے بہتر حدیث ابو الدرداء مین فرمایا ہے
اللہ نے کہا ای عیسی مین بعد تیرے ایک ایسی امت لاؤنگا کہ اگر اونکو محبوب چیز پہنچی گی
تو وہ اللہ کی حمد کرینگے اور اگر مکروہ چیز پہنچی گی تو وہ بامید ثواب صبر کرینگے نہ حلم ہے نہ علم
کہا ای رب یہ کیونکر ہوگا فرمایا مین اونکو اپنے حلم وعلم مین سے دونگا رواہ الحاکم ابو ہریرہ
کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ مثل المومن کمثل الزرع لا تزال الریاح تفیؤہ ولا یزال المومن
یصیبہ بلاء ومثل المنافق کمثل شجر الارز تھتز حتی تستحصد رواہ الترمذی
یعنی مومن مثل کشت زار کے ہے کہ ہوائین اوسکو ہلاتی ہین اور مومن کو ہمیشہ بلا پہنچتی رہتی
ہے اور منافق مثل درخت صنوبر کے ہی لہراتا ہے یہانتک کہ جڑ سے اوکھیڑ اجاتاہے یہ دلیل
ہے اسپر کہ مومن کسی نہ کسی مصیبت مین مبتلا رہتا ہے بلا سے خالی نہین ہوتا کیونکہ اللہ
کو اوسکا بخشنا منظور ہے اور منافق کا برباد کرنا پسند ہے سعد کا لفظ رفعا یون ہے کہ
مینے کہا ای رسولخدا ای الناس اشد بلاء قال الانبیاء ثم الامثل فالامثل یبتلی
الرجل علی حسب دینہ فان کان فی دینہ صلبا اشتد بلاوہ وان کان فی دینہ رقۃ
ابتلاہ اللہ علی حسب دینہ فما تبرح البلایا علی العبد حتی یمشی علی الارض وما
علیہ خطیئۃ رواہ الترمذی یعنی سب سے زیادہ گرفتاری بلا مین پیغمبرون کو رہتی ہے

پہراونکو جو افضل ہین پہراونکو جو بعد اونکے افضل ہین آدمی بقدر اپنے دین کے مبتلا ہوتا ہے
اگر دین مین سخت ہے تو اوسکی بلا بہی سخت ہوتی ہے اور اگر دین مین رقت ہے تو بقدر دین کے
مبتلا ہوتا ہے بلایا بندہ پر آتے رہتے ہین یہانتک کہ وہ زمین پر چلتا ہے اوسپر کوئی خطا باقی نہین
رہتی اس سے معلوم ہوا کہ مقدار مصیبت سے اندازہ مقدار دین کا ہوسکتا ہے مومن کا بلائے
سخت مین گرفتار ہونا دلیل ہے اوسکی قوت ایمان وکثرت اجر پر وہ اسپر صبر کرے جزع و
فزع سے ایسے بڑے اجر کو برباد نہ دے ابوسعید کا لفظ رفعاً یہ ہے اشد الناس بلاء
الانبیاء ثم العلماء ثم الصالحون کان احدہم یبتلی بالقمل حتی تقتلہ ویبتلی احدہم
بالفقر حتی لا یجد الا العباءۃ یلبسہا ولاحدہم کان اشد فرحا بالبلاء من
احدکم بالعطاء رواہ الحاکم ولہ شواھد کثیرۃ اس حدیث مین مراتب اہل بلا کے
ارشاد فرمائے ہین کہ اول مرتبہ انبیاء کا ہے پہر علماء کا اسلئے کہ وہ ورثۂ انبیاء ہین پہر صلحاء
کا پہر ابتلاء بقمل وفقر کو بلا ٹہیرایا ہے اور یہ بات کہی ہے کہ جتنا تم عطا سے خوش نہین ہوتے
ہو اوتنا وہ لوگ بلا سے خوش ہوتے تہے یہ خوشی اسی وجہ سے تہی کہ اونکو انجام بلا وعطا کا
معلوم تہا دنیا کی مصیبت کسی درجہ تک سخت ہو وہ ادنی مصیبت آخرت کے سامنے بالکل
بے حقیقت ہے جسطرح کہ وہانکی ادنی راحت مقابلہ مین یہانکے سلطنت کے بدرجہا افضل
والبقی ہے تو پہر مومن اوس بلا پر جو فانی ہے اور انجام اوسکا نعیم باقی ہے کس طرح خوشدل
نہوگا اور اوس عطا پر جو ناپائدار ہے اور انجام اوسکا حساب یا عتاب یا قلت ثواب ہے کسطرح
خوشی کریگا ع مرد آخر بین مبارک بندہ الیست * جابر رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہین یود
اہل العافیۃ یوم القیامۃ حین یعطی اہل البلاء الثواب لو ان جلودہم کانت
قرضت بالمقاریض رواہ الترمذی یعنی تندرست لوگ وہان ثواب اہل بلا کو دیکہکر
یہ آرزو کرینگے کہ کاش ہماری کہال قینچیون سے کتری جاتی یعنی ہم سب مصائب مین مبتلا
ہوتے تاکہ آج ہمکو بہی اجر بیحساب میسر آتا جو ان اہل بلا کو دیا گیا ہے یہ تو اجر ہین ہمسے

بڑہ گئی ہم بسبب عافیت کے پیچہے رہگئے حدیث ابن عباس مین رفعاً آیا ہے کہ یوتی بالشہید
یوم القیامۃ فیوقف للحساب ویوتی بالمتصدق فینصب للحساب ثم یوتی باھل
البلاء فلاینصب لھم میزان ولاینشر لھم دیوان فیصب علیھم الاجر صباً حتی
ان اھل العافیۃ لیتمنون فی الموقف ان اجسادھم قرضت بمقاریض من
حسن ثواب اللہ تعالی رواہ الطبرانی فی الکبیر یعنی اوسدن شہید کوحساب کے لئے
اور صدقہ دینے والے کو محاسبہ کے لئے کہڑا کرینگے پہر اہل بلا کو لائینگے تو اونکے لئے نہ
ترازو کہڑی کیجائیگی اور نہ کچہری کہولی جائیگی وہ تمنا کرینگے کہ کاش ہماری کہال مقراض سے
کتری جاتی یہ اسلئے کہ اللہ تعالی کے حسن ثواب کو دیکہینگے ولہذا حدیث انس مین رفعاً
آیا ہے ان عظم الجزاء من عظم البلاء وان اللہ تعالی اذا احب قوما ابتلاھم
فمن رضی فلہ الرضا ومن سخط فلہ السخط رواہ الترمذی یعنی بزرگی ثواب کی
بقدر بزرگی بلا کے ہوتی ہے جتنی بلا زیادہ ہے اوتنا ہی ثواب بہی زیادہ ملیگا اور اللہ تعالی
جب کسی قوم کو دوست رکہتا ہے تو اونکو مبتلای بلا کیا کرتا ہے پہر جو کوئی اوس حال پر اللہ
سے راضی رہا شاکی نہوا تو اوسکے لئے رضا ہے اللہ بہی اوس سے خوش و راضی ہوتا ہے اور
جو کوئی اوس بلا پر خفا رہتا ہے تو اوسکے لئے اللہ کی خفگی ہے ولعوذ باللہ من سخط اللہ ابوہریرہؓ
مرفوعاً کہتے ہین ان الرجل لیکون لہ عند اللہ المنزلۃ فما یبلغھا بعمل فما زال یبتلیہ
بما یکرہ حتی یبلغہ ایاھا رواہ ابن حبان فی صحیحہ یعنی کسی شخص کے لئے پاس
اللہ کے ایک درجہ ہوتا ہے وہ عمل سے اوس رتبۂ عالی تک نہین پہنچ سکتا اسلئے اللہ
اوسکو ہمیشہ کسی بلا مین مبتلا رکہتا ہے جو اوسکو ناخوش لگتی ہے یہانتک کہ اللہ اوس درجہ
تک اوسکو بسبب اس ابتلا کے پہنچا دیتا ہے یعنی آدمی یہ نہ سمجہے کہ مین جو مبتلای مصائب
رہتا ہون تو یہ کچہہ اللہ کی خفگی کی نشانی ہے بلکہ اسمین اللہ کی حکمت و مہربانی ہے کہ جب اللہ
نے اوسکو حسنات مین قاصر العمل پایا تو اوسکی بہتری کی یہ صورت نکالی کہ وہ بلا پر صابر رہے

اور درجہ عالی پر بالغ ہوا اسیطرح کا ارشاد دوسری حدیث محمد بن خالد عن ابیہ عن جدہ مین آیا ہے
ان العبد اذا سبقت لہ من اللہ تعالی منزلۃ فلم یبلغہا بعمل ابتلاہ اللہ فی
جسدہ او مالہ او فی ولدہ ثم صبرہ علی ذلک حتی یبلغہ المنزلۃ التی سبقت
لہ من اللہ عز وجل رواہ ابو داؤد غرضکہ بلا خواہ بدن مین ہو یا مال مین یا اولاد مین
جبکہ اوسپر صبر کیا جاتا ہے تو وہ بلا ایک سبب واسطے بلوغ کے درجۂ علیا تک ہوجاتی ہے
ابو سعید خدری کا لفظ مرفوع یہ ہے ما یصیب المومن من نصب ولا وصب ولا ہم
ولا حزن ولا اذی ولا غم حتی الشوکۃ یشاکہا الا کفر اللہ لہ من خطایاہ رواہ
البخاری ومسلم ولفظہ ما یصیب المومن من وصب ولا نصب ولا سقم ولا
حزن حتی الہم یہمہ الا کفر اللہ بہ من سیئاتہ وفی روایۃ لابن ابی الدنیا ما
من مومن یشاک بشوکۃ فی الدنیا یحتسبہا الا نقص بہا من خطایاہ یوم
القیامۃ یعنی مومن کے لئے ہر تعب و مرض و فکر و اندوہ و ایذا و غم و سقم کفارہ گناہ کا
ہوتا ہے یہانتک کہ اگر کانٹا لگتا ہے تب بھی وہ کفارہ سیئات کا ہوتا ہے جبکہ وہ اوسپر
بامید اجر صبر کرتا ہے یہ حدیث نہایت عام ہے جملہ آفات و آلام و مصائب و اسقام
و تکالیف کو خواہ زیادہ ہون یا کم کلان ہون یا خرد شامل ہے وللہ الحمد دوسرا لفظ اس حدیث
کا عائشہ صدیقہؓ سے یہ ہے ما من مصیبۃ تصیب المسلم الا کفر اللہ بہا حتی
الشوکۃ یشاکہا رواہ البخاری ومسلم وفی روایۃ لمسلم ولا یصیب المومن
شوکۃ فما فوقہا الا نقص اللہ بہا من خطیئتہ وفی اخری الا رفعہ اللہ بہا درجۃ
وحط عنہ بہا خطیئۃ وفی اخری لہ ما من مسلم یشاک بشوکۃ فما فوقہا الا
کتبت لہ بہا درجۃ ومحیت عنہ بہا خطیئۃ یہ دلیل ہے اسپر کہ صبر علی البلا مین کچھ
فقط کفارۂ گناہ ہی نہین ہوتا ہے بلکہ درجہ بھی بلند ہوتا ہے یہ احسان بالای احسان
ہوا حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے ما یزال البلاء بالمومن والمومنۃ فی نفسہ و

ولدہ وماله حتی یلقی اللہ وما علیہ خطیئة رواہ الترمذی معلوم ہوا کہ
کفارت خطامین یہانتک وقت ابتلا بالبلاد کے وسعت بخشی عماقی ہے کہ کوئی سا گناہ
بہی اوس اہل بلا پر باقی نہین رہتا ہے بلکہ وہ سب گناہون سے پاک ہوجاتا ہے یہ کفارہ
علاوہ توبہ واستغفار کے ہوا اور ایک دوسرا ذریعہ محو سیئات کا سوای توبہ واستغفار کے
ہاتہہ آیا وللہ الحمد ابن عباس کا لفظ یہ ہے من اصیب بمصیبة بماله او فی نفسه
فکتمها ولم یشکها الی الناس کان حقا علی اللہ ان یغفر له رواہ الطبرانی
یعنی جو کوئی اپنی مصیبت کو مال مین ہو یا نفس مین پوشیدہ رکہتا ہے اور لوگون کے سامنے
اوسکی شکایت حکایت نہین کرتا تو اللہ پر حق ہے کہ اللہ اوسکو بخشدے بعض سلف
اپنی بیماری کو چہپاتے تہے حتی کہ اپنے گہر والون سے بہی اونمین سے کسیکی نظر ضعیف
ہوجاتی کسیکا دانت درد کرتا یا کان سے کم سنائی دیتا یا نقصان مال کا ہوجاتا تو وہ صبر کرتا
اور کسی سے نہ کہتا یہ اسی لئے کہ صبر کا اجر ملے اور مغفرت ہو ابو سعید خدری کہتے ہین
حضرت نے فرمایا ہے ما من شئ یصیب المومن من نصب ولا حزن ولا وصب
حتی الهم یهمه الا یکفر اللہ عنه من سیئاته رواہ الترمذی اس مضمون
کی حدیث پہلے بحوالہ صحیحین گزر چکی ہے اللہ کے احسان کو تو دیکہو کہ بڑے فکرمند ہونے
پر گناہون کا کفارہ کردیتا ہے مگر یہ فضیلت اوسی شخص کے لئے ہے جو شاکی حاکی نہو
صابر شاکر ہو عائشہ رض کا لفظ مرفوع یہ ہے اذا کثرت ذنوب العبد ولم یکن له من العمل
ما یکفر ابتلاہ اللہ بالحزن لیکفرها بها عنه رواہ احمد یعنی جب کسی بندہ کے
گناہ بہت ہوجاتے ہین اور کوئی عمل اوسکا مکفر نہین ہوتا تو اللہ اوسکو اندوہ وغم
مین گرفتار کردیتا ہے تاکہ اوسکے گناہ مکفر ہوجائین ہمسے لوگون کا یہی حال ہے کہ گناہ
تو بیحد بیحساب ہین اور ایسا کوئی عمل نہین ہے جس سے وہ گناہ ہمارے مٹ جائین لیکن
ہم اللہ سے امید رکہتے ہین کہ وہ ہمارے اس حزن وملال کو کفارہ ہمارے سیئات کا اپنے

رحمت ہے عام کردے اللہم آمین دوسر الفظ عائشہؓ کا رفعاً یہ ہے اذا اشتکی المومن اخلصہ
اللہ من الذنوب کما یخلص الکیر خبث الحدید رواہ الطبرانی یعنی مومن بسبب
بیماری کے ایسا پاک صاف ہوجاتا ہے جیسے لوہا بھٹی مین تیسر الفظ انکا رفعاً یہ ہے
ما ضرب علی مومن عرق قط الا حط اللہ عنہ خطیئۃ وکتب لہ حسنۃ ورفع لہ
درجۃ رواہ الطبرانی فی الاوسط واللفظ لہ والحاکم یعنی مومن کی اگر ایک رگ
بہی دکھتی ہے تو ایک گناہ دور ہوتا ہے اور ایک حسنہ لکھا جاتا ہے اور ایک درجہ بلند
ہوتا ہے حدیث ابی موسی مین فرمایا ہے اذا مرض العبد او سافر کتب لہ مثل ما
کان یعمل مقیماً صحیحاً رواہ البخاری یعنی حالت مرض وسفر مین عمل مومن کا
برابر حالت اقامت کے لکھا جاتا ہے یہ اسلئے کہ بیماری بھی ایک بلا ہے اور سفر ایک پارہ
عذاب ہوتا ہے ابن عمر رفعاً کہتے ہین ما من احد من الناس یصاب ببلاء فی
جسدہ الا امر اللہ عز وجل الملائکۃ الذین یحفظونہ فقال اکتبوا العبدی
فی کل یوم ولیلۃ ما کان یعمل من خیر ما کان فی وثاقی رواہ احمد واللفظ لہ
والحاکم وفی روایۃ لاحمد ان العبد اذا کان علی طریقۃ حسنۃ من العبادۃ
ثم مرض قیل للملک الموکل بہ اکتب لہ مثل عملہ اذا کان طلیقاً حتی اطلقہ
او اکفتہ الی یعنی بیمار کے لئے جو کہ اچہی طرح پر عبادت کرتا تہا ویسا ہی عمل حالت مرض
مین لکھا جاتا ہے قید عبادت حسنہ کی مفید اس بات کو ہے کہ اس فضیلت کے حاصل ہونے
کے لئے عبادت سنجیدہ درکار ہے حدیث انس مین فرمایا ہے اذا ابتلی اللہ عز وجل
العبد المسلم ببلاء فی جسدہ قال اللہ عز وجل للملک اکتب لہ صالح عملہ
الذی کان یعمل فان شفاہ غسلہ وطہرہ وان قبضہ غفر لہ ورحمہ رواہ احمد
یعنی جب اللہ کسی بندہ مسلمان کو کسی بلاء جسد مین مبتلا کرتا ہے تو فرشتے سے فرماتا ہے کہ
اسکے لئے وہ عمل صالح اوسکا لکھہ جو وہ حالت صحت مین کرتا تہا پھر اگر اوسکو شفا ہوتی ہے

تو وہ نہا دہو کر پاک ہو جاتا ہے اور اگر اوسکو قبض کر لیتا ہے تو مغفرت و رحمت کرتا ہے معلوم
ہوا کہ انجام مرض الموت کا حق مین مومن کے بہتر ہوتا ہے اسد بن کرز کا لفظ رفعاً سمعاً یون ہے
المریض تحات خطایاہ کما یتحات ورق الشجرۃ رواہ عبد اللہ بن احمد فی
زوائدہ یعنی بیمار کی خطائین اسطرح جھڑ جاتی ہین جسطرح کہ پتے درخت کے جھڑ جاتے ہین حضرت
واسطے عیادت ام العلا کے گئے تھے فرمایا ابشری فان مرض المسلم یذھب اللہ بہ
خطایاہ کما تذھب النار خبث الحدید والفضۃ رواہ ابو داؤد یعنی بیماری
سے گناہ مسلمان کے دور ہو جاتے ہین جسطرح کہ آگ میل لوہے و چاندی کا دور کر دیتی ہے
حدیث عامر مین آیا ہے ان المومن اذا اصابہ السقم ثم اعفاہ اللہ منہ کان کفارۃ
لما مضی من ذنوبہ وموعظۃ فیما یستقبل وان المنافق اذا مرض ثم اعفی کان
کالبعیر عقلہ اھلہ ثم ارسلوہ فلم یدر لم عقلوہ ولم یدر لم ارسلوہ قال رجل
ممن حولہ یا رسول اللہ ما الاسقام واللہ ما مرضت قط قال قم عنا فلست منا
الحدیث رواہ ابو داؤد یعنی مرض واسطے مومن کے کفارہ گناہ گزشتہ کا اور موعظت واسطے آیندہ
کے ہوتا ہے منافق کی بیماری ایسی ہے جیسے اونٹ کو باندہ دیتے ہین پھر کھول دیتے ہین وہ نہین جانتا
کہ اوسکو کسلیے باندہا اور کسلیے چھوڑا ایک شخص نے کہا مین کبھی بیمار نہین ہوا فرمایا ہمارے پاس سے
اوٹھہ جا تو ہم مین سے نہین ہے ابو ہریرہ کہتے ہین جب یہ آیت اوتری من یعمل سوء یجز بہ
مسلمانون کو بہت تشویش ہوئی حضرت نے فرمایا قاربوا وسددوا ففی کل ما یصاب منہ
المسلم کفارۃ حتی النکبۃ ینکبھا او الشوکۃ یشاکھا رواہ مسلم یعنی تم سیدہے چلے جاؤ
مسلمان کو جو مصیبت پہنچتی ہے وہ کفارہ ہوتی ہے یہانتک کہ کوئی رنج پہونچے یا کانٹا لگے
عائشہ رض کا لفظ یہ ہے ایک شخص نے یہ آیت پڑہی من یعمل سوء یجز بہ کہا انا لنجزی بکل ما
عملنا ھلکنا یہ بات حضرت کو پہنچی فرمایا نعم یجزی بہ فی الدنیا من مصیبۃ فی جسدہ
مما یوذیہ رواہ ابن حبان فی صحیحہ یعنی مراد اس آیت شریف سے کہ ہر عمل بد کی جزا ملتی ہے

یہ ہے کہ دنیا مین بدن کو ایذا پہنچتی ہے یہ مصیبت اوس عمل بد کی جزا ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
نے کہا تہا اے رسول خدا کیف الصلاح بعد ہذہ الآیۃ لیس بامانیکم ولا امانی اہل الکتاب
من یعمل سوء یجز بہ وکل شئ عملناہ جزینا بہ فرمایا غفر اللہ لک یا ابابکر الست تمرض
الست تحزن الست تصیبک اللاواء کہا بلے فرمایا ہو ما تجزون بہ یعنی مراد آیت سے
یہی بیماری وحزن وشدت ضیق ہے دنیا مین جو عمل بد ہو جاتے ہین یہ امور اونکی جزا ہین یہ
بات نہین ہے کہ ہر کردار ناسزا پر قیامت مین جزا دیجایگی رواہ ابن حبان فی صحیحہ یہ تفسیر
مرفوع واسطے اس آیت کے متعین ہے ولله الحمد امیمہ نے کہا مینے عائشہ سے معنی اس آیت کے پوچہے ان تبدوا
ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ اور اس آیت کے من یعمل سوء یجز بہ کہا مجہسے یہ
سوال کسی نے نہین کیا جب سے کہ مینے اسکو حضرت سے پوچہا تہا حضرت نے مجہسے فرمایا اے عائشہ رض
ہذہ مبایعۃ اللہ العبد بما یصیبہ من الحمی والنکبۃ والشوکۃ حتی البضاعۃ
یضعہا فی کمہ فیفقدہا فیفزع لہا فیجدہا فی ضبنہ حتی ان المومن یخرج من
ذنوبہ کما یخرج الذہب الاحمر من الکیر رواہ ابن ابی الدنیا یعنی مراد اس جزا سے
تکلیف تپ اور نکبت وشوکت ہے یہانتک کہ اگر کوئی بضاعت یعنی مال آستین مین رکہا
تہا اور وہ گم ہو گیا اور اوسکے لئے پریشان ہوا پہر اوسکو اپنی گود مین پایا تو وہ بہی جزا عمل سوء ہے
تا آنکہ مومن اپنے گناہون سے اسطرح نکلتا ہے جسطرح کہ سرخ سونا بہٹی سے باہر آتا ہے عطا
بن یسار رفعاً کہتے ہین کہ بندہ جب بیمار ہوتا ہے تو اللہ دو فرشتے بہیجتا ہے اور فرماتا ہے دیکہو
یہ بیمار اپنی عبادت کرنے والون سے کیا کہتا ہے جسوقت عیادت کرنیوالے آتے ہین اگر یہ
اللہ کی حمد وثنا کرتا ہے تو وہ اسکو اللہ تک پہنچا دیتے ہین حالانکہ اللہ کو خوب معلوم ہے
اوسوقت اللہ تعالی فرماتا ہے میرے بندہ کے لئے مجہپر یہ حق ہے کہ اگر مین اوسکو وفات دون
تو بہشت مین داخل کرون اور اگر مین اوسکو شفا دون تو بہتر اوسکے گوشت سے گوشت اور بہتر
اوسکے خون سے خون بدل دون اور اوسکی سیئات کا کفارہ کردون رواہ مالک مرسلاً

ابن مسعود کا لفظ رفعاً یہ ہے ما من مسلم یصیبہ اذی من مرض فما سواہ الا حط
اللہ بہ سیئاتہ کما تحط الشجرۃ ورقہا رواہ البخاری ومسلم یعنی مسلمان کو جو دکھہ
پہنچتا ہے بیماری ہو یا اور کچہہ اللہ اوسکی برائیون کو اسطرح جہاڑ دیتا ہے جسطرح کہ درخت کے
پتے جہڑتے ہین حدیث ابو سعید مین آیا ہے کہ ایک مرد مسلمان نے کہا ای رسول خدا
یہ بیماریان کیا ہین جو ہمکو پہنچتی ہین ہمکو انسے کیا فائدہ ہے فرمایا کفارات ہین کہا بہلا اگر تہوڑے
ہون فرمایا اگرچہ ایک کانٹا لگے یا زیادہ اوس شخص نے اپنی جان پر دعا کی کہ کبہی تپ اوس سے
جدا نہو یہانتک کہ مرے ولکن حج وجہاد وعمرہ سے راہ خدا مین نرو کے اور نہ نماز فرض سے
جماعت مین باز رکہے تب سے کوئی انسان اوسکے بدن کو ہاتہہ نہ لگاتا مگر گرمی تپ کے پاتا رواہ
احمد وابن فی صحیحہ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ رفعاً کہتے ہین ان الصداع والملیلۃ لاتزال
بالمومن وان ذنبہ مثل احد فما تدعہ وعلیہ من ذلک مثقال حبۃ من خردل وفی
روایۃ ما یزال المرء المسلم بہ الملیلۃ وان علیہ من الخطایا لاعظم من احد
حتی تترکہ وما علیہ من الخطایا مثقال حبۃ من خردل وفی روایۃ ما یزال المرء
المسلم بالملیلۃ وان علیہ من الخطایا لاعظم من احد حتی یترکہ وما علیہ من
الخطایا مثقال حبۃ من خردل رواہ احمد صداع سے مراد دردسر ہے اور ملیلہ اوس تپ
کو کہتے ہین جو استخوان مین ہو یعنی ایسی تپ اور دردسر سے گناہ مسلمان کے بالکل دور ہو جاتے
ہین برابر رائی کے بہی کوئی گناہ باقی نہین رہتا اگرچہ وہ گناہ کوہ احد سے بڑا ہو یہی
مضمون دوسری حدیث ابو ہریرہ مین رفعاً آیا ہے لاتزال الملیلۃ والصداع بالعبد
والامۃ وان علیہما من الخطایا مثل احد فما تدعہما وعلیہما مثقال حبۃ من
خردل رواہ ابو یعلی اس حدیث مین ذکر مرد وعورت دونون کے دردسر اور تپ کا آیا ہے
حدیث عبد اللہ بن عمر مین فرمایا ہے من صدع راسہ فی سبیل اللہ فاحتسب غفر لہ ما
کان قبل ذلک من ذنب رواہ الطبرانی والبزار یعنی جس کسی کا سر راہ خدا مین درد

کرتا ہے اور وہ صبر کرتا ہے بامید اجر تو اوسکا اگلا گناہ بخشدیا جاتا ہے ابو سعید خدری کا لفظ یہ ہے
صداع المومن وشوکۃ یشاکھا او شئ یوذیہ یرفع اللہ بھا درجۃ یوم القیامۃ ویکفر
بھا عنہ ذنوبہ رواہ ابن ابی الدنیا یعنی درد کرنا سر کا یا لگنا کانٹے کا یا پہنچنا کسی شئے
موذی کا مومن کو موجب رفع درجہ اور کفارہ گناہ کا ہوتا ہے دن قیامت کو ابو ہریرہ رفعاً
کہتے ہین ان اللہ لیبتلی عبدہ بالسقم حتی یکفر عنہ کل ذنب رواہ الحاکم یعنی
اللہ اپنے بندہ کو بیمار کرتا ہے یہانتک کہ اوسکے ہر گناہ کا کفارہ کر دیتا ہے انس کا لفظ یہ ہے
کہ ان الرب سبحانہ وتعالی یقول وعزتی وجلالی لا اخرج احدا من الدنیا ارید
ان اغفر لہ حتی استوفی کل خطیئۃ فی عنقہ بسقم فی بدنہ واقتار فی رزقہ
ذکرہ رزین ولم ارہ یعنی اللہ نے قسم کہا کر فرمایا ہے کہ جس بندہ کا مجکو بخشنا منظور ہوتا ہے
تو مین اوسکو دنیا سے نہین نکالتا یہانتک کہ اوسکی ہر خطا کو بیماری یا تنگی رزق سے پورا کر دون
یعنی پہر وہ سب گناہون سے پاک ہو کر مرتا ہے یحیی بن سعید کہتے ہین ایک شخص کو زمن
آنحضرت مین موت آئی ایک مرد نے کہا ھنیئا لہ قد مات ولم یبتل بمرض یعنی یہ موت
اوسکو مبارک ہو وہ کسی بیماری مین مبتلا نہوا آنحضرت نے فرمایا ویحک ما یدریک لو ان
اللہ ابتلاہ بمرض لکفر عنہ من سیئاتہ رواہ مالک عنہ مرسلا یعنی تجہے کیا
معلوم ہے اگر اللہ اوسکو کسی بیماری مین مبتلا کرتا تو کفارہ اوس کے سیئات کا ہو جاتا
ابو امامہ باہلی کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا ما من عبد یصرع صرعۃ من مرض
بعثہ اللہ منھا طاھرا رواہ الطبرانی فی الکبیر یعنی جب کوئی بندہ کسی بیماری مین
پڑجاتا ہے تو اللہ اوسکو پاک کر کے مبعوث کریگا جابر بن عبد اللہ کہتے ہین حضرت پاس ام سائب
یا ام مسیب کے گئے فرمایا تجکو کیا ہوا ہے کہ تو کانپتی ہے کہا الحمی یا رسول اللہ لا بارک اللہ
فیھا یعنی تپ ہے اللہ اوسمین برکت نہ دے فرمایا تو برا نہ کہہ تپ کو کہ وہ بنی آدم کی خطاؤن کو دور کرتی
ہے جسطرح بہٹی میل کچیل لوہے کا دور کرتی ہے رواہ مسلم حسن نے مرفوعاً کہا ہے کہ

ہے ایک رات کی تپ مومن کی خطاؤن کا کفارہ کر دیتا ہے رواہ ابن ابی الدنیا پھر کہا کہ
صحابہ ایک رات کی تپ سے امید کفارہ ذنوب گذشتہ کی رکھتے تھے رواہ ابن ابی الدنیا ایضاً
حدیث جابر میں آیا ہے کہ تپ نے حضرت سے اذن چاہا فرمایا یہ کون ہے کہا ام ملدم حکم دیا کہ پاس
اہل قبا کے جائے اونکو بڑی تکلیف ہوئی حضرت کے پاس آکر شکوہ کیا فرمایا اگر تم کہو تو
مین دعا کرون کہ اللہ اوسکو تم سے دور کر دے اور اگر چاہو تو وہ تمہارے لئے طہور ہو کہا
کیا وہ طہور ہوتی ہے فرمایا ہان کہا چھوڑ دو یعنی دعا نکرو رواہ احمد و رواتہ رواۃ الصحیح
و رواہ الطبرانی نحوہ من حدیث سلمان وقال فیہ فشکوا الحمی الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال ما شئتم ان شئتم دعوت اللہ فرفعها عنکم وان شئتم
ترکتموها واسقطت بقیة ذنوبکم قالوا فدعها یا رسول اللہ ابی بن کعب نے حضرت
سے کہا تپ کا اجر الحمی یعنی تپ کا بدلا کیا ہے فرمایا تجری الحسنات علی صاحبها ما
اختلج علیه قدم او ضرب علیه عرق یعنی جب تک پاؤن لڑکھڑائے یا رگ پھڑکے
تب تک اوسپر حسنات جاری رہتے ہین ابی نے کہا اللهم انی اسئلك حمی لا تمنعنی خروجا
فی سبیلك ولا خروجا الی بیتك ولا مسجد نبیك پھر جو کوئی اونکو چھوتا تپ نہ پاتا رواہ الطبرانی فی الکبیر
والاوسط عائشہ کا لفظ مرفوعا یہ ہے الحمی حظ کل مومن من النار رواہ البزار یعنی
تپ حصہ ہے ہر مومن کا آگ سے گویا آتش دوزخ کا عوض یہی بخار ہو جاتا ہے ولہ
حدیث انس مین آیا ہے اللہ فرماتا ہے مین جب مبتلا کرتا ہون اپنے بندے کو اوسکی آنکھون
مین اور وہ صبر کرتا ہے تو مین عوض اوسکے جنت دیتا ہون رواہ البخاری والترمذی
ولفظہ یقول اللہ عز وجل اذا اخذت کریمتی عبدی فی الدنیا لم یکن له جزاء عندی
الا الجنة وفی روایة من اذهب حبیبتیه فصبر واحتسب لم ارض له ثوابا دون الجنة
عرباض بن ساریہ کا لفظ رفعا یہ ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اذا سلبت من عبدی کریمتیه
وهو بهما ضنین لم ارض له ثوابا دون الجنة اذا هو حمدنی علیهما رواہ ابن حبان

فی صحیحہ عائشہ بنت قدامہ کا لفظ ر فغایہ ہے عز یز علی اللہ ان یاخذ کر یمتی مومن شہید خلہ
النار قال یونس یعنی عینیہ رواہ احمد والطبرانی یعنی اللہ کو یہ بات پسند نہین آتی کہ مومن
کی آنکھین لیلیے اور پہر اوسکو دوزخ مین داخل کرے معلوم ہوا کہ جزا نابینائی کی جنت ہے ہر ان
احادیث سے بخوبی ثابت ہوا کہ جب ہر مرض وہم وحزن وخار وغیرہ پر یہ اجر بحساب مرتب ہوتا ہے
توجو مصائب ونوائب زمان اِلنسے زیادہ ایذا رسان جان مین ہون یا مال مین یا آبرو مین یا
اولاد مین یا کسی علاقہ مین تو اونکا اجر بقدر نصب وتعب زیادہ تر ہوگا اب جو شخص مصیبت مین صبر
نکرے اور اوسکی عاقبت محمود کی قدر نہ سمجہے وہ ضعیف الایمان ہے اوسکی بے صبری ایک دوسری
مصیبت عظمی ہے اوسکے حق مین جبکو وہ اپنے جہل سے نہین جانتا ان آیات واحادیث سے
بڑہکر اور کیا تسلی وتشفی خاطر درکار ہے اللہ ورسول سے زیادہ کوئی سچا نہین ہے اور نہ اللہ
خلاف وعدہ کرے ہمپر فرض ہے کہ ہم قدر اس نقمت کی جو حقیقت مین ہمارے لئے نعمت ہے اور
منزلت اس جراحت کی جو نفس الامر مین واسطے ہمارے راحت ہے تہ دل سے سمجہین اور ہر حال
مین اللہ کی حمد وثنا کرین اور اوسکا شکر بجا لائین کہ اوسنے ہمکو توفیق صبر کی بخشی لا احصی ثناء
علیک انت کما اثنیت علی نفسک

باب بیان مین محن انبیا علیہم السلام کے

محنت آدم علیہ السلام قرمانی رح نے کتاب اخبار الدول وآثار الاول مین لکہا ہے
کہ حدیث مین آیا ہے کنت نبیا وآدم بین الماء والطین وفی الخبر امطر علی جسد آدم الحزن
اربعین سنۃ ثم امطر علیہ السرور سنۃ واحدۃ فلذلک کثرت الھموم فی اولادہ انتہی یہ دلیل ہی اسبات پر
کہ آدم مٹی پانی سے بنائے گئے تہے چالیس برس تک اونپر باران اندوہ برسا اور ایک سال تک
باران مسرت اسیلئے اولاد آدم مین ہموم وافکار کثرت سے ہوتے ہین سو جب اصل بنی آدم مین اندوہ
زیادہ اور خوشی کم رکہی گئی ہے تو پہر ہمکو یہ امید کرنا کہ ہم دنیا مین خوشی سے انفاس حیات کو بسر

کرین فضول ہے **ف** آدم جب جنت سے نکالے گئے دو سو برس تک رویا کئے تب توبہ
قبول ہوئی پہر دوسرا حادثہ اونپر یہ گذرا کہ قابیل نے ہابیل کو قتل کرڈالا سو برس تک بسبب
اس حزن کے نہ ہنسے اللہ نے عوض ہابیل کے شیث کو پیدا کیا جب اجل تمام ہوئی گیارہ
دن بیمار رہکر راہی عالم بقا ہوئے انا للہ ایک سال بعد حوّا کا انتقال بہی ہوگیا **ف** ملک اعجمی
نے زمانہ انوش بن شیث علیہ السلام مین قابیل کو قتل کیا ایک پتہر ایسا مارا جس سے سر اوسکا
پہوٹ گیا اور مرگیا معلوم ہوا کہ کبیرہ قتل انسان زمانہ آدم سے بنی آدم مین چلا آتا ہے اول یہ
سنت قابیل سے نکلی قیامت تک دنیا مین جو قتل ہوگا ایک گناہ قابیل پر بہی لکہا جائیگا
جسطرح حدیث مین آیا ہے قابیل نے اپنے بہائی ہابیل کو قتل کیا تہا آخر کو خود بہی قتل
ہوا چاہ کندہ راچاہ درپیش اور مواخذہ آخرت علیحدہ قائم رہا قتل مومن کا بنص کتاب و
سنت منجملہ اکبر کبائر کے ہے اور قرآن شریف مین قاتل کو دوزخی فرمایا ہے پہر اگر مستحل قتل ہے
تو جزا اوسکی خلود فی النار ہے *

محنت نوح علیہ السلام قرمانی رح کہتے ہین کسی نبی نے اپنی قوم کی اذیت پر اوتنا
صبر نہین کیا جتنا صبر کہ نوح علیہ السلام نے باوجود طول عمر کے کیا قوم انکو مارتی پیٹتی پہر
ایک لبادہ مین لپیٹ کر اندر گہر کے ڈالدیتے اور خیال کرتے کہ وہ مرگئے یہ پہر گہر سے نکلکر
اونکو طرف توحید کے بلاتے کیونکہ انکے وقت مین کفر عام ہوگیا تہا ساڑہے نو سو برس تکلیف
ضرب واذی کا تحمل کیا یہانتک کہ پہر اونکی دعا سے طوفان آیا سب ڈوب کر مرگئے یہ سفینہ
مین اس نام سے دعا کرتے تہے اہیا شراہیا انہین ناموں کو ابراہیم علیہ السلام نے وقت
گرنے کے آگ مین پکارا تہا یہ دونون اسم جلیل منجملہ اسماء الٰہیہ کے توریت مین آئے ہین
بعض اہل علم نے کہا ہے یہ نام بمعنی حی قیوم ہین *

محنت ہود علیہ السلام اللہ نے انکو طرف عاد اولی کے بہیجا تہا قوم نے انکی تکذیب
کی تہوڑے لوگ انپر ایمان لائے شداد بن عاد اوس قوم کا پادشاہ چاند کی عبادت کرتا تہا

اللہ تعالی انے قوم عاد کو ریح عقیم سے ہلاک کر ڈالا انکے مساکن شحر مین درمیان عمان وحضرموت واحقاف کے تھے زمین یمن مین یہ تیرہ قبائل تھے شوکانی رح اولاد ہود علیہ السلام مین ہین +

محنت صالح علیہ السلام یہ برہنہ پا رہتے تھے نہ گھر تھا نہ در کسی مسجد مین جا پڑتے یہ قوم ثمود کے رسول تھے سو برس بعد ہود کے مبعوث ہوئے انکی قوم بت پرست تھی ایک صنم آہنی کو پوجتے تھے انکی منازل حجر مین تھی درمیان حجاز وشام کے اٹھارہ میل پر وادی قری سے یہ عابد غیر اللہ تھے اور سرکش وستمگار صالح نے اونکو طرف اللہ کے بلایا اونہون نے صالح کو جھٹلایا اور ناقہ کو مار ڈالا آسمان سے ایک صیحہ آیا اوسنے ساری قوم کو ہلاک کر ڈالا حدیث جابر بن عبد اللہ مین آیا ہے کہ حضرت صلعم کا گذر غزوۂ تبوک مین حجر پر ہوا فرمایا لا تدخلوا علی ہؤلاء المعذبین الا ان تکونوا باکین ان یصیبکم مثل ما اصابکم +

محنت ابراہیم علیہ السلام انسے پہلے یہ نام کسی شخص کا نہ تھا اسکے معنی ہین اب رحیم جب انہون نے بتونکی مذمت کثرت سے کرنا شروع کیا اور بڑے بت کو توڑ ڈالا تو نمرود نے آگ جمع کی اور ایک منجنیق مین رکھکر انکو اوس آگ مین پھینکدیا جبریل علیہ السلام نے آکر کہا ھل لک حاجۃ فرمایا اما الیک فلا کہا اللہ سے سوال کرو فرمایا علمہ بحالی حسبی من سوالی اللہ نے کہا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراھیم انکو برہنہ کر کے آگ مین ڈالا تھا صرف ایک سراویل ستر پر تھی یہ اوسوقت سولہ برس کے تھے نمرود نے انسے کہا تم ہماری زمین سے نکلجاؤ چنانچہ وہ مع زوجہ ولوط علیہ السلام شہر حران مین آرہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح کا وطن یہی شہر ہے پھر وہان سے مصر مین آئے قصہ سارہ کا ساتھ فرعون مصر کے معروف ہے یہ دوسری محنت تھی جو انکے سر پر آئی تیسری محنت یہ تھی کہ ہاجر کو مع اسمعیل علیہ السلام زمین کعبہ پر تنہا چھوڑ آئے وہ جگہہ بالکل ویران بے آب ودانہ تھی

محنت لوط علیہ السلام یہ ابن عم ابراہیم علیہ السلام تھے روم نے انکو قید کر لیا تھا ابراہیم علیہ السلام نے لڑکر اونکے ہاتھہ سے اونکو چھوڑایا اللہ نے لوط کو طرف اہل سدوم کے

بیہجا وہ کافر تہے فواحش مین مبتلا رہتے اونکو منع کیا اونہون نے نہ مانا اونکو جبٹلایا ملائکہ انکے
گہر مین خوبصورت جوانونکی شکل مین آئے انکی بی بی نے اپنی قوم کو خبر کردی اس قوم کے مرد مرد
سے اور نساء نساء سے مستغنی تہے قوم انکے گہر پر آئی مہمانون سے بے ادبی کرنا چاہا یہ ڈرے
اور سخت پریشان خاطر ہوئے ملائکہ نے کہا تم نہ ڈرو ہم فرشتے ہین ہم تو انکے ہلاک کرنیکو آئے
ہین ان موعدہم الصبح الیس الصبح بقریب لوط علیہ السلام اوس صبح کو مع اہل و عیال
کے نکل کہڑے ہوئے جبریل علیہ السلام نے قریات لوط کو جڑ سے اوکہیڑ کر اور مابین زمین
و آسمان تک اوٹہا کر منقلب کر دیا یہہ پانچ گاؤن تہے ہر گاؤن مین ایک لاکہہ نفر بستے تہے
ایک گاؤن والے ایمان لے آئے تہے وہ عذاب سے بچگئے باقی ہلاک ہوگئے ✦

محنت اسمعیل علیہ السلام یہ اکبر اولاد ابراہیم علیہ السلام تہے ابو العرب وجد
آنحضرت صلعم ہین پہلی محنت انپر یہ آئی کہ انکے والد ماجد علیہ السلام انکو مع انکی والدہ کے بیابان
کعبہ مین بحالت رضاع بلا کسی معیشت ظاہر کے چہوڑ کے چلے گئے اللہ نے انکو عمالیق و جرہم
وقبائل یمن کا رسول کیا تہا وہ لوگ بت پرست تہے کچہہ ایمان لائے کچہہ نہ لائے پہر اللہ نے
ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ اسمعیل کو ذبح کرو یہ منی مین ذبح کرنیکو بیٹہے مگر اللہ نے ایک
کبش فدیہ مین دیکر انکو بچا لیا باپ کا امتحان آگ سے ہوا بیٹے کا امتحان موت سے لیا گیا
دونون ثابت قدم نکلے انکی قبر شریف درمیان میزاب و حجر کے ہے ✦

محنت یعقوب علیہ السلام اللہ تعالی نے انکا امتحان ساتہہ ذہاب بصر کے لیا
یہ بڑے صابر نکلے نبوت انکی اولاد مین رہی اور سلطنت عیص کی اولاد مین عیص انکے بڑے
بہائی حقیقی تہے کل روم بنی اصفر اولاد عیص ہین شاہان یونان منجملہ اونکے ملوک رہے
اللہ تعالی نے یعقوب علیہ السلام کو اہل کنعان کا نبی کیا تہا وہان سلجم نام اولاد ارام مین سے
ایک بادشاہ تہا انہون نے اوس سے جہاد کر کے وہ ملک فتح کر لیا ✦

محنت یوسف علیہ السلام انکا قصہ قرآن کریم مین آیا ہے بہائیون نے انپر

حسد کیا یہ سترہ برس کے تھے کہ بارادۂ قتل انکو گھر سے تین فرسخ پر لیجا کر اندر ایک چاہ سیاہ کے ڈالدیا تین دن کے بعد جب مسافرین کا گذر ہوا تو اونھون نے انکو اوس کنوئے سے نکالا اور مصر مین لاکر بیچدیا بیس یا چالیس درہم پہ یہ پہلی محنت تھی دوسری محنت فریفتگی زلیخا کی انپر تھی اللہ نے انکو گناہ سے بچایا قید ہوئے مگر ارتکاب کبیرہ سے بچے رہے یہ سات برس قید مین رہے پھر فرعون مصر نے بسبب تعبیر خواب کے انکو سجن سے نکالکر اپنا کامدار بنایا پھر بعد موت عزیز کے وزیر کردیا *

محنت ایوب علیہ السلام انکی پیشانی پر لکھا تھا المبتلی الصابر یہ اولاد عیص بن اسحق مین تھے انکی مان دختر لوط علیہ السلام ہین یہ اسطرح پر مبتلی ہوئے کہ ابلیس لعین نے انپر حسد کیا اور کہا اے رب اگر تو مجکو اسپر مسلط کردیگا تو یہ کافر ہوکر میری اطاعت کرنے لگیگا اللہ نے اوسکو انپر مسلط کردیا تاکہ اونکا صبر ظاہر کرے اور ابلیس دروغگو ٹھیرے ابلیس نے پہلے اپنی عفاریت انکے مال پر مسلط و متفرق کردئے سارا مال فنا ہوگیا انھون نے کچھ التفات طرف مال کے نکیا پھر اوسنے اللہ سے سوال کرکے اولاد پر تسلط پایا گھر کی چھت گرادی ساری اولاد انکی دب کر مرگئی انھون نے یہ خبر سنکر صبر جمیل کیا پھر شیطان نے سوال کیا کہ مجکو انکے بدن پر تسلط ہو اللہ نے کہا مگر دل و زبان و عقل پر تسلط نہوگا یہ سجدہ مین تھے کہ ابلیس نے آکر ایک ایسی پھونک انکے نتھنون مین ماری کہ سارا بدن مشتعل ہوگیا اور خارش ہونے لگی تمام جسد مثل چیچک کے ہوگیا اور سیاہ ہوکر ورم آگیا اور پیپ سے بھر گیا اور کیڑے پڑ گئے اور آب زرد اوس سے بہنے لگا اور کھجلانے سے ناخن گر گئے اور گوشت پھٹ گیا اور بدبو آنے لگی گاؤن والون نے انکو قریہ سے نکالکر ایک گھورے پر ڈالدیا اور ایک چھپر بنادیا کہ اوسمین پڑے رہین سب لوگون نے انکو چھوڑدیا مگر انکی بی بی رحمہ نام نے کہ وہ انکی خدمت کرتی تھین یہ دختر تھین افرائیم بن یوسف علیہ السلام کی قرمانی کہتے ہین وقد وقع بہ بلاء لو سلط علی جبل لضعف عن حملہ حتی تقطعت اصابعہ و ما یقدر ان یرفع

اللقمة الی فیه وتساقط لحمہ راسہ یہانتک کہ دماغ بہہ کر دہن سے نکلا اور اعضا ریزہ ریزہ ہوگئے طعام جسطرح جاتا اوسیطرح باہر نکلجاتا پاؤنمین چلنے کی قوت باقی نہی اونہون نے اس سب حال پر صبر کیا پہر حبیب اللہ کو اتقالہ اونکی لغزش کا منظور ہوا جبریل علیہ السلام کو بہیجا اونہون نے کہا خوش ہوجا ای ایوب اللہ نے تجکو شفا بخشی اور جو کچہہ تیرے پاس سے گیا ہے وہ سب تجکو دیا پہر اپنے پاؤن سے ایک ایڑ ماری ایک چشمہ بہہ نکلا ایوب اوسمین نہائے اور اوسکا پانی پیا کوئی بیماری اونکے پیٹ مین باقی نہ تہی مگر بالکل دور ہوگئی اور ایک حلّہ فاخرہ اونکو پہنا دیا یہ چشمہ بلاد نوی مین مشہور ہے مسجد مین ایک پتہر تہا یہ اوسکے پاس جاکر کہا کرتے تہے اللھم ان کان ھذا من رضاك فشدّدہ وان کان من سخطك فاغفر جب یہ بلا اونکی دور ہوگئی اپنے گہر سے نکلکر باہر بیٹہے بی بی نے اونکو تلاش کیا بستر پر نپایا وہ متفکر و پریشان ہوکر رونے لگین اور ایوب علیہ السلام اونکی طرف دیکہتے تہے کہ اتنے مین نگاہ اونکی ایک مرد پر پڑی اور ہیبت سے پوچہہ نہ سکین کہ تو کون ہے جب قریب ایوب کے آئین کہا ای کنیز خدا تو کیا چاہتی ہے انہون نے روکر کہا ای بندہ خدا وہ مبتلا جو اسجگہ تہا شاید اوسکو کوئی گرگ لے گیا فرمایا ویحك انا ایوب انہون نے کہا اللہ سے ڈر مجہسے مسخرہ پن نہ کر فرمایا تو بہلا ایوب کو دیکہیگی تو پہچان لیگی کہا ہان بہلا مین اوسکو نہ پہچانونگی ایوب علیہ السلام نے تبسم کیا اور کہا مین ایوب ہون اونکی ہنسی کو پہچان کر معانقہ کیا ابن عباس کہتے ہین واللہ وہ معانقہ سے علحدہ نہوئی تہی کہ اللہ نے سارا مال اور اولاد جو لے لی تہی پہیر دی فذلك قولہ تعالی وآتیناہ اھلہ ومثلھم معھم کہتے ہین یہ ابتلا اٹہارہ برس تک لگا تار رہا پہر اللہ نے اونپر ملخ زر کو برسایا اور اولاد کو بعینہا زندہ کردیا اور آتنی ہی اولاد اور دی انکی ۳۷ یا ۹۵ برس کی عمر ہوئی یا دو صد و بست سال کی پہر اوسی مکان ابتلا مین مدفون ہوئے

محنت شعیب علیہ السلام یہ اولاد مدین بن ابراہیم علیہ السلام مین تہے انکی مان

بکیل دختر لوط علیہ السلام ہین یہ طرف اہل مدین و اصحاب ایکہ کے بہیجی گئی تہی ایکہ کہتی ہین گہنے درختون کو یہ عربی بولتے تہے اور نابینا تہے پہر آخر عمر مین بینا ہو گئے انکی قوم کافر تہی زمین مدین درمیان زمین مصر و زمین شام کے ہے جب انکے کہنے سے وہ نقص کیل و وزن سے باز نہ آئے اور رہزنی ترک نہ کی تو اللہ نے انکی دعا سے اونکو رجفہ یعنی زلزلہ سے ہلاک کر دیا اور ہوای گرم سے جلکر خاکستر ہو گئی وذلک قولہ تعالیٰ واخذہم عذاب یوم الظلۃ

محنت موسیٰ کلیم علیہ السلام یہ یعقوب علیہ السلام کے پروتے تہے انکا قصہ ہمراہ فرعون کے قرآن مجید مین آیا ہے اوسوقت فرعون مصر ولید بن مصعب تہا عمالقہ مین سے عمالقہ اولاد سام بن نوح ہین پہلی محنت انپر یہ آئی تہی کہ انکی مان نے انکو خوف قتل سے ایک تابوت مین رکہکر نہر مین ڈالدیا تہا وہ تابوت آسیہ زن فرعون کے ہاتہہ لگا پہر دوسری محنت یہ آئی کہ قبطی انکے ہاتہہ پر ہلاک ہوا اور یہ خوف فرعون سے بہاگ کر مدین مین آئے تیسری محنت مقابلہ فرعون کی تہی چوتہی محنت سرگردانی تیہ کی چالیس سال تک پانچوین محنت مقاتلہ جبارین کی یہ سارا قصہ قرآن پاک مین آیا ہے اور قرمانی بلین اور بقیہ کتب سیر و تفاسیر مین بہی مرقوم ہے چہٹی محنت بغاوت قارون ابن عم موسیٰ کے ساتہہ موسیٰ علیہ السلام کے تہی ساتوین محنت اتہام قتل ہارون کی موسیٰ علیہما السلام پر تہی ٭

محنت یونس بن متی علیہ السلام انکو ذوالنون کہتے ہین یہ طرف اہل نینوی کے بہیجے گئے تہے یہ شہر سامنے موصل کے ہے دونون کے بیچ مین دجلہ ہے اوس جگہہ کے لوگ بت پرست تہے یونس علیہ السلام نے نوسال تک اونکو دعوت کی وہ ایمان نہ لائے یہانتک کہ یونس علیہ السلام نے وعدہ عذاب کا دیا اور خود مع زوجہ و ولد وہان سے خروج کیا جب قوم نے نزول عذاب دیکہا تو ایمان لے آئے یونس علیہ السلام جب کنارۂ دجلہ پر پہنچے اپنے بڑے فرزند کو دریا پار کر آئے پہر فرزند خرد لیکر چلے جب وسط دجلہ مین پہنچے پانی زیادہ ہو گیا لڑکا ڈوب گیا اور دوسرے لڑکے کو جو پہلے پار ہو چکا تہا بہیڑیا اوٹہا لے گیا

جب پھر کر آئے بی بی کو نہ پایا گریان بریان ساحل دریا پر آئے ایک کشتی آتی تھی اوسکو اشارہ کیا اونھون نے رحم کہا کر انکو ناؤ مین بٹھالیا تھوڑی دور پر آندھی چلی قریب تھا کہ ناؤ ڈوب جائے کشتی والون نے کہا اس کشتی مین کوئی خطاوار ہے یونس نے کہا اس ناؤ مین ایک غلام ہے جو اپنے رب سے بھاگا ہے تم جب تک اوسکو دریا مین نہ ڈالوگے ناؤ نہ ٹھیریگی چنانچہ قرعہ ڈالا انھین کا نام نکلا آخر انکو دریا مین پھینکدیا ایک مچھلی نے جو کہ بلاد ہند سے آئی تھی انکو نگل لیا یہ اندر تین ظلمات کے رہے یہ واقعہ وقت شب کے ہوا پھر جب انھون نے اللہ پاک کو پکارا اور لا الہ الا انت سبحنک انی کنت من الظالمین کہا تب انکو شکم ماہی سے رہائی ہوئی یہ دعا واسطے رفع ہر بلا کے اب بھی حکم اکسیر اعظم کا رکھتی ہے اسکی خاصیت کتاب الدر المنظم والدر المنیر مین مفصل لکھی ہے اللہ نے فرمایا ہے ونجیناہ من الغم وکذلک ننجی المؤمنین انکا قصہ قرآن پاک مین آیا ہے

محنت داود علیہ السلام انسے ایک لغزش ہوگئی تھی اوسپر اللہ نے عتاب کیا یہ تئیس برس تک روتے رہے یہانتک کہ اللہ نے اونکی توبہ قبول کی ❖

محنت سلیمان علیہ السلام انسے ملک انکا سلب ہوگیا تھا چودہ دن تک بیکار رہے سبب زوال مین اختلاف ہے ایک بار انھون نے یہ چاہا کہ مجکو ایک دن دہر مین سے کدر سے صاف ملجائے جنات کو حکم دیا کہ ایک محل طیار کرین جب محل بنگیا مخفی طور پر اوسکے اندر گئے ایک جوان کو پایا کہا تو بے حکم و اجازت کے کس طرح اس گہر مین آیا اوسنے کہا مجکو میرے رب نے حکم دیا ہے کہ مین اس گہر مین داخل ہون معلوم ہوا کہ وہ ملک الموت ہین کہا سبحان اللہ طلبت یوماً فی الدنیا الصفا فقیل لی طلبت شیئاً لم یخلق فی الدنیا ملک الموت نے اونسے کہا تمہاری عمر ایک ساعت رہگئی ہے انتہا معلوم ہوا کہ دنیا مین کسیکو کوئی دن صاف کدر سے میسر نہین ہو سکتا ہے

از دہر جفا پیشہ وفائی نتوان یافت	درز گردش ایام صفائی نتوان یافت
زخم دل مجروح جگر سوختگان را	سازندہ تر از صبر دوائی نتوان یافت

محنت بنی اسرائیل انمین جب احداث و بدعات کی کثرت ہوئی اور انھون نے

اپنے انبیاء کی اطاعت نہ کی اور تائب الی اللہ نہوئے تو اللہ نے بخت نصر کو اونپر مسلط کر دیا اوسنے بیت المقدس مین آکر قتل کیا بنی اسرائیل کو فنا کر دیا حالانکہ پہلے چالیس ہزار علماء بنی اسرائیل قاریان توریت کو جو مقدم فی العلم تھے قتل کر چکا تھا پھر شہر کو ویران کر دیا سارا مال لوٹ لیا اور ستر ہزار اطفال قید کر کے ملوک مین تقسیم کر دئے ۵

درین ہستی کہ یابد نیستی زود ۔۔۔ نباید شد بہ ہست و نیست خوشنود
چشاند آب و بر آتش نشاند ۔۔۔ بہ بخشد چیز وانگہ واستاند
دہد بستاند و عارے ندارد ۔۔۔ بجز داد و ستد کارے ندارد

ذراری انبیاء علیہم السلام حصہ مین بخت نصر کے آئے سات ہزار اہل بیت داؤد علیہ السلام قید کر لئے گیارہ ہزار سبط یوسف و بنیامین سے تھے آٹھہ ہزار سبط شمعون سے تھے وقس علی ہذا اساری اولاد یعقوب کی تین حصے کئے ایک ثلث کو شام مین باقی رکھا ایک ثلث کو قید کیا ایک ثلث کو قتل کر ڈالا دانیال پیغمبر اسیکے وقت مین تھے مجوس نے اونپر حسد کیا تھا اور اونکا ہلاک کرنا چاہا مگر اللہ نے بچا دیا +

محنت زکریا علیہ السلام انہون نے جب سُنا کہ یحیی قتل کئے گئے تو یہ بھاگ گئے ایک جنگل مین گئے جہان بہت درخت تھے ایک درخت نے پکار کر کہا ای نبی اللہ ادہر آؤ وہ شق ہو گیا یہہ اوسکے اندر جا چھپے وہ منطبق ہو گیا ابلیس نے ایک کونا انکی چادر کا داب رکھا وہ درخت سے باہر نکلا رہ گیا بنی اسرائیل آئے کہا ای راعی تو نے کوئی شخص اس صورت کا دیکھا ہے کہا ہان اس درخت پر جادو کر کے اوسکے اندر گھس گیا ہے اونہون نے اوس درخت کو آرہ سے دو ٹکڑے کیا جب منشار سر پر زکریا کے پہنچا چاہا کہ آہ کرین اللہ نے وحی کی کہ اگر تو نے دم مارا تو تیرا نام دیوان انبیاء سے ساقط کر دیا جائیگا اونہون نے صبر کیا یہانتک کہ دو پارہ ہو گئے ۵

تخم وفای و مہر درین کہنہ کشت زار ۔۔۔ آنگہ عیان شود کہ شود موسم درو

محنت یحیی علیہ السلام بنی اسرائیل مین ایک پادشاہ تہا اجب نام وہ انکی تعظیم کرتا تہا اور بے انکے حکم کے کچہہ کام نکرتا وہ اپنی دختر زن پر عاشق ہوگیا انسے مشورہ لیا انہون نے منع کیا مادر دختر ایک زن کافرہ تہی انبیا کو قتل کراتی اوسکے جی مین انکا کینہ بیٹہہ گیا وہ تاک مین رہی ایک دن پادشاہ کو نشہ شراب مین پاکر اپنی دختر کو انواع زیور و عطر و زینت سے آراستہ کر کے نزدیک اوسکے مجلس بادہ خواری مین بہیجدیا پادشاہ نے اوسکا قصد کیا اوسنے کہا میرا سوال پورا کرو تو مانون کہا مانگ کہا یحیی کا سر کاٹ کر طشت مین لاؤ پادشاہ نے کہا تو نے بڑی چیز مانگی کچہہ اور مانگ کہا بس یہی ناچار ایک آدمی روانہ کیا یحیی اندر محراب داود علیہ السلام کے کہڑے نماز پڑہتے تہے اوسنے جاکر ضرب لگائی اور سر کاٹ کے لایا وہ سر باتین کرتا تہا یہانتک کہ سامنے بادشاہ کے لاکر رکہدیا وہ یہی کہتے تہے لا تحل لک بادشاہ نے اپنے گہر مین ایک گہرا گڑہا کہود کر وہ سر دفن کردیا وہان سے خون بہ نکلا اتنا بہا کہ سارا گہر بہر گیا پہر صحن مین بہا پہر گلی کوچے تک پہنچا صبح کو حکم دیا کہ اوس خون پر خاک ڈالدین وہ خاک کے اوپر آگیا یہانتک طغیانی ہوئی کہ فصیل شہر تک پہنچا اور جوش مین تہا آخر اللہ تعالی نے بادشاہ اور اوس دختر و زن اور اونکے توابع کو براہ عقوبت خسف کردیا

تو ہم شب را بسر کے می بری ای شمع کم فرصت	گرفتم سوختی پروانۂ آتش بجانی را

کہتے ہین فرشتون نے کہا ای رب یحیی تو بیگناہ تہے بلکہ کبہی گناہ کا ارادہ تک بہی نہ کیا تہا فرمایا لکنہ احبنی وانا افعل بمن یحبنی ھکذا پہر خردوش بادشاہ بابل نے چڑہائی کر کے بیت المقدس کو ویران کردیا اور بنی اسرائیل کو نہایت ذلت و احتقار کے ساتہہ قتل کر ڈالا ستر ہزار آدمی عوض یحیی کے مارے گئے اسی طرح ستر ہزار نفر عوض امام حسین علیہ السلام کے مقتول ہوئے و ذلک جزاء الظالمین

اگرچہ حاکم تو جاری ست در جہانداری مناز گرچہ کیست ہمچو غنچہ خندان ست	جفا مکن کہ نہ کاری ست مردم آزاری کہ ہست دیدۂ مظلوم ابر آزاری

محنت عیسی بن مریم علیہما السلام یہ پاپیادہ پہرتے کوئی گہر حرفہ صلیبہ متاع اثاث اسباب ثیاب نرکہتے تہے سیاحت کرتے جہان سورج ڈوب جاتا وہین پڑ رہتے یہود نے چاہا کہ اونکو مار ڈالین اللہ تعالی نے جبریل علیہ السلام کو بہیجکر اونکو ایک روزن سے جو اندر گہر کے تہا طرف آسمان کے اوٹہالیا جب گہر کا محاصرہ کیا ایک شخص شبیہ عیسی بنگیا اوسکو پکڑ کر سولی پر چڑہا دیا مریم علیہا السلام کا انتقال بعد عیسی اکے ہوا اور بعض نے کہا قبل رفع عیسی کے حدیث مین خبر دی ہے کہ عیسی آخر زمان مین آسمان سے اوترکر دجال کو قتل کرینگے صلیب کو توڑینگے انکا نزول دمشق کے منارہ سفید کے اوپر سے ہوگا ÷

محنت جرجیس علیہ السلام یہ اہل فلسطین مین سے تہے انہون نے بعض حواریین کو پایا تہا کسائی نے کہا یہ نبی نہ تہے بلکہ ایک عابد مستجاب الدعوۃ اور تاجر مالدار تہے بادشاہ موصل ایک جبار سرکش عابد صنم تہا اوس بت کو افلون کہتے تہے جو کوئی اوسکو سجدہ نکرتا اوسکو آگ مین ڈالدیتا انہون نے موصل مین آکر اوس سے کہا ایہا الجبار العاتی اتق اللہ ولا تتخذ معہ الہا آخر بادشاہ مارے غصہ کے اپنے جامہ سے باہر ہوگیا ایک چوب کہڑی کی اوس سے انکو باندہا پہر شانہ آہنی سے انکی کہال و گوشت کو چہیلا اوسپر نمک و سرکہ چہڑکا اور لوہے کی کیلین آگ مین گرم کرکے سر مین ٹہوکین جس سے دماغ بہہ نکلا اور سولی پر رکہکر دہوپ مین لٹکایا انکو کچہہ الم اور وجع نہوا رات کو فرشتے نے آکر انکے بدن پر ہاتہہ پہیرا یہ پہر ویسے ہی ہوگئے صبحکو سامنے بادشاہ کے آکہڑے ہوئے اور کہا ایمان لا اوسنے کہا تو بڑا جادوگر نکلا کہا نہین بلکہ اللہ نے مجکو زندہ کردیا تاکہ تجپر حجت قائم ہوجائے تب تو اوسنے انکو آگ مین جلا کر خاکستر کردیا اور راکہہ دریا مین ڈالدی اللہ نے اوس رماد کو پہر جمع کرکے انکو زندہ کردیا یہ پہر پاس بادشاہ کے پہنچے اور دعوت الی اللہ کی بادشاہ کو خوف اپنی جان و ملک کا ہوا حکم دیا کہ زمین پر لٹا کر چار آہنی میخون سے ٹہونک دو اور ہاتہہ پاؤن باندہ کر ایک ستون سنگ سینہ پر رکہو چنانچہ ایسا ہی کیا

رات کو پہر یہ اوٹھہ کہڑے ہوئے اور صبح کو پاس پادشاہ کے پہنچے وہ حیران رہگیا ایک مرد نے جلسار ملک مین سے کہا ای جرجیس تم یہ کہتے ہو کہ تمہارا معبود مارتا جلاتا ہے بہلا ان قبرون کے مردونکو تو وہ زندہ کردے وہان چند قبرین تہین انہون نے دعا کی وہ پہٹ گئین اونمین سے ستر آدمی خاک جہاڑتے ہوئے اوٹھہ کہڑے ہوئے جلسار نے کہا اشہد ان لا اله الا الله اونمین پانچ عورتین تین بچے باقی مرد تہے ایک بوڑہا آدمی بہی تہا اوس سے پوچہا تجکو مرے ہوئے کتنی مدت ہوئی کہا چارسو برس پہر وہ لوگ بدستور سو رہے یہ ماجرا زمانہ فترت مین ہوا پہر آگ اوتری اوسنے سارے شہر کو جلا دیا ؛

محنت شمسون علیہ السلام یہ ایک شخص صالح تہے بنی اسرائیل مین انکو انجیل حفظ تہی انکے گاؤن والے بت پوجتے تہے یہ تنہا اونسے لڑتے بڑے قوی صاحب بطش شدید تہے ایک ہزار شہر پر جہاد کیا پہر انکو انکی بی بی سے کہکر باندہا اور ناک کاٹ ڈالی آنکھون مین سلائی پہیری اور ایک ستون پر لٹکایا لوگ تماشا دیکہتے تہے اونہون نے طرف آسمان کے سر اوٹھا کر دعا کی اللہ نے انکو تندرست کر دیا بینا ہو گئے وہ شہر ستونون پر بستا تہا اللہ نے کہا تم دو ستون انمین سے کہینچ لو انہون نے دو عمود کہینچے سارا شہر اونده گیا سب دب کر مر گئے انکی جورو بہی اونہین کے ساتھہ ہلاک ہو گئی ۵

که در زمانه نبی اعتبار طرح ستم	خیال بست که خود عبرت زمانه نشد

محنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت کے محن کا احوال کتب سیر و غزوات مین ابتداء بعثت سے تا وفات تفصیل وار لکہا ہے جس دن سے مبعوث ہوئے تا آخر حیات سارا زمانہ تحمل اذی و محن مین گزرا یہ محن ہر طرح کے تہے نفس و مال و اولاد و اصحاب و اہل بیت وغیرہم کے الغرض نوع بشر مصداق اس خبر کی ہے ولقد خلقنا الانسان فی کبد دنیا مین کوئی بشر ایسا نہین ہے کہ جسکو کچہہ نہ کچہہ تکلیف نہ پہنچی ہو خصوصاً انبیاء و مرسلین و طوائف مومنین و مسلمین پہر جو شخص یہ اندیشہ کرے کہ مین دنیا مین آرام سے بسر کرون

مجکو کوئی ایذا نہ پہنچی اور کوئی درد والم نہ ستا سکے تو وہ جاہل ہے انسان کبھی ہموم وغموم واسقام
والام واحزان سے خالی نہین ہوتا ہے روز ولادت سے تا وفات جو احوال اوسپر گزرتے
ہین اگر اونمین تامل کرے تو معلوم کرلے کہ یہ تمنا محض ہوس ہے اللہ تعالی خالق عباد
وافعال عباد وفعال مایرید ہے اوسکی قضا کا کوئی رد کرنے والا اور اوسکے حکم کا کوئی پیچھے
ڈالنے والا نہین ہے اہل ایمان ہر بلا ومصیبت پر صبر جمیل کرکے اجر جزیل حاصل کرتے
ہین اور کفار جزع وفزع کرکے عاقبت وبیل ہول لیتے ہین بلکہ عرفا باللہ ہمیشہ مصیبت
پر شاکر ہوتے ہین اور نعمت پر صابر کیونکہ وہ جانتے ہین کہ الدنیا سجن المومن
وجنۃ الکافر چند روز کی تکالیف والم پر جب دولت پائدار وراحت جاوید ملے تو وہ شخص بڑا
احمق ہے جو کہ پھر مصائب وآفات پر تصبر نکرے ہان قبل اسکے کہ بلا مین مبتلا ہو یا کسی
آفت مین گرفتار ہو جائے تو اللہ پاک سے ضرور استغاثہ واسطے اوسکی دفع کے کرے
کیونکہ اللہ ورسول نے ہمکو یہ کام تعلیم کیا ہے اور وعدہ کشف غمہ کا فرمایا ہے ربنا
اکشف عنا العذاب انا موسنون اللہم یا ارحم الراحمین نسألك العفو والعافیۃ
فی الدنیا والدین

باب بیان مین محن خلفا واہل بیت وائمہ اسلام کے

پہلے خلیفہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہین مکہ ومدینہ مین جتنے محن حضرت پر آئے یہ سب
مین شریک حال رسالت رہے یہانتک کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ وہ صاحب فی الغار تھے پھر
محنت قتال اہل ردت پیش آئی اوسمین بھی ثابت قدم رہے پھر عمر فاروق خلیفہ ہوئے
اونکو ابولولو غلام مغیرہ نے خنجر دودم سے تین زخم مارے یہ غلام مجوسی تھا یہ زخم کتف وخاصرہ
مین لگا تھا شہید ہوگئے پھر عثمان رضی اللہ عنہ کو اندر گھر کے محاصرہ کرکے قتل کر ڈالا یہ
انکی محنت تھی پھر علی مرتضی کو ابن ملجم لعین نے اندر نماز کے زخمی کیا وہ اس محنت مین

شہید ہوئے قصۂ شہادت خلفاء ثلثہ کا قرمانی نے لکھا ہے اور بعض نے کہا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ زہر سے مار ےگئے ؎

محنت امام حسن علیہ السلام انکو انکی بی بی جعدہ بنت اشعث نے زہر دیکر مارا یزید نے اوس سے وعدہ نکاح کا کیا تہا بعد وفات کے جب سوال نکاح کیا تو یزید نے کہا انا لم نکن نرضاک للحسن افنرضاک لانفسنا وہ خسر الدنیا والآخرۃ ہوگئی

محنت امام حسین علیہ السلام انکا قصہ پُر غصہ ایک دفتر ہے جسکا خلاصہ کتاب سر الشہادتین مین لکھا ہے یہ کربلا مین ہاتہہ سے لشکر یزید پلید کے مع ہمراہیان شہید ہوئے انکے قتلہ وہی لوگ تہے جو آپکو مسلمان کہتے تہے جب نام کے مسلمان اولاد فاطمہ رضی بضعۂ رسول سے اسطرح پیش آئے حالانکہ اونکا زمانہ عہد نبوت سے بغایت قریب تہا توبقیہ نسل امام حسین علیہ السلام کو اگر ہاتہہ سے ایسے مسلمانون کے ہر زمانہ مین تکلیف پہنچی تو کیا بعید ہے ۵

اترجو امۃ قتلت حسینا		شفاعۃ جدہ یوم الحساب	

لکن اللہ تعالی نے بعد شہادت امام حسین علیہ السلام کے بہت جلد انتقام لیا بعد شش ماہ کے یزید مرگیا اور ستر ہزار آدمی جو اوس معرکۂ کربلا مین شریک یا راضی بقتل تہے مار ےگئے اور نزدیک اکثر اہل علم کے یزید مستحق لعنت ٹہیرا ۵

کہ کرد در ہمہ عالم کمان ظلم بزہ		کہ تیر لعنت جاوید را نشانہ نشد	

محنت امام علی بن حسین علیہما السلام یہ سنہ ۹۴ ہجری مین بعمر ۵۷ سال مسموم مرے انکو ولید بن عبد الملک نے زہر دلواکر مار ڈالا ؎

محنت امام محمد بن علی باقر علیہ السلام انکی وفات سنہ ایک سو سترہ مین بعمر ۵۸ سال ہوئی یہ زمانہ ابراہیم بن ولید مین مسموم مرے ؎

محنت امام جعفر بن محمد صادق علیہ السلام انکی وفات سنہ ۱

مین بعمر ۴۶ سال ہوئی یہ زمانہ منصور مین مسموم مرے و دفن بالبقیع فی القبر الذی دفن فیہ ابوہ وجدہ وعم جدہ فللہ درہ من قبلہم ما اکرمہ و اشرفہ ائمہ اہل بیت مین اکثر اہل بلا گزرے ہین ہر زمانہ مین اونکے سر پر طرف سے ملوک کے ابر محنت برسا کیا کوئی قتل ہوا کوئی محبوس رہا کسیکو زہر دیا گیا کوئی شہر سے نکالا گیا ظلمہ فجرہ نے اپنی سلطنت کے لئے صدہا مصائب اونپر ڈالے انا للہ ؎

رسانداز پی یک سود صد زیان بکسے	ستیزہ کاری بیداد گر نگر کہ بجسل

محنت حمزہ عم رسول اللہ صلعم انکو وحشی بن حرب حبشی غلام جبیر بن مطعم نے بطمع آزادی خود قتل کیا تہا جب اسلام لائے تو حضرت نے فرمایا یا وحشی غیّب عنی وجھک فلا اراک معلوم نہین کہ سند اسکی کیسی ہے بہر حال حمزہ سید الشہدا ہین لسان نبی آخر الزمان پر رضی اللہ عنہ ؎

وحشی بگو کہ از تو چہ تقصیر آمدہ ست	بے لطفئ بحال تو دیدم کہ سوختم

ف خلفاء بنی اُمیّہ دو طرح پر ہین ایک وہ جو شام مین تہے یہ چودہ نفر ہین مدت انکے خلافت کی کچھ اوپر اسّی برس تہی یعنی ہزار شہر اول خلفاء انکے معاویہ بن ابی سفیان ہین رضی اللہ عنہ انکے پاس کچھ موی مبارک نبوی تہے اور کچھ ناخن تراشیدہ مرتے وقت وصیت کی کہ منہہ اور آنکہو مین اونکو رکہدین اور ثوب رسول خدا صلعم مین دفن کر دین پہر کہا افعلوا ذلک دخلوا بینی وبین ارحم الراحمین ہمکو انپر خفا ہونا نچاہیے من عمل صالحا فلنفسہ ومن اساء فعلیہا یہ صحابی اور خسر پورہ آنحضرت صلعم تہے رتبہ صحابیت فوق جمیع مراتب فضیلت ہے اس رتبہ کا حفظ کرنا علامت صحت ایمان ہے وللہ الحمد ؛

محنت عبد اللہ بن زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ انکے باپ عشرہ مبشرہ مین تہے انکی مان اسماء صاحبزادی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہین حجاج بن یوسف نے بحکم عبد الملک بن مروان چالیس ہزار نفر کے ساتہہ انپر چڑہائی کی اور مکہ معظمہ کا

محاصرہ کرلیا چار ماہ تک اونپر منجنیق برسائی یہانتک کہ یہ شہید ہوئے انکا سر کاٹ کر پاس عبدالملک کے بہیجا اور انکو سولی پر چڑہایا اور سرنگون لٹکایا پہر انکی مان کے پاس آکر تعزیت کی اونہون نے کہا لقد افسدت علیہ دنیاہ وافسد علیک آخرتک ولا ضیر ان اللہ اکرمہ علی یدیک وقد اھدی رأس یحیی بن زکریا الی بغیۃ من بغایا بنی اسرائیل پہر بعد ایکسال کے دفن ہوئے یہ حق پر تہے اور مخالف انکا باطل پر انکی جان اللہ کی راہ مین اللہ کے گہر مین گئی

گر نثار قدم یار گرامی نکنم	گوہر جان بچہ کار دگرم باز آید

محنت ایام ولید بن عبدالملک اسکے زمانہ مین طاعون جارف آیا مدت قلیل مین تین لاکہہ آدمی مر گئے اوسی سال حجاج بہی مرا ولید بڑا جبار ظالم تہا حبب اوسکو قبر مین رکہا زمین کو اپنے پاؤن سے ٹہوکر مارتا تہا اور اوسکے دونون ہاتہہ اوسکی گردن سے بندہ گئے نسئال اللہ العافیۃ ونسئالہ خاتمۃ الخیر ۵

ای شاہ چہ گوئی چو بپرسند از تو	جای کہ بہ ترسی و نترسند از تو

محنت ولید بن یزید بن عبدالملک صاحب کوکب الملک نے کہا ہے کہ وہ اسبلا مین مبتلا تہا اقل بلیہ یہ تہا کہ ناف سے بول کرتا تہا کثرت فسق سے لوگ اوسکو دشمن رکہنے لگے اہل دمشق نے اوسکے معزول کرنے پر اتفاق کیا اوسکے ابن عم یزید ناقص کو بلاکر ولید کے گہر کا محاصرہ کیا اور بہت بری طرح اوسکو قتل کرکے سر اوسکا اعلی فصیل شہر پر لٹکادیا ؛

محنت ابراہیم بن ولید مذکور جب سفاح نے بنی امیہ کو قتل کیا تو یہ بہی مارا گیا تیرہ ۱۳ شب خلیفہ رہا بس بس ۵

کوکب بخت مرا ہیچ منجم نشناخت	یارب از مادر گیتی بچہ طالع زادم

محنت مروان حمار آخر خلفاء شامیہ بنی امیہ اسکے وقت مین سفاح ظاہر ہوا اوسنے بنی امیہ کو جابجا قتل کیا یہانتک کہ مروان کو بہی قتل کیا پہر بقیہ اسیف

اونکی طرف بلاد مغرب کے نکل گئے عبدالرحمن بن معاویہ پہلا خلیفہ انکا اندلس مین ہوا تاریخ وانی مین انکی تصویر ہے طویل خفیف العارضین نحیف آدمی تھا +

محنت سلیمان بن ابی الحکم ملقب بمستعین باللہ جیران مقامری نے چڑہائی کرکے انکو قید کرلیا پہر مع پسر و برادر قتل کرڈالا پہر ہشام بن محمد ملقب بمقتدر باللہ پر خلافت بنی اُمیہ کی بلاد اندلس مین ختم ہوگئی وکان امر اللہ قدراً مقدوراً ۵

خرقہ پوشان دگر مست گزشتند و لے	قصۂ ماست کہ بر ہر سر بازار بماند

ف انکے بعد خلفاء عباسیہ ہوئے یہ عراق مین تھے ۳۷ خلیفہ ہوئے پانسو چھبیس برس انکی خلافت رہی یہ قسم اول خلفاء ہے دوسری قسم کے وہ خلفاء ہین جنہون نے مصر مین اقامت کی یہ پندرہ خلیفہ تھے مدت انکی دوسو چھپن و نصف سال ہوئی خلیفہ اول عراق عبداللہ سفاح تھے پروتے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے انہون نے ساری قبور خلفاء بنی اُمیہ کہود کر استخوان اونکے آگ مین جلادئے اور گوشت کتون کو کہلایا اور جستجو کرکے ایک ایک کو قتل کرڈالا انکے بعد ابوجعفر منصور نے بغداد آباد کیا پہر محمد مہدی خلیفہ ہوئے وہ مسموم مار گئے پہر ہادی خلیفہ ہوئے اونکو بہی زہر دیکر مارا پہر محمد امین خلیفہ ہوئے اونکو ایک قوم عجم نے وقت شب کے تلوار سے ذبح کیا اور پشت سے سر تک چیر ڈالا اور سر کو ایک دیوار باغ پر لٹکادیا اور جسد کو ایک رسی سے باندہکر او گہسیٹ کر پہینکدیا انکی مان زبیدہ تہین

محنت متوکل علی اللہ ترک انسے منحرف ہوگئے اور قتل کرنے پر اتفاق کیا چنانچہ جوف شب مین پانچ نفر مجلس لہو مین گہس آئے اور اونکو مع اونکے وزیر فتح بن خاقان کے قتل کرڈالا یہ واقعہ ۲۴۷ھ مین ہوا +

محنت مستعین باللہ انہون نے خود آپکو خلع کرکے معتز بن متوکل کو خلیفہ کردیا ۲۵۲ھ شہر واسط مین مقید کرکے رکہے گئے پہر معتز نے اونکو قتل کروا ڈالا ۵

برنہ خیزم ز سر کوی تو تا جان دارم	ور رسد کاری بجان از سر جان برخیزم

محنت مہتدی باللہ انکو جب بمقابلہ اتراک شکست ہوئی تو پکڑکر انکے خصیے ملدیئے یہانتک کہ مرگئے +

محنت معتمد علی اللہ یہ زہر سے مارے گئے یا خواب مین انکو اندر ابساط کے گھونٹ کر مارڈالا انکی موت ناگہان ہوئی +

محنت قاہر باللہ انکو انکے وزیر ابن مقلة نے قبض وحبس وخلع کرکے آنکھوں مین گرم سلائی پہیر دی جس سے آنکھین رخساروں پر بہہ گئین یہ حرکت سب سے پہلے انہین کے ساتھہ کی گئی یہ واقعہ ۳۲۲ھ مین ہوا مسعودی نے اخبار الزمان مین کہا ہے کہ ان القاہر اخذ وعذب بانواع العذاب بعد ما خلع وسمرت عيناه **حکایت** ایک شخص نے کہا مینے جامع منصوری بغداد مین ایک نابینا کو دیکھا کہ ایک پرانا جبہ پہنے ہوئے تہا جسکا ابرہ نہ تہا فقط استر باقی رہگیا تہا وہ کہتا تہا ای لوگو مجکو صدقہ دو کل مین امیر المومنین تہا آج مین منجملہ فقراء مسلمین کے ہون مینے پوچہا یہ کون ہے کہا قاہر باللہ و فی ہذہ الحکایة اعظم عبرة لمن اعتبر نعوذ باللہ من سخطہ وزوال نعمہ خلیفہ راضی باللہ نے کیا خوب کہا ہے ؎

کل صفو الی کدر	کل امر الی حذر
ومصیر الشباب	للموت فیه والکبر
درّ درّ المشیب من	واعظ ینذر البشر
ایها الامل الذی	تاه فی الجهل والغرر
این من کان قبلنا	ذهب الشخص والاثر
ربّ فاغفر خطیئتی	انت یا خیر من غفر

محنت متقی باللہ جب اتراک بغداد پر مستولی ہو گئے تو انکو خلع کرکے انکی آنکھوں مین سلائی پہیری پہر پچیس برس تک قید رہکر مر گئے +

محنت مستکفی باللہ انکو معز الدولہ بن بویہ نے تخت پر سے کھینچکر گلے مین عمامہ ڈالکر زمین پر گھسیٹا پھر معزول و نابینا کر کے قید رکھا بغداد مین تین خلیفہ نابینا جمع ہو گئے ؛

محنت مقتدی بامر اللہ سلطان ملک شاہ سلجوقی نے انسے کہا تم بغداد کو میرے لئے چھوڑ دو اور جس شہر مین چاہو چلے جاؤ انہون نے مہلت ایک ماہ کی مانگی نہ دی یہانتک کہ شمس النہار اونکی کنیز نے اونکو زہر دیکر مار ڈالا ؛

محنت مسترشد باللہ انکو سترہ نفر باطنیہ نے جمع ہو کر اندر خیمہ کے مع ایک جماعت کے مار ڈالا یہ مراغہ مین سنہ ۵۲۹ھ مین قتل کئے گئے ؛

محنت مستعصم باللہ یہ آخر خلفاء عباسیہ عراق ہین انکا وزیر مؤید الدین علقمی رافضی تہا اوسکے اشارہ سے تتار نے بغداد پر چڑہائی کی ایسا حادثہ ابتداء خلق عالم سے اوس وقت تک نہوا تہا وزیر نے خلیفہ کو دہوکا دیا اور پاس ہلاکو کے لیگیا خلیفہ کے دوش پر چادر نبوی اور ہاتہہ مین قضیب تہی ایک جماعت علما و اعیان ہمراہ خلیفہ کے گئے تہے ہلاکو نے خلیفہ کو ایک خیمہ مین تنہا اوتارا پہر وزیر نے بقیہ علما و فقہا کو بلایا جو گروہ آتا جاتا اوسکی گردن ماری جاتی یہانتک کہ جملہ طوائف اہل علم و فقہ قتل کئے گئے ؛

	آسمان کشتی ارباب ہنر می شکند		تکیہ آن بہ کہ برین بحر معلق نکنیم	

پہر بغداد مین قتل عام ہوا چالیس دن تک خونریزی ہوا کی فبلغ القتلی اکثر من الفی الف و ثلثمائۃ الف اس قتل سے کوئی نہ بچا مگر جو اندر چاہ وغیرہ کے چھپ رہا پہر خلیفہ سے چادر و قضیب لیکر ایک طبق نحاس مین رکہکر جلادی اور خاک اوسکی دجلہ مین ڈالدی اور خلیفہ اور اونکے ولد کو ایک خرجی مین رکہکر پیس ڈالا وہ بہوکے پیاسے مار گئے یہ واقعہ ۶۵۹ھ مین روز چہار شنبہ چہار دہم ماہ صفر کو ہوا عمر خلیفہ کی چار ماہ پنجاہ سال تہی پہر بقیہ اولاد خلیفہ کو قتل کیا اور دختران خلیفہ کو قید کر لیا اور بیت الخلافہ سے

قریب ایکھ ارب کے گرفتار ہوئین خاتمہ دولت عباسیہ کا عراق مین ہوکر ملک اونکا زائل ہوگیا
لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار جملہ ایام اونکی خلافت کے ملک عراق مین پانسو
چوبیس برس مین ۵

خلت المنابر ولا سرۃ منھم	فعلیھم حتی الممات سلام

ذہبی کہتے ہین ما اظن ان الخلیفۃ دمر وکانت بلیۃ عظیمۃ لم یصب الاسلام بمثلہا
وزیر علقمی جسنے یہ کام کیا تہا اوسکو بہی طرف سے تتار کے نہایت درجہ کی ذلت وخواری نصیب ہوئی
ہلاکو نے اسکو اپنے سامنے بلاکر بہت کچھہ ملامت وسرزنش اوسکے سوء فعل پر کی پہر اوسکو بہت
بُری طرح قتل کیا والحمد للہ چاہ کندہ را چاہ درپیش کہ کرد کہ نیافت ف دوسری قسم
خلفاء عباسیہ کی وہ ہے جو کہ بعد قتل مستعصم باللہ کے مصر مین مقیم ہوئے یہ پندرہ نفر
ہین انکی مدت خلافت دوسو پچپن ونصف سال تک رہی ۲۵۵ پہلے خلیفہ انکے مستنصر باللہ ہین انکے
بعد حاکم بامر اللہ ہوئے انکے زمانے مین غازان بن ارغون بن ابقا بن ہلاکو نی دمشق پر چڑہائی
کی ایک ملحمہ عظیمہ واقع ہوا تتار نے داخل دمشق ہوکر نہب وسبی وقتل واحراق کیا سارا شہر
ویران کردیا اوس رات خلق عجب حالت مین تہی جسکو اللہ ہی جانتا ہے لوگ بہوکے پیاسے
برہنہ تن سرما مین ہلاک ہوئے فانا للہ وانا الیہ راجعون لکن قلعۂ دمشق لٹنے سی بچگیا

گنج شاہی دہند دونان را سفلہ بر صدر واہل دانش را	۵	بہ ہنر پیشہ نیم نان ندہند بغلط رہ بر آستان ندہند

سنہ ۷۳۶ مین جب مستکفی باللہ خلیفہ تہے سلطان نے خلیفہ کو پکڑکر برج مین قید کیا تہا پہر اونکو
مع اونکی اولاد واہل کے طرف شہر قوص کے نکالدیا یہ سب قریب سو نفر کے تہے یہ اوسی
جگہہ مرگئے انا للہ *

محنت مستعین باللہ مؤید نے انکو خلافت سے اوتار دیا اور لوگون کو منع
کردیا کہ اونکے پاس نجائین وہ تا دم مرگ اسکندریہ مین رہے یہانتک کہ طاعون مین شہید

ہوئے انکے بعد معتضد باللہ خلیفہ ہوئے ایک جماعت اہل طب نے اونکو مختل العقل ٹہیرا کر بارستان مین رکہا یہانتک کہ وہ مرگئے بعد انکے خلیفہ متوکل علی اللہ ہوئے اونپر خلافت عباسیہ مصر کی ختم ہوگئی یہ سب خلفاء نسل ابی جعفر منصور سے تہے عمر و عثمان پسران متوکل مذکور کا وظیفہ خزانہ عثمانیہ سے مقرر ہوگیا وکان امر اللہ قدرا مقدورا بعدہ زمانہ دولت عبیدیین کا آیا یہ فاطمیین کہلاتے تہے ابتدا انکی دولت کی مغرب مین ۲۹۶ھ سے ہوئی پہر ۵۶۷ھ مین منقرض ہوگئی مدت انکے ملک کی دوسو ستر برس ہے یہ چودہ نفر ہین تین مغرب مین گیارہ شام و مصر مین قرمانی رح نے ذکر انکا اسمواسع حوادث روزگار کے کیا ہے یہ آپکو علوی کہتے تہے لیکن کوئی اہل علم اس نسب کا قائل نہ تہا جہال انکو فاطمیین کہنے لگے یہ اصل مین یہودی تہے انہین حاکم بامر اللہ کے وقت مین عجب بلا اہل اسلام پر آئی کہ اوسنے بیحساب اہل علم کو قتل کرڈالا ابواب مساجد پر سب صحابہ لکہے نماز تراویح کا پڑہنا دس برس تک بند کردیا مدارس بناکر علماء و مشائخ جمع کئے پہر اون سب کو قتل کیا اور مکان کو اونپر گرادیا پہر انجام کو وہ بہی قتل کیا گیا وللہ الحمد ۵

اے ظالم از دعای بدامین مشو کہ شب	گریان دعا کنند کہ خون از دعا چکد

ف بعد عبیدیین کی دولت بنی ایوب ملوک مصر و شام کی آئی یہ دس نفر تہے گیارہ مرد ایک عورت یہ دولت ایک شاخ تہی بنی زنگی کی انکا ملک اسی برس رہا یہ لوگ قامع اہل شرک و ازلام تہے وللہ الحمد اول ملک انہین کے صلاح الدین یوسف ملقب بملک ناصر تہے اور آخر ملوک ملک صالح حاجی وبہ انقرضت الدولۃ الترکیۃ پہر مصر و شام مین حکومت چراکسہ کی ہوگئی ابتدا اس دولت کی ۷۸۴ھ سے ہے اور انقراض ۹۲۲ھ مین ہوا مدت ملک ۱۲۸ سال ہے ۲۳ نفر حاکم ہوئے اول ہم الملک الظاہر سیف الدین برقوق پہر سلطان سلیم خان نے مصر لیلیا طومان بائی آخر ملوک چراکسہ مصر طرف بیابان کے بہاگ گیا ایک شیخ عرب اوسکو سامنے سلطان سلیم خان کے پکڑ لایا سلطان نے اوسکو سولی پر چڑہا دیا وبہ انقطعت الچراکسۃ ۵

حشمت ببین و سلطنت گل گستر د
بگذر ز کبر و ناز که بر رید روزگار
بر مهر چرخ و عشوهٔ او اعتماد نیست

فراش باد هر ورقش را بزیر پے
جیب قبای قیصر و طرف کلاه طے
ای وای بر کسے که شد ایمن ز مکر دے

وهذا شان الدنیا فی ابنائها تتقلب بهم و تتحول عنهم فسبحان من لا یزول ملکه

ف خلفاء اسلامیہ کے تین طبقات ہین وہ سب قریش تھے بنسل اسمٰعیل علیہ السلام سے پہلے خلفاء راشدین آخرهم الحسن بن علی رضی اللہ عنہ دوسرے خلفاء امویہ تیسرے خلفاء عباسیہ انکے زمانہ خلافت مین بہت سے ملوک و سلاطین کے طوائف متفرقہ ہو گئے خلیفہ وہ ہوتا ہے جو حق سے لے اور حق مین صرف کرے ملک وہ ہے جو کہ لینے اور صرف کرنے مین کچھ پروا نکرے کہ کہان سے لیا اور کہان دیا سلطان وہ ہے جسکے ماتحت اور پادشاہ ہون اور اقل عسکر اوسکا دس ہزار سوار ہون اور چند ملک کا مالک ہو اور کئی شہر و زمین اوسکے نام کا خطبہ پڑہا جائے ف خلافت محمدیہ علی صاحبها الصلوٰة والتحیہ کا قاعدہ یعنی دار الخلافت زمانہ قتل عثمان رضی اللہ عنہ تک مدینہ منورہ تہا پہر زمانہ علی بن ابیطالب مین کوفہ دار الخلافہ تہا

همسایه چون بسوختن ما رضا نداد | رفتیم و در محلهٔ بیگانه سوختیم

کبہی وہ بصرہ مین بہی جا رہتے تہے یہی حال امام حسنؑ کا تہا قرمانی رحمہ کہتے ہین و سیتحلہا قاعدة لخلافة الامام الخاتم المحمدی المهدی علیه الرضوان فی آخر الزمان پہر زمانہ معاویہ مین دمشق قاعدہ خلافت ہوا اور تا آخر دولت امویہ قائم رہا جب دولت پاس بنی العباس کے آئی سفاح شہر انبار مین رہے پہر منصور نے بغداد بنایا ایام معتصم تک یہی جگہہ دار الخلافت رہی جب معتصم نے سُرّ من رای بنایا تو وہان جا رہا پہر عود خلافت کا بغداد مین تا واقعہ تتار ہوا پہر وہان سے خلافت مصر مین آئی

یوما بحزوی و یوما بالعقیق و | بالعذیب یوما و یوما بالخلیصا

پہلے شہر بخارا قاعدہ سلطنت بنی ساسان ٹہیرا پہر شہر غزنہ زمان محمود بن سبکتگین

مین دار السلطنت ہوا پہر زمان دولت سلجوقیہ مین شہر ہمدان دار الامارۃ قرار پایا پہر زمان ملوک خوارزم شاہیہ مین بلدہ خوارزم ہوا پہر زمان ملک عادل نور الدین شہید مین اول دمشق قرار پایا پہر زمانہ صلاح الدین ایوبی مین مصر ٹہیرا پہر زمان اتراک وچراکسہ مین مصر مقرر رہا پہر زمانہ سلطان سلیم خان سے انتقال قاعدۂ سلطنت کا طرف قسطنطنیہ کے ہوا چنانچہ ابتک اوسی جگہہ ہے ایدّ ہا اللہ وابد ہا فانظر تقلب قواعد الخلافۃ والسلطنۃ من بلد الی بلد بتنقل الزمان والاوان واللہ وارث الارض لارب سواہ ولا نعبد الا ایاہ ؎

سلطنۃ الدہر ہکذا دول	فعز سلطان من بلد اولہا

وللہ در من قال ؎

ما اختلف اللیل والنہار ولا	دارت نجوم السماء فی فلک
الا النقل لسلطان من ملک	قد نال سلطانہ الی ملک
وملک ذی العرش دائم ابدا	لیس بفان ولا بمشترک

ف خلافت بنی طباطبا علویہ حسنیہ ۱۹۹ھ مین ہوئی سات نفر نے حکمرانی کی ہادی محمد پر انقراض ہو گیا دولت طبرستانیہ دو حصہ حسنہ وحسینیہ سے فقط تین نفر نے بنی الحسنؓ سے اور تین نفر نے بنی الحسین سے خلافت کی پس بس مکہ مکرمہ مین آغاز دولت حسینیہ کا ۲۵۱ھ زمانہ مستعین سے ہوا اب شرافت مکہ تحت حکم سلطان قسطنطنیہ ہے ف یمن مین بزمانہ خلیفہ مامون دولت بنی زیاد قائم ہوئی یہ لوگ قامع حزب اشراک والحاد تہے دو سو چار برس تک اونکی سلطنت رہی پہر آل نجاح نے تسلط کیا یہ طریقۂ فاطمیہ پر تہے کچہہ اوپر ایک سو دس برس تک حکمران رہے پہر مہدی حمیری غالب آیا یہ خارجی تہا پہر شرفا زیدی المذہب نے یمن کو لیلیا ۹۵۳ھ سے ابتک وہ باقی تہے اب یمن سائل ملک خاصہ سلطان قسطنطنیہ ہو گیا ہے قرمانی رحمہ نے احوال طوائف ملوک اسلام کا اور ذکر چنگیز خان وتیمور لنگ وسلاطین اسلامیہ

سوم کا تفصیل وار لکھا ہے اور سلطان احمد خان تک ختم کیا ہے اور جو آفات وقتال افراد ملوک
مذکورین پر گزرے اونکو بھی بیان کیا ہے وہ سب حالات عبرت انگیز ہین پھر کہا ہے کل من
ذکرناہ من الملوک والاکابر آباؤہم الزمان الغابر الی ان لم یبق منہم دیار ولا نافخ
نار فابید کلہم وابیر فالحکم للہ العلی الکبیر فکاین من ملک ملک اقطار العالم و
دانت لہ کافۃ الامم وبنوا مشیدا واملوا بعیدا وحسبوا ان لا تبید ہذہ ابدا
اصابہم ریب المنون وحیل بینہم وبین ما یشتہون فاصبحوا مثل طیف خیال
سار کان لم یلبثوا الا ساعۃ من نہار بادوا جمیعا وانقرضوا سریعا فنسیت
اخبارہم ودرست آثارہم فلم یبق لہم حدیث یروی الا تاریخ بینٹل لا یسئل
عما یفعل وہم یسئلون بیدہ ملکوت کل شئ والیہ ترجعون انتہی کسی نے
کیا خوب کہا ہے ؎

ہست درین بادیہ دیو لاخ — خانہ دل تنگ وغم دل فراخ
ہر کہ درین بادیہ با طبع ساخت — چون جگر افسردہ چو زہرہ شگافت
ہر کہ درین خانہ کند خوابگاہ — با سرش از دست رود یا کلاہ

قال اللہ تعالی وکم اہلکنا قبلہم من قرن ہل تحس منہم من احد او تسمع
لہم رکزا الحاصل یہ دار ناپائدار لائق دلبستگی واعتبار کے نہین ہے اس گھر مین کسی کو
زمانہ سازگار نہین ہوا اور نہ ہوتا ہے یہ جگہ اس قابل نہین ہے کہ کوئی عاقل اوسپر معتمد
ہو یا اوسکے حوادث سے ضیق نفس حاصل کرے ؎

دنیا نیرزد آنکہ پریشان کنی دلے — زنہار بد مکن کہ نکرد است عاقلی
دنیا مثال بحر عمیق ست پر نہنگ — آسودہ عارفان کہ گرفتند ساحلی

ولنعم ما قیل ؎

سپہر برشدہ پرویزنی ست خون افشان — کہ ریزہ اش ہمہ سر ہای و تاج جمشید ست

مجوی عیش خوش از دور واژگونہ سپہر | کہ صاف این سر خم جملہ دردی آمیز است

وللہ در القائل ؎

از فتنۂ این زمانۂ شور انگیز | برخیز و بہر جا کہ توانی بگریز
ور پای گریختن نداری باری | دستی زن و در دامن خلوت آمیز

انما الدنیا فناء ؎ لیس للدنیا ثبوت
انما الدنیا کبیت | نسجتہ العنکبوت

اللھم احینا مسلمین وامتنا مومنین ؎

باب بیان مین محن خلفا و سلاطین و اولیا دین کے

شعرانی رحہ نے کتاب منن کبری مین کہا ہے قد حبب لی ان اذکر لک جماعۃ من الصحابۃ والتابعین والخلفاء الراشدین ومن بعدھم الی عصرنا ھذا قتلوا ظلما وعدوانا فضلا عن کونہم اوذوا فی ابدانہم واعراضھم واموالھم لتتاسی بھم انتھی پہر لکہا ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسموم مرے ۲ عمر رضی اللہ عنہ مقتول ہوئے ابولولوہ غلام مغیرہ نے ایک خنجر اونکی کمر مین مارا وہ نماز صبح مین تہے ۳ عثمان رضی اللہ عنہ اپنے گہر مین مصحف کے اندر قرارت کر رہے تہے اونکو گہیر کر پہلے پتہر مارے وہ منبر پر سے بیہوش ہو کر گرے اسیطرح اور لوگون پر اتنے پتہر برسائے کہ وہ مسجد سے باہر نکل گئے تب عثمان کو گہر مین اوٹہا لائے جب مر گئے تو اوسی جامہ خون آلودہ مین بغیر غسل کے دفن کر دیا ۴ علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ مقتول مرے عبدالرحمن بن ملجم نے ایک تلوار زہر آلودہ اونکی پیشانی پر ماری اوسکو پکڑ لیا اور بعد موت علی رض کے قتل کیا

۵ حسن بن علی کو اونکی بی بی نے باغوا ایک جماعت طرفدار معاویہ کے مسموم کیا اوس سے یہ وعدہ تہا کہ معاویہ تجسے نکاح کر لینگے جب اوسنے زہر دیدیا تو نکاح نہ کیا ۶ حسین رضی اللہ عنہ مقتول مرے پہلے تیرون سے زخمی کیا پہر سر کاٹا پہر لاش کو گہوڑون سے روندا اونکے قتل ہونیسے مدینہ مین لوٹ اور کشت وخون ہوا کہتے ہین کہ اوس واقعہ مین دس ہزار نفس مارے گئے اور ایک ہزار عورت بغیر زوج حاملہ ہوگئی اور ایک ہزار کواریان خراب کی گئین ۷ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مکہ مین مقتول ہوئے اونکو حجاج نے مصلوب کیا کئی ماہ تک سولی پر لٹکے رہے اونکے سر کو پہرایا ایک جانب کعبہ کو منجنیق سے ڈہا دیا ۸ امام زین العابدین مقتول مارے گئے اونکا سر مصر مین لائے ۹ اسی طرح زید بن حسین مقتول و مصلوب ہوئے ۱۰ اسیطرح حسن والد سیدہ نفیسہ ۱۱ اسیطرح جعفر صادق ۱۲ اسی طرح محمد باقر ۱۳ اسی طرح موسی کاظم ۱۴ اسیطرح حسن عسکری ۱۵ اسیطرح ابراہیم بن زید جنکے ساتہہ ہوکر امام مالک لڑے تہے انکا سر مصر مین لایا گیا اور بعد تجربیس کے خارج مطریہ دفن ہوا ۱۶ اسیطرح محمد بن ابی بکر کو اہل مصر نے قتل کر کے تنور مین جلا دیا ۱۷ عمر بن عبد العزیز مسموم مارے گئے ۱۸ ہشام بن عبد الملک کی قبر کہودکر اور لاش نکال کر سولی پر چڑہا دی گئی حالانکہ وہ صاحب صلاح ودین وورع تہے ۱۹ ولید بن یزید بن عبد الملک کو قتل کر کے سر کاٹا لکن وہ فاسق تہا ایک فسق اوسکا یہ تہا کہ اوسنے ایک جاریہ مست کو باہر لاکر امام بناکر لوگون کو نماز پڑہائی اور مصحف کو پہاڑ ڈالا ہمنے ذکر اوسکا اسجگہ اسلئے کیا کہ وہ خلیفہ تہا مغدلک وہ اپنے دین مین مبتلا ہوا یہ ابتلاء بلاء ابدان واعراض سے سخت تر ہے ۲۰ مروان بن محمد بن مروان کو جوکہ آخر خلفاء بنی اُمیہ تہا دمشق وعراق مین قتل کرڈالا ۲۱ ابو مسلم خراسانی مقتول مارا گیا اوسکو خلیفہ منصور بانی بغداد نے جوکہ پدر جملہ خلفاء عباسیہ ہے قتل کروا ڈالا ابو مسلم نے اوسکو قبل خلافت کے امر بمعروف کیا تہا اوسکا یہ بدلا لیا ۲۲ امیر المومنین محمد امین بن ہارون رشید کو بہوکا پیاسا قتل کیا اور سر کاٹ کر تجربیس کی یہ خلیفہ سوم تھا بعد علی و

حسین علیہما السلام کے بنی ہاشم مین سے **۲۳** متوکل مقتول ہوا حالانکہ مظہر سنت ممیت بدعت تہا اور اوسنے قائل خلق قرآن کو عقاب کیا تہا اوسکے فرزند منتصر نے اوسکو قتل کرایا تاکہ بعد اوسکے خود خلیفہ ہو **۲۴** خلیفہ مستعین باللہ کو قتل کر کے سر کاٹا حالانکہ پہلے اس سے خلع کر کے واسط مین حبس کیا تہا معتز باللہ نے اوسکو قتل کرایا جب قاتل اونکے سینہ پر گردن کاٹنے کو بیٹہا تو اوسنون نے روکر کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ ٥

نقد روانِ خویش نثار تو میکنم		جا نے کہ ہست در سر کار تو میکنم

۲۵ خلیفہ معتز باللہ کو اندر حمام کے آب گرم مین غوطہ دیکر بار اس غوطہ دہی سے پہلے اونکے سر کو پہوڑا تہا اور منہہ پر دو بابیس ماری تہی اور چند روز تک دہوپ مین بٹہایا تہا **۲۶** پہر مہتدی کو قتل کیا حالانکہ اونہون نے روز ولایت خلافت سے کبہی دن کو افطار نہ کیا بقل وخل پر افطار کرتے ایک جبہ وعبا تہا جسکو وقت شب پہنکر نیچے زمین کے تہ خانہ مین جاتے وجہ اونکے قتل کی یہ تہی کہ اونہون نے اپنے حواشی کو مظالم سے منع کیا تہا اسلئے ایک حیلہ بناکر اونکو قتل کر ڈالا **۲۷** خلیفہ ابن المعتز کو پہلے چند روز تک محبوس رکہا پہر گلا گہونٹا ایسی ذلت وخواری سے مارا جسکا بیان نہین ہوسکتا ہے انکو مقتدر نے قتل کرایا **۲۸** جسطرح کہ حسین بن منصور حلاج کو بہی اوسی نے ۳۰۹ھ مین قتل کیا تہا **۲۹** مقتدر کو باتفاق وزیر پہلے سر پر تلوار ماری اونہون نے قاتل سے کہا ویحک انا الخلیفہ اوسنے کہا مین جانتا ہون کہ تم خلیفہ ہو پہر تلوار سے ذبح کیا پہر اونکے سر کو ایک نیزہ پر رکہا اور سارے کپڑے لتے بدن کے اوتار لئے وہ برہنہ رہگئے گہاس سے اونکو چہپایا اونہین کے ایام خلافت مین عدو خدا ابو طاہر قرمطی ہجر سے مکہ مین آیا اور خونریزی کی اور حجر اسود کو ہجر لیگیا خانہ خدا برہنہ رہا دروازہ کعبہ اوکہیڑ ڈالا بعض مقتولین کو چاہ زمزم مین ڈالدیا پہر بلاد ہجر مین عود کیا مکہ مین دن ترویہ کے داخل ہوا تہا تیس ہزار آدمی قتل کئے

اتنی ہی عورتین اور طفل مارے ۲۰ قاہر باللہ کی آنکھون مین گرم سلائی پھیری وہ مر گئے حالانکہ اونکا عز و مال اتنا تھا کہ اندر گھر کے دس ہزار خادم تھے خواجہ سرا وغیرہ چالیس ہزار شتر و گاو بچا س ہزار گوسفند کی قربانی کیا کرتے تھے ۲۱ متقی باللہ بن مقتدر کی آنکھون مین سلائی پھیری اور بغداد مین محبوس کیا یہانتک کہ وہ بعد چوبیس برس کے اوسی قید خانہ مین مر گئے اونہین کے زمانہ مین ملک روم نے آدمی بھیجکر اونسے وہ سندیل مانگی تھی جو کہ کنیسۂ رہا مین تھی اور لوگ کہتے تھے کہ مسیح علیہ السلام نے اوس سے اپنا منہہ پونچھا تھا ملک روم نے یہ وعدہ کیا تھا کہ اگر تم وہ سندیل مجکو دیدوگے تو مین دس ہزار قیدی تمہارے چھوڑ دونگا چنانچہ اوسنے ایسا ہی کیا قیدی چھوڑ دئے ۲۲ خلیفہ مستکفی باللہ کو دار الخلافت مین بالا سر پر سے پاؤن پکڑکر زمین مین گرا کر گھسیٹا پھر آنکھون مین سلائی پھیری یہانتک کہ مر گئے یہ کام دیلم نے کیا تھا **حکایت** ابن خلکان کہتے ہین ملک روم نے اونکو دہمکی لڑائی کی دی تھی انہون نے قاصد روم کو اپنا لشکر جماکر دکھایا اور سلح خانہ و انواع زینت کو بتایا منجملہ لشکر صف بندی کے ایک لاکھ ستر ہزار نفر تھے اور غلامان حجریہ کمر بندہائے زرین لگائے ہوئے بڑی آرائش سے علیحدہ جمے تھے اسی طرح خدم و خصیان اور دربان حد اگانہ کھڑے تھے یہ سب سات سو دربان تھے اور دار الخلافت کو اوسدن آراستہ کیا گیا تھا ستور و بسط سے جملہ ستور معلقہ ۳۸ ہزار پردے دیباج مذہب کے تھے اور سب بسط ۲۲ ہزار تھے منجملہ زینت کے ایک درخت سونے چاندی کا تھا جسمین اٹھارہ شاخین تھین اور پتے زر و سیم کے تھے اور اغصان بحرکات موضوعہ متمائل تھے اغصان پر طیور ذہب و فضہ بیٹھے تھے ہوا چلنے سے وہ آواز کرتے تھے ہر طیر کے لغت الگ تھے اسکے سوا اور بہت سی اشیا تھے اب دیکھیں کہ بعد اس رفعت کے کیا انجام ہوا و انما ذکرت ذلک اعلاما ان شدۃ البلاء یکون علی ملوک الدنیا و اکابرہا لشدۃ نعیمہم و رفاہیتہم ۲۴ خلیفہ طائع للہ کو خلع کرکے تادم مرگ محبوس کہا انہین کے زمانہ مین سنہ ۳۷۵ کو ایک طائر بحر عمان سے برابر فیل

کے نکلا اور ایک ٹیلہ پر بیٹھکر بآواز فصیح چلایا قد قرب الامر تین دن تک ٹھیر کر پہر دریا مین اوتر کر غائب ہو گیا ۴۹۳ سنہ ۳۱ مین الو تمیم عز بن بادیس لنے آکر ملک مصر لے لیا اور نام طائع للہ کا خطبہ سے باطل کر دیا ۳۴ خلیفہ مسترشد باللہ پر سترہ مرد باطنیہ گھس آئے اور چھریون سے اونکو گھائل کر کے سارا جسد پارہ پارہ کر دیا اور ناک و کان کاٹ لئے پہر اونکو پکڑ کر آگ مین جلا دیا گیا ۳۵ خلیفہ راشد باللہ کو پہلے محبوس کیا پہر قتل کر ڈالا وہ مسدود الفرج پیدا ہوئے تہے اونکے والد نے حکماء کو جمع کر کے اونکے فرج کو مفتوح کرایا تہا یہ پہلی بلا اونکو پہنچی تہی ۳۶ خلیفہ معتصم باللہ آخر خلفاء بغداد کو ہمو الست وزیر قتل کرا دیا اور اون کو مع اونکے ولد کے ایک تلیس مین رکھکر اتنا پامال کیا کہ وہ مر گئے وذلک بعد ان قتلوا من اہل بغداد ما یزید علی الفی الف وثلاثمائۃ الف رجل پہر شہر کو آگ سے جلا دیا دنیا ساڑہا سال تک بلا خلیفہ رہی یہانتک کہ ملک ظاہر بیبرس لنے قائم ہو کر بعض بنی عباس کو خلیفہ کیا ۳۷ خلیفہ متوکل علی اللہ کو قلعۂ جبل مین محبوس کر کے ایام سلطان برقوق مین شہر سے نکال دیا ۳۸ خلیفہ مستعین باللہ کو سلطان مؤید شیخ لنے طرف اسکندریہ کے نکالدیا یہانتک کہ وہ اوسی جگہہ مر گئے ۳۹ سلطان فرج بن برقوق کو بعد تعذیب و توبیخ کے قتل کر ڈالا ۴۰ خلیفہ قائم بامر اللہ کو سلطان جقمق لنے مصر سے طرف اسکندریہ کے نکالدیا وہ وہین مرے حالانکہ وقت اونکی بیعت خلافت کے قاضی القضاۃ یحیی مناوی اور قاضی کمال الدین بارزی حاضر تہے شیخ یحیی لنے ایک خطبہ بے معنی پڑہا اوسپر قاضی کمال الدین لنے مبادرت کر کے ایک خطبہ بلیغ سُنایا اوسمین ساتہہ بیعت کے تعرض کیا پہر کلام مین مفاوضہ کیا اور کہا کیا سلطان کو عزل کرنا خلیفہ کا پہنچتا ہے کسی لنے کچھہ نہ کہا شیخ صالح بلقینی کھڑے ہو گئے اور کہا ہمارے علماء مذہب سے منقول ہے کہ ان للسلطان ان یعزل الخلیفۃ ویولی غیرہ ۴۱ حاکم بامر اللہ کو اونکی بہن ستیدۃ الملک لنے قتل کر واڈالا یہ حلوان خارج قاہرہ مین مارے گئے جامع باب نصر انہین کی عمارت ہے ۴۲ مامون صاحب جامع اقمر کو قتل کر کے مصلوب کیا

یہ واقعہ ۵۱۹ھ مین ہوا ۴۴ خلیفہ آمر باحکام اللہ کو سکاکین سے مضروب کیا وہ جسر پر طرف روضہ کے جاتے تھے یہانتک کہ مر گئے ۴۴ خلیفہ حافظ لدین اللہ کو مرض قولنج ہو گیا تھا اونکو اکل سے روک دیا یہانتک کہ مر گئے طبیب اونکی علاج کرنیسے عاجز آ گئے تھے ۴۵ خلیفہ ظاہر بامر اللہ کو ایک چاہ مین گرا کر قتل کیا جامع فاکہین قریب باب زویلہ انہین کی عمارت ہے ۴۶ عباس نائب مصر کو قتل کر کے باب نصر پر مصلوب کیا طلائع بن رزیک ملقب بہ ملک صالح نے انکو قتل کروایا ۴۷ خلیفہ عاضد باللہ کو اتنا ڈرایا کہ وہ نگین خاتم نگل کر مر گئے مرنے سے پہلے اونکو نہایت درجہ کی ذلت و خواری و نکال مین رکھا تھا ۴۸ سلطان ملک عادل بن ملک کامل کو بعد طول حبس و عقوبت کے اونکے بھائی ملک صالح کے کہنے سے قتل کر ڈالا جب وہ مقتول ہو گئے تو مرض اکلہ رخسار صالح مین پیدا ہو گیا یہانتک کہ وہ بھی مر گئے کچھ تمتع بعد قتل برادر کے نکیا من حفر بیراً لاخیہ وقع فیہ مدارس بین القصرین و قلعہ روضہ انہین نے بنایا تھا و کانت من عجائب الدنیا ۴۹ ملک معظم نے خوند شجرۃ الدر پر مصادرہ ڈالا تھا اونکو تیر و تلوار سے اتنا مارا کہ مر گئے اور اونپر نفط چھڑکا یہ واقعہ ۶۴۸ھ مین ہوا یہ شجرۃ الدر جاریہ ملک صالح نجم الدین بن ایوب تھے خطبہ اوسکے نام کا مصر مین بالای منبر ۳ ماہ تک پڑھا گیا تھا وہ سیاست کرتے تھے پھر اوسکو ممالیک ملک معز نے قتل کر ڈالا اسلئے کہ وہ فکر قتل معز مین تھے یا اسلئے کہ ملک نے اوسپر دوسرا نکاح کر لیا تھا ۵۰ ملک مظفر کو جسنے شہر غزہ پر تتار سے مقاتلہ کر کے اونکو مصر سے لیس پا کیا تھا قتل کر دیا بعض امرا نے اوسنے شفاعت کی تھی اونہون نے قبول کر لی وہ امیر واسطے دست بوسی کے جھکا اور اونکو پکڑ لیا پیچھے سے اتنی تلوارین مارین کہ وہ پارہ پارہ ہو گئے

گرم بخنجر ہمید او پارہ پارہ کنند	تا ہیچ کس نرسانم بہیچ نوع اخراش

۵۱ ملک اشرف بن ملک منصور قلاؤون مقتول مرے یہ عالم شجاع عادل تھے انکے خازن خانہ نے غدر کیا پہلے اونکے ہاتھ کاٹے پھر اونکے دوش پر تلوار ماری پھر اسفل کی طرف

تلوار داخل کرکے حلق تک شق کر دیا اور ایک صحرا مین پہینکدیا جب اونکے بہائی ملک ناصر سلطان ہوئے تو اونہون نے اون سب امراءکو جو کہ قتل پر اونکے بہائی کے متفق تہے پکڑا اور آنکہون مین سلائی پہیر کر بہت سختی کے ساتہہ قتل کیا **۵۲** اسیطرح ملک منصور لاجین کو غفلت مین مار ڈالا وہ شطرنج کہیل رہے تہے کہ یکایک تلوار سے اونکو مارا اور سر کو دوش سے جدا کیا ○

یہ سر کہ بار گران ہی بدوش جان حسین	لگا رکہا ہے کبہی تیغ آزما کے لئے

پہر اونکے پاؤن کاٹے وہ اوسی دم مر گئے جامع طولون کی ویران ہونیکو تہی اوسکو اونہون نے عمارت کیا تہا اور اوسپر بہت سے اوقاف وقف کئے تہے وهو الذی سراك الدیار المصریة الروك الحسامی یہ واقعہ ۷۹۲ھ مین ہوا **۵۳** سلطان بیبرس صاحب خانقاہ کو سامنے ملک ناصر کے ایسا گلا گہونٹا کہ وہ مر کر رہگئے یہ ماجرا ۷۰۹ھ مین ہوا **۵۴** ملک منصور سیف الدین بن ملک ناصر کو پہلے طرف قوص کے نکالدیا پہر اونکو قتل کرکے سر اونکا مخفی طور پر طرف قوصون کے بہیجا یہ ایک بادشاہ کریم معظم تہے لکن دلمین ارادہ قتل قوصون کا رکہتے تہے وہ امر انہین پر منقلب ہوگیا پہر جب ملک اشرف بن ملک ناصر متولی ہوئے تو مدبر اونکا قوصون تہا اوسنے ظلم کیا اور لوگون کو قتل کرنا شروع کر دیا اسلیئے اوسکو طرف اسکندریہ کے نکال دیا پہر اوسی جگہہ قتل کر ڈالا یہ صبر تہا مظلومین کا ○

بترس از تیر باران ضعیفان در کمین شب	کہ ہر کز ضعف بالا تر قوی تر زخم پیکانش

۵۵ ملک ناصر بن ناصر محمد بن قلاوون کو کرک مین مار کر سر اونکا طرف مصر کے بہیجا **۵۶** ملک کامل بن ملک ناصر کو باغرا اور اونکے برادر ملک حاجی نام کے قتل کیا ایک طبرپس پشت سے سر پر ایسا مارا کہ سر و پشت خون آلودہ ہوگئے اونکا دم نکل گیا **۵۷** پہر حاجی سلطان ہوئے اونکو بہی ۷۴۸ھ مین قتل کیا **۵۸** سلطان شیخون صاحب خانقاہ کو قریب رسیدہ کے قتل کیا یہ عالم صالح تہے اونکے ایک غلام نے حالت غفلت مین ایک ایسا طبر مارا جسسے

سر پہٹ گیا پہر اونکے ہاتہہ کاٹے پہر اوس مملوک کو پکڑ کر بڑی طرح ۵۸ ۹ھ مین قتل کرڈالا ۵۹
صرغتمش صاحب مدرسہ کو زیر جامع طولون بعد حبس و عقوبت کے قیدخانۂ اسکندریہ مین جان سے
ہلاک کیا ۶۰ سلطان حسن صاحب مدرسہ کو امیر یلبغا نے بعد قتال شدید کے رمیلہ مین ہلاک
کیا مدرسہ انکا اسلام مین بے مثل و مثال تہا ۶۱ ملک اشرف شعبان کو قتل کر کے سر اونکا
تن سے جدا کیا وہ نزدیک ایک زن بیوہ کے مدتک روپوش رہے تہے جب وہ عقبہ سے طرف مصر
کے آئے امرا نے جو اونکے ہمراہ تہے ارادہ اونکے قتل کا کیا یہ ملک اشرف عادل عالم محب
علماء و صالحین تہے ۶۲ ملک ظاہر برقوق کو شہر سے نکال دیا انکا مدرسہ بین القصرین
تہا پہر اونکو پکڑ لائے وہ سالہا سال تک روپوش رہے ثم ظہر و تسلط فکان امرہ عبرۃ
لمن اعتبر ۶۳ ملک ناصر فرج بن سلطان برقوق پر متغلب ہوکر اوسکو قلعہ سے اوتار دیا
وہ مختفی ہو گئے کسی نے نہ جانا کدہر گئے اونپر حال بہت تنگ ہوا پہر بعد ایک سال کے
اونہون نے ظاہر ہو کر قلعہ لیلیا اور غالب امرا کو مار ڈالا پہر خود اونکو قلعہ دمشق مین
ہاتہہ پر مشاعلیہ کے سکاکین سے مار کر ایک مزبلہ پر برہنہ تن پہینکدیا مدت تک پڑے رہے
پہر دفن ہوئے ۶۴ سلطان مؤید شیخ کو ضرب مفاصل کا عارضہ مدت ولایت تک تہا
لوگون کی گردن پر سوار ہوتے اطبا دوا سے عاجز ہو گئے یہانتک کہ اونکو موت آگئی ۶۵
اونکے فرزند سلطان احمد مظفر کو ططر نائب شام نے قتل کرڈالا ۶۶ اسی طرح نائب شام نے
امیر جقمق کو بعد حبس و عقوبت کے قتل کیا ۶۷ ملک عزیز کو پکڑ کر قید مین رکہا پہر برج اسکندریہ
مین بہیجدیا یہانتک کہ بعد اخراج کے قلعہ سے اور بعد مختفی رہنے کے مدت تک وہ مر گئے
۶۸ ملک منصور کو پہلے قلعہ سے نکال کر قید کیا پہر برج اسکندریہ مین بہیجدیا یہانتک کہ
وہ مر گئے ۶۹ سلطان بلبائی کو پکڑ کر قید مین رکہا پہر طرف اسکندریہ کے نکالدیا یہانتک
کہ وہ بعد موت سلطان خوشقدم کے مر گئے ۷۰ ملک ظاہر تمربغا کو پکڑ کر طرف دمیاط کے
نکال دیا وہ اوسی جگہ مر گئے فہذہ جملۃ صالحۃ من ملوک الدنیا الذین ابتلوا

واما الفقراء فسدا ھم و محنتہم بلاء بحکم الارث للرسل علیہم السلام **ف** خیرۃ النجیم مین ذکر محن اولیاء کا کتاب منن کبری اور کتاب الیواقیت والجواہر سے نقل کیا گیا ہے اِس جگہ ذکر بعض محن کا لکھا جاتا ہے **ا** زبیر رضی اللہ عنہ یہ نماز پڑہنے مین کثیر الخشوع تہے بعض لوگون نے کہا کہ یہ ریاکار ہین ایک دن وہ سجدے مین تہے کہ اونکے سر و منہہ پر گرم پانی ڈالدیا منہہ کا چمڑا نکل آیا اونکو خبر بہی نہوئی جب نماز سے فارغ ہوکر ہوشیار ہوئے کہا یہ کیا ہوا لوگون نے حال بیان کیا کہا غفر اللہ لہم ما فعلوا اور ایک مدت تک منہہ کی تکلیف سے الم مین گرفتار رہے شعرانی کہتے ہین اسکی یہ دلیل ہے وجعلنا بعضکم لبعض فتنۃ اتصبرون وکان ربک بصیرا ہر ولی کو اس فتنہ سے حظ وافر ہوتا ہے کیونکہ جب ابتلاء نبی ایک شرف ٹھیرا تو اللہ نے واسطے خواص اس امت کے سارے بلایا و محن جو امت ہای سا پر متفرق طور پر ہوئے تہے یکجا جمع کردئے ہین کیونکہ انکے درجات نزدیک اللہ تعالی کے بہت عالی ہین **۲** ابو یزید بسطامی قدس سرہ کو سات بار اونکے شہر سے نکالدیا تہا وہ ایک بار سفر سے پہر کر بسطام مین آئے تہے اونہون نے مقامات انبیاء و اولیاء مین تکلم کیا ایسے علوم بیان کئے جو معہود اہل بلد نہ تہے حسین بن عیسی بسطامی علم ظاہر مین اوس ناحیہ کے امام و مدرس تہے اونہون نے ابو یزید پر انکار کیا اور شہر والون سے کہدیا کہ انکو شہر سے نکال دو اونہون نے نکالدیا پہر وہ بسطام مین نہ آئے مگر بعد موت حسین مذکور کے پہر لوگ اونسے مانوس ہوکر تعظیم کرنے لگے پہر کوئی نہ کوئی شخص اوراوٹہہ کہڑا ہوتا اور اونکو شہر سے نکالتا رہتا **۳** بعض لوگون نے شکایت و سعایت ذو النون کی بعض حکام سے کی اوسپر حاکم نے اونکو مصر سے طوق و جولان ڈالکر بغداد بہیجدیا جب خلیفہ سے اونکی باتین ہوئین تو وہ بہت خوش ہوا اور کہا اگر یہ شخص زندیق ہے تو پہر روی زمین پر کوئی مسلمان نہین ہے **۴** سمنون محب پر محنت شدید آئی ایک عورت اونکو چاہتی تہی وہ اوسکا کہنا نہین مانتے تہے آخر اوسنے یہ دعوی کیا کہ سمنون مع ایک جماعت صوفیہ کے اوسکے پاس

حرام کرنیکو آتے ہین ستارے سے شہر مین یہ شہرت ہوگئی خلیفہ نے حکم دیا کہ سمنون کو گردن
مارین اور اونکے اصحاب کو قتل کرین کوئی کراونہین سے بہاگ گیا اور کوئی سالہا سال تک
روپوش رہا یہانتک کہ اللہ نے اون سب کو اس بلا سے بچا لیا ۵ ابو سعید خراز پر تہمت لگائی تہی
اور علما نے بسبب بعض الفاظ کے جو اونکی کتابون مین پائے تہے فتوی کفر کا دیا تہا منجملہ
اونکے ایک یہ لفظ تہا لو قلت من این الی این لم یکن جوابی غیر اللہ اسطرح کے اور کئی
لفظ تہے ۶ ایکبار فقہا نے ذوالنون پر تعصب کیا اور ایک ناؤ پر بیٹہہ کر طرف سلطان کے
روانہ ہوئے تاکہ وہان پہنچکر ذوالنون پر گواہی کفر کی دین لوگون نے اسبات کی خبر ذوالنون
کو دی اونہون نے کہا اللہم انہم کانوا کاذبین فغرقہم وہ ناؤ اولٹ گئی سب لوگ دیکہتے
تہے کہ وہ ڈوبتے ہین یہانتک کہ رئیس مرکب بہی ڈوب گیا ذی النون سے کہا کہ رئیس کا کیا
قصور تہا کہا اوسنے ان فساق کو ناؤ پر سوار کیا تہا ۷ سہل بن عبداللہ کو اونکے شہر سے
طرف بصرہ کے نکالدیا تہا اور اونکو کفر و قبائح کی طرف منسوب کیا تہا وہ مرتے دم تک
بصرہ مین رہے حالانکہ وہ بڑے عالم و عارف و مجتہد تہے یہ تہمت بلد اسبات پر کی تہی کہ وہ توبہ
کو بندہ پر ہر نفس مین فرض کہتے تہے ایک جماعت فقہا نے اونپر تعصب کیا اسکے سوا اور
کوئی بات نہ تہی ۸ حسین حلاج دعای عمرو بن عثمان مکی سے قتل کئے گئے اونکے پاس ایک
جزو تہا اوسمین علوم خاصۂ قوم لکہے تہے حسین نے وہ جزو لیلیا تہا عمرو نے کہا یہ کتاب
جسنے لی ہے اوسکے ہاتہہ پاؤن کاٹے جاوینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا اونکو کافر ٹہیرا کر قتل کرنا
گویا واسطے تستر دعوت عمرو کے تہا ذکرہ ابن خلکان ۹ جنید رضی اللہ عنہ پر وقت تقریر
علم توحید کے شہادت کفر کی دیگئی تہی لکن وہ متستر بفقہ ہوکر روپوش ہوگئے حالانکہ بڑے
جلیل العلم تہے ۱۰ احمد بن فضیل بلخی کو بسبب مذہب کے شہر سے نکالدیا تہا کیونکہ وہ ہم مذہب اصحاب
حدیث تہے اونسے کہا کہ تم ہمارے شہر مین رہنا جائز نہین ہے اونہون نے کہا مین
یہان سے نہین نکلتا جب تک کہ تم میری گردن مین ایک رسی باندہ کر اور شہر کے بازارون

مین پھر اگر یہ نہ کہو کہ ھذا مبتدع نسا یدان نخرجہ چنانچہ اسیطرح کر کے اونکو شہر سے خارج کیا اونہون نے اون لوگونکی طرف متوجہ ہوکر کہا نزع اللہ تعالی من قلوبکم معرفتہ پھر بعد اس دعا کے کوئی صوفی شہر بلخ سے نہ اوٹھا حالانکہ سب سے زیادہ صوفیہ اسی شہر مین ہوتے تھے ۱۱ ایک مجلس واسطے رد کی شیخ عبداللہ بن ابی جمرہ پر منعقد کی یہ اسبات پر کہ اونہون نے کہا تھا کہ مین بیداری مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتا ہون پھر وہ اپنے گھر مین بیٹھہ رہے سوای جمعہ کے باہر نہ نکلتے تھے یہانتک کہ مرگئے ۱۲ حکیم ترمذی کو لوگون نے طرف بلخ کے نکال دیا اونکی کتاب علل الشریعۃ اور کتاب ختم الاولیاء پر انکار کیا تھا اور کہا تھا کہ تو نے اولیاء کو انبیاء پر فضیلت دی ہے حالانکہ یہ بات نہ تھی وہ کلام اونکا ماول تھا ۱۳ صوفیۂ شہر رازنے یوسف بن حسین پر انکار کیا تھا اور بڑی بڑی تہمتین لگائین تھین یہانتک کہ وہ مرگئے لکن اونہون نے کچھہ پروا اون لوگون کی نہ کی متمکن رہے ۱۴ ابوالحسن بوشنجی کو شہر سے نکالدیا اونپر انکار کر کے نیسابور کی طرف بھیجدیا وہ اوسی جگہہ رہکر مرگئے ۱۵ ابو عثمان مغربی کو مکۂ معظمہ سے نکالدیا تھا حالانکہ اونکے مجاہدات اور اونکا علم وحال معلوم تھا علویہ نے ایک اونٹ پر اونکو سوار کرا کے بازارہای مکہ مین گشت دیا اور اونکے سر ودوش کو مضروب کیا وہ بغداد مین آکر مرتے دم تک رہے مین کہتا ہون اب بھی معاملہ فقہاء زمان کا ساتھہ اہل حدیث کے اسی طرح پر ہے کہ گاہ گاہ مکہ معظمہ سے اخراج اہل توحید کا ہوا کرتا ہے ۱۶ اسبکی رحمہ پر بارہا گواہی کفر کی دی باوجودیکہ وہ بڑے عالم صاحب مجاہدہ واتباع سنت وفقیہ کامل تھے تا وفات اونکے یہی حال رہا یہانتک کہ جو کوئی اونکو دوست رکہتا تہا اوسپر گواہی جنون کی دیتے تھے تاکہ وہ غریب رہائی پائے اور اوسکو بیمارستان مین پہنچا دیتے تھے ابوالحسن خوارزمی شیخ بغداد نے حق مین سبکی کے کہا ہے ان لم یکن للہ جھنم فانہ یخلق جھنم السبب السبکی یعنی اگر فرضاً یہ بات ہو کہ اللہ نے ابہی جہنم نہین پیدا کی ہے تو اب وہ جہنم پیدا کریگا یعنی واسطے موذیان ومنکران سبکی کے

جنہون نے اونکو ناحق نار وا کافر کہا ہے پھر کہا ہے ان لمریدخل السبکی فی الجنۃ فمن یدخلہا
۱۷ امام ابو بکر نابلسی بڑے صاحب فضل وعلم وزہد واستقامت علی الطریقہ تہے امر بمعروف نہی
عن المنکر کرتے اہل مغرب نے اونکو قید کرکے روانہ مصر کیا اور سامنے پادشاہ کے اونپر گواہی
دی وہ اپنے قول سے نہ پھرے اونکی کہال اوڈہیڑی اور وہ زندہ تہے کیسینے کہا وقت
سلخ کے سرنگون ہوکر قرآن پڑہتے تہے قریب تہا کہ اس حال کو دیکھکر لوگ فتنہ مین پڑجائین
یہ خبر بادشاہ کو پہنچی حکم دیا کہ قتل کرکے کہال نکالو ۱۸ شیخ ابو مدین مغربی کو شہر بجایہ سے
نکال دیا ۱۹ ابو القاسم نصر آبادی کو بصرہ سے خارج کر دیا اور اونکے کلام واحوال کے منکر ہوئے
وہ مرتے دم تک حرم مین رہے حالانکہ اونکا صلاح وزہد وورع واتباع سنت معلوم ہے
۲۰ ابو عبداللہ شجری صاحب ابی حفص حداد پر ابو عثمان حیری نے قیام کیا خود بہی اونکو چہوڑ دیا
اور لوگون سے کہا کہ تم بہی اس سے جدا رہو یہ اسبات پر ہوا کہ لوگون نے اونکی قدر ابو عثمان سے
زیادہ تر سمجھی اور اونکی طرف توجہ لائے ۲۱ ابو الحسن حصری پر گواہی کفر کی دی اور اونسے
وہ الفاظ حکایت کئے جو درج پر لکہے گئے اور اونکو پکڑ کر سامنے ابو الحسن قاضی القضاۃ کے
لیگئے قاضی نے اونسے مناظرہ کیا اور مسجد جامع مین بیٹہنے سے منع کر دیا یہانتک کہ مر گئے
۲۲ حق مین سمنون کے کلام فحش کہا جب وہ مر گئے تو اونکے جنازہ پر بہی حاضر نہ ہوئے
باوجود اوس علم وجلالت کے جو اونکو حاصل تہا ۲۳ امام ابو القاسم بن جمیل کے حق مین تکلم
بعظائم کیا لکن اونہون نے مرتے دم تک شغل عبادت وعلم وحدیث وزہد فی الدنیا ترک
نہ کیا یہانتک کہ بوریا پہنا اور متزلزل نہوئے ابو بکر تلمسانی کہتے ہین کہ ابو دانیال نے
جنید ورویم وسمنون وابن عطا ومشائخ عراق کو برا بہلا کہا اور انہین سے جب کسی شخص
کا ذکر سنتے تو غیظ وغضب مین آکر متغیر ہوجاتے شعرانی رح کہتے ہین کہ حلاج بہی اسی قوم
مین سے تہے یہی صحیح ہے اونکی محنت مخفی نہین ہے اور اگر غیر قوم سے تہے تو بہی ہمکو
کچہہ کلام اون مین نہین ہے لوگون نے حق مین حلاج کے اختلاف کثیر کیا ہے ابن خلکان

کہتے ہین قتل اونکا کسی امر موجب قتل پر نہین ہوا وزیر نے اونکو قتل کر ڈالا کبھی بار مجلس حکم مین آئے کوئی بات خلاف شریعت اونسے ظاہر نہین ہوئی تب ایک جماعت سے پوچھا کہ انکی کچھ مصنفات بھی ہین کہا ہان پھر کہا کہ اونکی ایک کتاب مین لکھا ہے کہ انسان جب حج سے عاجز ہو تو ایک غرفہ کو گھر کے اندر مطہر و مطیب کر کے اوسکا طواف کرے گویا اوسنے بیت اللہ کا حج کر لیا واللہ اعلم یہ قول صحیح ہے یا نہین بہرحال قاضی نے اونکو بلا کر پوچھا کہ یہ کتاب تمھاری تالیف ہے کہا ہان پوچھا تمنے اسکو کہان سے لیا ہے کہا حسن بصری سے حلاج کو یہ معلوم نہ تہا کہ اوپر کیا فقرہ کیا گیا ہے قاضی نے کہا کذبت یا مراق الدم اس کتاب کی بات تو نمین سے کوئی بات بھی تو کتاب حسن بصری مین نہین ہے وزیر نے اسی کلمہ کو دلیل ٹھیرا کر کہا کہ یہ تمھارے حکم کی فرع ہے اس شخص کے کفر پر اب تم خط اسکے تکفیر کا لکہدو قاضی نے تامل کیا وزیر نے زبردستی خط لکھوا لیا عامہ وزیر پر برہم و درہم ہو گئے وزیر کو اپنی جان کا ڈر ہوا خلیفہ سے کہا خلیفہ نے حکم دیا کہ حلاج کو ہزار کوڑے مارو اونہون نے آہ تک نہ کی پھر ہاتھ پاؤن کاٹ کر سولی چڑہا کر آگ مین جلا دیا ۲۳ امام ابو حامد غزالی پر فتوی تکفیر کا دیا تہا اور اونکی کتاب احیاء العلوم کو جلا دیا تہا پھر اللہ نے غزالی کی ایسی مدد کی کہ وہ کتاب آب زر سے لکھی گئی منجملہ مکفرین کے ایک قاضی عیاض ہے دوسرے ابن رشید جب یہ خبر غزالی کو پہنچی قاضی پر بددعا کی وہ ناگہان اوسی دن اندر حمام کے مر گئے بعض نے کہا کہ خلیفہ مہدی نے حکم اونکے قتل کا دیا تہا اسلیے کہ شہر والون نے اونپر یہ دعوی کیا تہا کہ وہ یہودی ہین سنیچر کے دن گھر سے باہر نہین نکلتے حالانکہ وہ اوسدن تصنیف کتاب شفا مین مشغول رہتے تھے مہدی نے قاضی کو بددعای غزالی پر قتل کر ڈالا ۲۴ شیخ ابو الحسن شاذلی رح کو مع اونکی جماعت کے بلاد مغرب سے نکال دیا تہا وہ اسکندریہ مین ہمیشہ ایذا پاتے رہے یہانتک کہ لوگون کو لیکر اون سنوات مین حج کو گئے جنمین بسبب کثرت راہزنون کے راستہ حج کا بند تہا تب لوگ اونکے معتقد ہو گئے ۲۵ شیخ احمد بن رفاعی

پر تہمت زندقت و الحاد و تحلیل محرمات کی لگائی تہی ۲۶ امام ابو القاسم بن قسی و ابن برجان و خولی و مرجانی کو قتل کروا ڈالا حالانکہ یہ سب ائمہ تہے حسّاد نے انکے کفر پر گواہی دی جب وہ اسپر قتل نہ کیے گئے تو حیلہ نکالکر سلطان سے کہا کہ ابن برجان کے نام کا خطبہ ایک سو تیس شہر مین پڑہا گیا ہے اوسپر بادشاہ نے لوگ بہیجکر اونکو مع اونکی جماعت کے قتل کر دیا بے اصل خبر کی تحقیق نہ کی اسی جگہہ سے اہل تجربہ نے کہا ہے ؎

نہ ہر خبر کہ درآید بگوش باید گفت		نہ ہر سخن کہ بلب آید استوار بود	
ترازوئی زخرد پیش آر و نیک بسنج		کہ تا بگفت و شنود تو اعتبار بود	

۲۷ شیخ محی الدین بن عربی و عمر بن فارض پر ابتک لوگ انکار کرتے ہین اور تکفیر و تضلیل سے پیش آتے ہین ۲۸ شیخ عز الدین بن سلام کے لئے ایک کلمہ متعلقہ عقائد پر ایک مجلس منعقد ہوئی تہی سلطان کو اونپر بہڑکا دیا تہا مگر آخر کو باہم لطف ہو گیا ۲۹ تقی الدین بن بنت الاغر پر ایک فریب باندہکر سلطان تک پہنچایا بادشاہ نے حکم ہلاک کا لکہدیا تہا مگر اللہ نے بچا لیا ۳۰ شیخ عبد الحق بن سبعین پر انکار کیے اونکو بلاد مغرب سے نکال دیا تہا خیا بجا لکہہ بہیجا کہ تم اوسنے بچتے رہو وہ یہ کہتے ہین انا ہو و ہو انا ؎ ف رہے محن ائمہ مجتہدین کے جیسے ابو حنیفہ و مالک و شافعی و احمد اور اونکے امثال و اضراب ہین سو وہ کتب مناقب ائمہ مذکورین مین مفصل مذکور ہین امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کو عدم قبول منصب قضا پر ضرب و حبس کیا تہا امام مالک کا ہاتہہ بسبب عدم فتوی طلاق مکرہ ضرب خلیفہ ابو جعفر منصور سے ٹوٹ گیا تہا یہانتک کہ ہاتہہ چہوڑکر نماز پڑہتے تہے امام شافعی پر محن آئے امام احمد کو بسبب مسئلہ خلق قرآن کے سخت تکلیف ضرب و حبس کی دیگئی شعرانی کہتے ہین فانظر یا اخی ما جری لہولاء الائمۃ من المتقدمین و المتاخرین وخذ لنفسک اسوۃ فیما تقع فیہ من المحن انتہی شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح اور اونکے تلمیذ ارشد حافظ ابن القیم پر جو محن نفی بلد و تشہیر و حبس و تعزیر کے آئے وہ اونکے تراجم مین اہل تاریخ

نے لکھے ہین غرضکہ ہر زمانے مین علما و صلحاء و اولیاء و عرفاء و اہل اللہ و اصحاب سنت مطہرہ و ارباب قرآن و حدیث پر محن و بلایا کا مینہہ برستا رہا کوئی زمانہ اس بلا سے خالی معلوم نہین ہوتا ہے امام النسائی صاحب سنن کو اتنا مارا کہ وہ مر گئے امام بخاری صاحب صحیح کو بخارا سے نکالدیا اونہون نے موضع خرتنگ مین جاکر انتقال کیا قبل زمانہ متوکل خلیفہ کے اہل سنت روایت حدیث سے ممنوع ہو گئے تہے مسئلۂ خلق قرآن پر ایک خلق کو سزائے قتل و قید و ضرب دیگئے حدیث مین آیا ہے اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل ابن مسعود نے کہا ہے کہ گویا مین دیکھتا ہون کہ حضرت صلعم ایک پیغمبر کی حکایت کرتے ہین کہ اونکی قوم نے اونکو خون آلودہ کیا تہا وہ خون اپنے چہرہ سے دور کرتے تہے اور کہتے تہے اللھم اغفر لقومی فانھم لا یعلمون مکہ معظمہ مین جو جو تکالیف کفار قریش نے حضرت کو پہنچائی تہی وہ کتب اہل سیر مین معروف ہین یہانتک کہ مکہ سے ہجرت کی طائف والون نے پتہرون سے پای مبارک کو مجروح کیا تہا ؎

اگر جملہ را سعدی انشا کند	مگر دفتری دیگر املا کند

اسی جگہہ سے حدیث مین فرمایا ہے الدنیا سجن المومن وجنۃ الکافر رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ پس جبکہ یہ گہر ہمارا قید خانہ ٹہیرا تو قید خانہ مین کسکو آرام ملسکتا ہے وہ تو خاص واسطے تکلیف ہی دینے کے بنایا گیا ہے جسکو اس دار ناپائدار مین کوئی محنت نہین پہنچی اور عمر اوسکی تحصیل شہوات و تنعم لذات مین بسر ہوگئی سمجہو کہ یہ ایک علامت انجام بد کی ہے اسلیئے کہ اللہ تعالی نے شہوات کو ایک پردہ دوزخ کا رکہا ہے جسطرح کہ مکروہات کو ایک پردہ بہشت کا ٹہیرایا ہے حدیث متفق علیہ مین آیا ہے حجبت النار بالشہوات وحجبت الجنۃ بالمکارہ اب جو کوئی مکارہ پر صبر نکرے اور وقوع مصائب پر جزع و فزع کرے تو سمجہو کہ وہ حلاوت دین سے بے نصیب ہے وہ اپنے لئے مغفرت و جنت نہین چاہتا ہے بلکہ یہ چاہتا ہے کہ میری دنیا آرام سے گذری میری ساری

آخر وئین اسی جگہہ پوری ہوجائین آخرت سدہرے یا بگڑے تو پھر ایسے شخص کو دعوی اسلام کا بہی کرنا نچاہئے اور جو کوئی کہ ایسا ارادہ کیا کرتا ہے تو اکثر اللہ تعالی اوسکو دنیا دیتا ہے مگر پہر آخرت مین اوسکا حصہ نہین ہوتا ہمکو تو یہ چاہئے کہ ہم متخلق بخلق آلہی اور مقتدی سنت رسالت پناہی ہون تاکہ رتبۂ فوز حاصل کرین ورنہ مجبر دنجات سے تو محروم نرہین حدیث مین فرمایا ہے لا احد اصبر علی اذی سمعہ من اللہ عز وجل انہ یشرک بہ ویجعل لہ الولد ویعافیہم ویرزقہم الغرض انبیاء اولیاء علماء اصفیاء عرفاء صلحاء ہمیشہ ہدف تیر محن رہتے ہین اللہ کی سنت اسیطرح جاری ساری طاری ہے شیخ احمد مجدد الف ثانی کو جہانگیر بادشاہ نے سجدۂ تحیت نکرنے پر تین سال تک قلعہ گوالیار مین قید رکہا جب شاہجہان بادشاہ ہوئے تب وہ قید سے چھوٹے اونہون نے اِس مدت مین قرآن کریم حفظ کرلیا مرزا مظہر جان جاناں رحمہ سے جماعہ نجف خان رافضی کے بضرب قرابین شہید ہوئے الحاصل علماء دین پر غالبا بسبب حق گوئی وحق پرستی واظہار حق وتبلیغ اوامر ونواہی وتصحیح عقائد خلق کے آفات وبلیات آتی رہتی ہین اور اولیاء پر بسبب اونکے معارف وزہد وتخوہا کے ہجوم مصائب کا ہوا کرتا ہے فساق وفجار ہمیشہ اعداء صلحاء رہتے ہین اور اہل دنیا ہموارہ اہل دین کو بنظر حقارت دیکھتے ہین اغنیاء فقراء کی ہجو کرتے ہین جہلاء علماء پر طاعن ہوتے ہین اہل رائے اہل حدیث کے باغض ہین وقس علی ذلک شعرانی رح نے کتاب منن کبری مین بذیل خاتمۂ کتاب ایک داستان اپنے محن کا لکہا ہے پھر اللہ کا شکر ادا کیا ہے اور کہا کہ وجود ان محن کا میرے حق مین بروز آخرت مفید ہوگا پھر لکہا ہے وقد قیض اللہ لی فی مصر من الاعداء والحسدۃ جماعۃ یکرھونی ویسبونی وانا بالضد من ذلک ومع ذلک فنفسی تسمح بمقاسمتی لھم فی جمیع حسناتی بل بان یاخذ وھا کلھا والقی اللہ تعالی صفر الیدین من جمیع الاعمال الصالحۃ مع الشہادتین معتمدا علی فضلہ فقط لا علی عمل الی قولہ فاعمل یا اخی علی تحصیل الایمان الکامل

حتی تصیر تقاسم عدوک فی حسناتک من دار الدنیا لایمانک بانک تاخذ
حسناته یوم القیامة انتهی احاصله **حکایت** ابن خطاب نے حقتعالی کو خواب مین
دیکھا کہا اے رب مجکو ایسی چیز بتا جسکو مین تجسے بلاواسطہ اخذ کرون فرمایا اے ابن خطاب
من احسن الی من اساء الیہ فقد اخلص للہ شکرا ومن اساء الی من احسن
الیہ فقد بدل نعمۃ اللہ کفرا کہا یا رب حسبی فرمایا حسبک انتہی مین کہتا ہون
یہی حال جو شعرانی پر گزرا میرا حال اس شہر مین ہے الحمد للہ جو لوگ کہ اہل عدل و فضل
ہین وہ مجکو مکروہ نہین رکھتے ہین مین اونہین لوگون کا محسود ہون جو دین سے بے بہرہ
محض ہین **قال الشعرانی** وانما یکرہنی من فی دینہ نقص اما من جہۃ
حسدہ واما من جہۃ تکبرہ علی وھذا لا یقدح فان الناس لابد لھم من
عدو وحاسد وایضاح ذلک ان سبب کراھۃ الناس لبعضھم بعضا غالبا
انما ھو المزاحمۃ علی الاغراض النفسانیۃ الدنیویۃ لاغیر وانی بحمد اللہ لا اتذکر
انتی زاحمت احدا قط علی دنیا ولا الی ما یؤول الی الدنیا من تدریس علم
او مجلس وعظ او تظاھر بمعصیۃ من زنا او شرب خمرا و ترک صلوۃ ونحو ذلک
فعلی ما یکرھونی فما بقی الا الحسد وذلک لا یقدح فی کمال العبد لانہ مقرون
بالنعمۃ وزوال النعمۃ التی ترضی الحاسد لیس فی ید العبد فعلم ان کل من
رایتہ یکرھک وانت لم تزاحم احدا علی الدنیا ولا تظاھرت بمعصیۃ فاعلم
انہ حسودی فلا ترجی زوال حسدہ باظھار محبتہ ولا بالاحسان الیہ فان
ذلک لا یصح انتہی علی خواص رح نے فرمایا ہے من کمال النعمۃ علی العبد وجود
عدو وحاسد لیحصل لہ کمال الاجر بالصبر علی عداوۃ الحساد ورمیھم لہ
بالباطل والزور ولولا ذلک العدو والحاسد لفاتہ ذلک الاجر انتہی

مسنون شوم زہر کہ بمن کج کند نگاہ	تیر کج است آیہ رحمت نشانہ را

شیخ افضل الدین رح فرماتے تھے من اساء الیک وزاد فی الاساءۃ فقد زاد فی الهدیۃ الیک بقدر ما زاد فی الاساءۃ فانہ وان کان اساء اساءۃ ظاهرۃ فقد احسن الیک باطنا وان کان اظهر بالاساءۃ النعالی علیک عند الناس فقد نزل عند اللہ تعالیٰ

خاتمہ بیان میں تدبیر محن وسوال عافیت کے

آدمی جب مظلوم ہو تو اوسکو یہ چاہیئے کہ اپنے نفس پر اقامت حجت کرے نہ اللہ تعالیٰ پر یہ نہ کہے کہ بندہ زیر تقدیر ہے اور اللہ تعالیٰ فعال مایرید ہے یا مثل اسکے جسمین کہ رائحہ عدم اقامت حجت کا اپنے نفس پر ہو اس مقام مین وہی شخص ثابت قدم رہتا ہے جو کہ مقام عبودیت مین ذوقاً متحقق ہوتا ہے اور جو شخص اس مقام کے ساتھہ علماً متحقق ہے اوس سے یہ امر محجوب مین رہتا ہے اور وقت وقوع نازلہ کے اوس سے متواری ہوتا ہے **حکایت** سلیمان بن مهران واسطے نماز جمعہ کے نکلے تھے عمدہ لباس پہنے ہوئے تھے ایک جاریہ نے سطح خانہ سے اونپر غسالہ تنظیف ماہی پہینکدیا عمامہ سے ذیل تک وہ آلودہ ہوگئے فوراً تبسم کیا اسیطرح مالک بن دینار پر ایک جاریہ نے خاکستر ڈالدیا اونہون نے جلدی سے یہ بات کہی لک الفضل یا رب الذی صالحتنی علی النار بالرماد انتہی الحاصل ادب یہ ہے کہ جب کوئی بلا و محنت بندہ پر آئے تو بندہ اوسکے سبب کو طرف سے اللہ کے پہچانے اگر سبب اوسکا کوئی گناہ ہو تو طرف توبہ کے شتابی کرے اور اگر امتحان ہو طرف سے اللہ کے تو اللہ سے اوسکے دفع پر استعانت چاہیے یا سوال صبر کا اوس بلا پر کرے اگر اللہ کے علم مین تقدیر اوس بلا کی ثابت ہو چکی ہے **قال تعالیٰ** وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر معلوم ہوا کہ اوس ظالم نے جو ظلم ہمپر کیا ہے وہ ہمارے گناہون کے سبب سے ہے اور یہ حقیقت مین ہمارے اعمال کی جزا ہے ہمپر کوئی ظلم نہین ہے ہمارا اوس ظالم کو گالی دینا بُرا کہنا یا مقابلہ کرنا جہل ہے بسبب غلظ حجاب کے ورنہ اگر پتلا پردہ ہوتا تو ہم حکم ظالمین کو اس دار ناپائدار

مین حکم زبانیہ جہنم کا سمجھتے علی حدٍ سواء اسلیئے کہ وہ ہمکو عذاب نکرینگے مگر ہمارے گناہون اور ہماری ایسی ادبی پر سو جسطرح وہان مردم ظلمہ کا نام زبانیہ نہوگا اسیطرح اسجگہ یہی یہی بات وقت کشف حجاب کے سمجھنا زیبا ہے کیونکہ منبع ایک ہی ہے لیکن یہان نسبت ظلم کے طرف ظالم کے کرنا ضرور ہے بخلاف زبانیہ کہ وہ اس دار تکلیف مین نہین ہین سو جو شخص یہ بات چاہے کہ اوسپر کوئی بلا نازل نہو اور اللہ تعالی کسیکو اوسپر مسلط نکرے تو اوسکو چاہیے کہ اوس دروازہ کو جس سے جزاء ناگوار داخل ہوتی ہے بند کردے یہ اسطرح ہوتا ہے کہ سارے گناہون کو ترک کردے اوسکی ظاہر و سریرت مین کوئی ایسی شئے نہو جسکو اللہ مکروہ رکہتا ہے کہا ہے کہ عقل یہ ہے کہ جو ایسے حوض کا صاف کرنا چاہے جسکے اندر آب بدبو آتا ہے تو پہلے اوس ناودان کو بند کرے جدہر سے وہ گندہ پانی نازل ہوتا ہے پہر حوض کو صاف کرے ورنہ جتنا حوض کو صاف کریگا اوسکے عوض اوتنا ہی میزاب سے پانی آجائیگا علی خواص رح فرماتے تہے من جهل عظمة الذنب الذی وقع فیه وعوقب من اجله فلینظر الی کبر العقوبة وصغرها فان کانت العقوبة عظیمة فالذنب عظیم وان کانت صغیرة فالذنب صغیر یعنے صغر اوس گناہ کا اپنی رای العین مین ہے نہ نزدیک اللہ کے کیونکہ کبہی اللہ بندہ کو ذنب صغیر پر پکڑ لیتا ہے اور کبہی ذنب کبیر مین مسامحت فرماجاتا ہے الحاصل جو مدعی اپنی مظلومیت کا ہے اوسکے لئے کوئی دوا کثرت استغفار سے بڑہکر اور نافع تر نہین ہے اسلیئے کہ غالب عقوبات جیسے ضرب حبس وخزی ہے آثار ہین اللہ کے غضب کے اگرچہ بعض بندون کو اوسکا شعور نہو اور اس قاعدہ سے سوا انبیاء علیہم السلام کے اور اونکے ورثہ کاملین کے کوئی خارج نہین ہے فلیس ما یصیبهم عن اغضاب من الحق تبارک وتعالی لعصمة الانبیاء وحفظ الاولیاء اور جسنے اپنے رب کو غصہ دلایا ہے اوسکے لئے کوئی دوا سوا استغفار کے نہین ہے پس جب بندہ کثرت سے استغفار کریگا اور اوس حد تک پہچیگا کہ اللہ کا غصہ بجہ جائے جو کہ اوسکا معارض تہا تو وہ مصیبت اوسیوقت جاتی رہیگی

شعرانی کہتے ہین مینے یہ قاعدہ بہت سے محبوسین کو سکہایا وہ جلد قید سے رہا ہوگئے مینے اونسے کہا کہ تم کثرت سے استغفار کرو اور رات دن اوسکی تکرار رکہو کیونکہ طول حبس کبہی معلق ہے ترک استغفار پر ہوتا ہے انسان اپنے گناہ کو نہین دیکہتا اِسلئے طول حبس مین مبتلا ہوتا ہے کما علیہ اصحاب الجرائم الخلف القلوب فیقول احدہم حبسونی ظلماً لا ذنباً ولا سئیۃ ولذلک طال حبسہم **ف** عقوبت اہل اللہ کی اشد تر ہوتی ہے عقوبت غیر اہل اللہ سے بلکہ انکے غیر کبہی اوس امر کو جسمین اہل اللہ پہنس جاتے ہین گناہ ہی شمار نہین کرتے کیونکہ وہ امر اونکی نگاہ مین صغیر نظر آتا ہے قاعدہ یہ ہے کہ جبکا مرتبہ عظیم ہوتا ہے اوسکا صغیرہ عظیم ٹہیرتا ہے کبہی کوئی اہل اللہ ایک بار ایک شہوت مباح کا متناول ہوتا ہے تو اوسکا ہاتہہ کاٹا جاتا ہے اور اونکا غیر بارہا بقدر نصاب چوری کرتا ہے مگر اوسکا ہاتہہ نہین کاٹا جاتا **حکایت** شعرانی کہتے ہین مین ایک بار شب عرفہ مین حالت جنابت پر سو گیا مینے خواب مین دیکہا کہ مین ایک جاہی ویران مین سرگردان ہون مجکو راہ نہین ملتی پہر میرے سامنے ایک برتن لایا گیا جسمین شراب تہی مجکو خواب مین سخت پشیمانی ہوئی قریب تہا کہ مین ہلاک ہوجاؤن مینے اپنے جی سے کہا بہلا مین شب عرفہ مین کسطرح شراب پیون قبل بیدار ہونیکے مجہے معلوم ہوا کہ یہ خواب ہے اور میری آنکہہ مین آنسو تہا مین خوش ہوا اور مینے جانا ان المیزان بالتادیب منصوب علی رحمۃ بی و شفقۃ علی کالیتیم فی حجر تربیۃ ولیہ وولی الیتیم قد یضربہ لیس فم عنہ الوقوع فیما ہو اشد من الضرب انتہی بخلاف اوس شخص کے کہ اللہ اوسکا ولی نہین ہوتا ہے اور وہ جنابت یا حقد وحسد وبغی وغش ومحبت دنیا ونحو ذلک پر سو رہتا ہے اوسکو اللہ کچہہ بہی خواب مین نہین دکہاتا سو آدمی کبہی یون نہ کہے کہ اہل اللہ بڑے مزے مین ہین جبکہ اونکو کسی راحت ظاہر مین امور دنیا سے دیکہے کیونکہ جو تعب اونکے باطن مین ہے اوسکو کوئی تعب لگا نہین کہاتا اور اگر بغیر رشک کرنیکے اونپر نہ چہینے تو پہر اونکی کثرت طاعات پر

رشک کرے بالجملہ اس حکمت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ جب بندہ کسی مصیبت مین گرفتار ہوا اور وہ یہ کہے کہ مین کیا کرون یہ تو میری تقدیر مین لکہا تہا پہلے اس سے کہ مین پیدا ہون تو یہ کہنا اوسکا بے ادبی ہے ساتہہ اللہ تعالی کے کیونکہ اس کہنے مین ایک رائحۂ عدم اقامت حجت کا اپنے نفس پر ہے بلکہ بندہ پر یہ بات واجب ہے کہ اللہ تعالی کی طرف بہاگے اور اوس سے اقالہ اپنے لغزش کا اور مغفرت اپنی ذلت کی چاہی هذا هو الذی کلف به وبا فشائہ فی هذہ الدار فان کون الامور بتقدیر اللہ تبارک وتعالی تحصیل الحاصل وقد قال تعالی وما ظلمناهم ولکن کانوا انفسهم یظلمون وقال تعالی وما ظلمناهم ولکن ظلموا انفسهم جن لوگون نے یہ کہا تہا لوشاء اللہ ما عبدنا من دونہ من شئ نحن ولا اٰباءنا اللہ نے اونکی مذمت فرمائی ہے اگرچہ یہ کہنا اونکا فی نفسہ حق تہا لکن یہ ایسا حق تہا جس سے باطل کا ارادہ کیا گیا تہا وهذا الخلق غریب فی الفقراء بل غالبهم یسلم للہ علی کرہ و یقول العبد مجبور فی عین اختیارہ اور کبہی یہ شعر پڑہنے لگتا ہے ؎

القاہ فی الیم مکتوفا وقال لہ		ایاک ایاک ان تبتل بالماء
درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ	؎	باز میگوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

اور کبہی اس مثل سائر کو ذکر کرنے لگتا ہے ید لا تقدر علی عضها قبلها ونحو ذلک وکل ذلک لا یجوز عند المحققین لان فیہ رائحۃ عدم اقامۃ الحجۃ علی نفسہ فایاک من مثل ذلک وایاک واللہ یتولی هداک **ف** احادیث مطہرہ مین ترغیب وہی ہے سوال عفو وعافیت مین یہ اسلئے کہ اس سے بڑہکر کوئی نعمت دارین مین نہین ہے تمام مقاصد کونین اسیکے ارد گرد چکر مارتے ہین حولها ندندن انس لئے کہا ہے ایک شخص پاس حضرت صلعم کے آیا اور کہا ای رسولخدا ای الدعاء افضل کون دعا بہت بہتر ہے فرمایا سل ربک العافیۃ والمعافاۃ فی الدنیا والاخرۃ مانگ اپنے رب سے تندرستی

ومعافی بیان اور وہان اوس شخص نے پہر دوسرے دن آکر یہی سوال کیا کہ کون دعا
افضل ہے حضرتؐ نے وہی جواب دیا اوسنے تیسرے دن آکر پہر یہی کہا حضرتؐ نے
پہر ویسا ہی جواب دیا اور فرمایا اذا أُعطیت العافیة فی الدنیا وأُعطیتها فی الاخرة
فقد افلحت یعنی جب تجکو دنیا مین اور آخرت مین عافیت دیگئی تو اب تو رستگار ہوگیا
رواہ الترمذی وحسنہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ایکبار منبر پر کہڑے ہوکر روئے
پہر کہا کہ حضرتؐ درمیان ہمارے منبر پر کہڑے ہوکر روئے تہے اور فرمایا تہا سلوا اللہ
العفو والعافیة فان احدا لم یعط بعد الیقین خیرا من العافیة رواہ الترمذی
وابن حبان وقال الترمذی هذا حدیث حسن من هذا الوجه وصححه
ابن حبان واخرجه ایضا من حدیثه احمد والنسائی وابن ماجة والحاکم
وصححه یعنے اللہ سے سوال عفو وعافیت کا کرو بعد یقین یعنے ایمان کے کوئی چیز عافیت
سے بہتر نہین دیگئی ہے شوکانی رح نے کہا ہے العفو هو التجاوز عن العبد بمغفرة
ذنوبه وعدم مواخذته بها اقترفه منها وقال فی الصحاح العافیة هی دفاع
اللہ سبحانه عن العبد انتهی فقوله دفاع اللہ یفید ان العافیة تعم جمیع ما
یدفعه اللہ عن العبد من البلایا کائنة ما کانت قال فی النهایة والعافیة
ان یسلم من الاسقام والبلایا انتهی وهذا یفید العموم کما افاده کلام صاحب
الصحاح وقال فی القاموس العافیة دفاع اللہ عن العبد عافاه اللہ من العلل
والبلایا کاعفاه اللہ من المکروه معافاة وعافیة ووهب له العافیة من
العلل کاعفاه انتهی وهکذا کلام سائر ائمة اللغة وبهذا یعرف ان العافیة
هی دفاع اللہ تعالی عن العبد وهذا الدفع المضاف الی الاسم الشریف یشمل
کل نوع من انواع البلایا والمحن فکل ما دفعه اللہ عن العبد منها فهو عافیة
ولهذا قال النبی صلعم فی هذا الحدیث فان احدا لم یعط بعد الیقین خیرا

من العافیة انتهی ٥

اى خالق ہر بلند و پستی	شش چیز عطا بکن ز ہستی
علم و عمل و فراخ دستی	ایمان و امان و تندرستی

ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے ما من دعوة یدعو بها العبد افضل من اللهم انی اسألك
المعافاة فی الدنیا والاخرة رواہ ابن ماجة یعنی کوئی دعا افضل تر اس دعاء مذکور
سے نہین ہے معاذ بن جبل کا لفظ رفعا یہ ہے ما من دعوة احب الی الله ان یدعو بها
عبد من ان یقول اللهم انی اسألك المعافاة والعافیة فی الدنیا والاخرة
رواہ الطبرانی ورجاله رجال الصحیح شوکانی رح کہتے ہین فهذا الحدیث قد دل
علی ان الدعاء بالعافیة احب الی الله سبحانه من کل دعاء کائنا ما کان
کما یفیده هذا العموم وتدل علیه هذه الکلیة فجمع هذا الدعاء بهذه
الکلمة بین ثلث مزایا اولها شموله لخیری الدنیا والاخرة وثانیها انه فضل
الدعاء علی الاطلاق وثالثها انه احب الی الله تعالی من کل دعاء یدعو به العبد
کائنا ما کان انتهی مین اپنی دعا مین یون کہتا ہون یا ارحم الراحمین نسألك
العفو والعافیة فی الدنیا والدین یہ اسلئے کہ لفظ ارحم الراحمین اور لفظ
یا ذا الجلال والاکرام اور لفظ یا بدیع السموات والارض اور لفظ یا حی یا قیوم
اور لفظ دعائی ذوالنون علیه السلام کی فضیلت سنت مطہرہ مین بہت کچھ آئی ہے ان
الفاظ کو اسماء عظمی کہا ہے جو دعا ان لفظون کے ساتھہ مانگی جاتی ہے الله تعالی اوسکو
اپنے فضل عمیم و کرم جسیم سے ضرور ہی قبول فرماتا ہے ولله الحمد والمنة ابو مالک اشجعی
اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ ایک آدمی پاس حضرت ص کے آیا اور کہا ای رسول خدا
کیف اقول حین اسأل ربی یعنی جب مین اپنے رب سے سوال کرون تو کسطرح کہون
فرمایا کہہ اللهم اغفر لی وارحمنی وعافنی وارزقنی پھر حضرت نے اپنی اونگلیون کو

طرف ابہام کے جمع کیا یعنی گن کر بتا یا کہ یہ چار لفظ ہین پہر فرمایا فان ھولاء یجمعن لک دنیاک وآخرتک رواہ مسلم یعنی یہ الفاظ تیرے لئے دنیا وآخرت کو فراہم کر دیتے ہین انس کہتے ہین حضرت نے فرمایا کہ دعا درمیان اذان واقامت کے واپس نہین ہوتی ہے اوسپر صحابہ نے کہا ہم کیا کہین فرمایا سلوا اللہ العافیۃ فی الدنیا والاخرۃ رواہ الترمذی ابن عمر کا لفظ رفعاً یہ ہے ماسئل اللہ شیئا احب الیہ من العافیۃ رواہ الترمذی یعنی اللہ تعالی اسوال عافیت کو سب اشیاء مین زیادہ تر دوست رکہتا ہے وہ بڑا بدبخت ہے جو کہ اب بہی یہ سوال نکرے ۵

گر طمع خواہد زمن سلطان دین		خاک بر فرق قناعت بعد ازین	

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین مین نے کہا ای حضرت بہلا اگر مین شب قدر کو جان لون تو پہر کیا کہون فرمایا کہہ اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنا رواہ الترمذی ۵

کریما بہ بخشای بر حال ما		کہ ہستم اسیر کمند ہوا	

مین کہتا ہون شب قدر کی بندگی وقبولیت قرآن شریف سے ثابت ہے اور یہ وہ شب ہے کہ بہت کم کسی کو میسر آتی ہے اگر تمام عمر مین ایک بار بہی ہاتہ آجائے تو سمجہو کہ وہ بڑا بخت آور رہے ایسی شب مبارک کے لئے حضرت نے فقط اس مختصر دعا پر جو اکتفا فرمایا پس یہ دلیل روشن ہے اس بات پر کہ اس سوال سے بڑہکر کوئی مراد واسطے مومن کے نہین ہے اور یہ سوال جامع جملہ ادعیہ مقصودہ ومقاصد محمودہ ہے پس انسان پر لازم ہے کہ ہرگز اس سوال عفو وعافیت سے غفلت نکرے اور یہ دعا اپنے اہل واولاد کو بہی سکہادے غرضکہ اس جگہہ دو لفظ ہین جنکا سوال حضرت نے اللہ سے کیا ایک لفظ عفو ہے وھو العمدۃ فی الفوز بدار المعاد دوسرا لفظ عافیت ہے وھی العمدۃ فی صلاح امور الدنیا والسلامۃ من شرورھا ومحنہا اس بنیاد پر یہ دعا منجملہ کلم جوامع اور فوائد نوافع کے ہے فعلی العبد ان یستکثر من الدعا بہا شوکانی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے وقد اغنی عن التطویل فی ذکر فوائدھا ومنافعھا ما ذکرہ رسول اللہ صلعم فی الحدیث المتقدم فانہا اذا کانت بحیث لم یعط احد بعد الیقین خیرا منھا فقد فاقت کل الخصال وارتفعت

درجتھا عن کل خیر حدیث ابوالدرداء مین فرمایا ہے ماسال العباد شیئاً افضل من ان یغفر لھم ویعافیھم یعنی سوال نہ کیا بندون نے کسی شئے کا افضل تر اس بات سے کہ اللہ اونکو بخشدے اور عافیت مین رکھے مجمع الزوائد مین کہا ہے کہ رواہ البزار ورجالہ رجال الصحیح غیر موسی بن السائب وھو ثقۃ شوکانی رح کہتے ہین ان العمدۃ الکبری فی نیل السعادۃ الاخرویۃ ھی مغفرۃ الذنوب وعفو اللہ عنھا والعمدۃ العظمی بنیل السعادۃ الدنیویۃ ھی العافیۃ و ھذہ الکلمۃ کما تری فیھا ما یبعث رغبات الراغبین الی دامۃ طلبات رب العلمین بان یغفر ویعافی فمن رزق الاستکثار من ھذا السوال وحظی بتکریر ھذا الدعا فقد لاح لہ عنوان السعادۃ وفتح لہ باب الفوز واخذ بطرفی النجا انتھی انس کہتے ہین حضرت کا گذر ایک قوم مبتلا پر ہوا فرمایا اما کان ھولاء یسألون اللہ العافیۃ یعنی کیا یہ لوگ اللہ سے سوال عافیت کا نہین کرتے تھے رواہ البزار قال فی مجمع الزوائد ورجالہ ثقات انتھی شوکانی رح کہتے ہین اس حدیث مین دلیل ہے اسبات پر کہ سوال عافیت دافع ہر بلا اور رافع ہر محنت وابتلا ہے ولہذا حضرت نے یہ استفہام انکاری کیا گویا اونکو یہ ارشاد فرمایا کہ تمنے کیون اپنی جان کو اس محنت وابتلا مین چھوڑ رکھا ہے حالانکہ تمکو دوا حاسم ومرہم شافی ملسکتا ہے وہ علاج یہی دعاء عافیت ہے تم اللہ سے کیون نہین اسکے دفع ہونا اس محنت نازلہ کا اس دعوت کافیہ کے ساتھہ نہین مانگتے وفی ھذا ما یزید النفوس نشاطاً والقلوب بصیرۃ باستعمال ھذا الدعا عند عروض کل داء ومساس کل محنۃ و نزول کل بلیۃ عباس بن عبد المطلب نے کہا ہے کہ مینے حضرت سے کہا علمنی شیئاً ادع اللہ تعالی بہ فرمایا سل ربک العافیۃ مینے چند روز توقف کیا پھر جاکر کہا یا رسول اللہ علمنی شیئاً اسالہ ربی فرمایا یا عم سل اللہ تعالی العافیۃ فی الدنیا والآخرۃ یعنی اونکے دوبارہ سوال کے جواب مین پھر بھی ارشاد کیا کہ ای چچا مانگو تم اللہ سے عافیت دنیا وآخرت کی اخرجہ الطبرانی فی الکبیر قال فی مجمع الزوائد باسانید ورجال بعضھا رجال الصحیح غیر یزید بن زیاد وھو حسن الحدیث انتھی اس حدیث کو ترمذی نے بھی روایت کیا ہے اور کہا ہے ھذا حدیث صحیح اس حدیث مین

دلیل ہے اثبات پر کہ کوئی دعا برابر دعای عافیت کے نہین ہے اور نہ کوئی کلام قائم مقام اس کلام کے ہو سکتا ہے اور یہ بات اوپر گزر چکی ہے کہ عافیت یہ ہے کہ اللہ بندہ سے بلا کو دور کرے تو جو شخص یہ دعا کرتا ہے وہ گویا اللہ سے ہر بلا کا دور ہونا مانگتا ہے حضرت صلعم جناب عباس کو بجای باپ کے سمجھتے تھے اور اونکا حق ویسا ہی جانتے تھے جیسا کہ ولد کو ساتھہ والد کے جاننا چاہیے تو پھر اونکے تخصیص کر لینے مین ساتھہ اس دعا کے اور مجرد دعای عافیت پر قصر کرنے مین تحریک ہے داعین کو ملازمت پر اس دعا کے اور اس بات پر کہ اس دعا کو ایک بڑا وسیلہ طرف اپنے رب کے ٹھہرائین اور ہمہ تن کو ساتھہ اسکے دفع کرین پھر اس سوال کو لفظ دنیا و آخرت سے مکمل کیا فکان ہذا الدعا من ہذہ الحیثیۃ قد صار عدۃ لکل ضر وجلب کل خیر اللہم انا نسألک العفو والعافیۃ فی الدنیا والآخرۃ قالہ الشوکانی رح دوسرا لفظ اس حدیث کا ابن عباس سے نزدیک طبرانی کے معجم کبیر مین یون ہے یا عم اکثر الدعا بالعافیۃ مجمع الزوائد مین کہا ہے وفیہ ہلال بن خباب وہو ثقۃ وضعفہ جماعۃ وبقیۃ رجالہ ثقات انتہی محمد بن عبداللہ بن جعفر کہتے ہین مین ہمراہ عبداللہ بن جعفر کے تھا اتنے مین ایک آدمی آیا اور اوسنے کہا مجھے ایسی دعا بتا کہ اللہ اوسکا نفع بخشے کہا مینے حضرت سے سنا ہے کہ فرماتے تھے سل اللہ العفو والعافیۃ فی الدنیا والآخرۃ رواہ الطبرانی فی الکبیر وفی اسنادہ سلیمان بن داؤد الشاذکونی وفیہ ضعف ابن عباس کہتے ہین حضرت یہ دعا کیا کرتے تھے اللہم انی اسألک العفو والعافیۃ فی دینی ودنیای واہلی ومالی الحدیث رواہ البزار اسمین دلیل ہے اثبات پر کہ یہ دعا ساتھہ اس کلمہ کے شامل خیر دارین ہے وبالجملۃ فالاحادیث فی ہذا المعنی کثیرۃ جدا منہا ما ورد فی الدعا بخصوص العافیۃ ومنہا ما ورد فی الدعا بہا مع غیرہا من الادعیۃ واستیفاء ذلک یحتاج الی مزید بسط مین کہتا ہون کہ جزری رح نے خاتمۂ عدۃ الحصن الحصین مین لکھا ہے فلینظر العاقل مقدار ہذہ الکلمۃ التی اختارہا رسول اللہ صلعم من دون الکلم ولیومن بانہ اعطی جوامع الکلم واختصرت

له الحکم فان من اعطی العافیة فاز بما یرجوه قلباً و قالباً و دیناً و دنیاً و وقی ما
یخافه فی الدارین علماً یقیناً و لقد تواتر عنه صلعم دعائه بالعافیة و ورد عنه
لفظاً و معنیً من نحو خمسین طریقاً هذا و قد غفر له ما تقدم من ذنبه و ما تاخر و هو المعصوم
علی الاطلاق حقیقتاً فکیف بنا و نحن غرض لسهام القدر و عرض بین النفس و الهوی
والشیطان کما ورد فی الخبر انتهی شوکانی رح تحفة الذاکرین و من له خبرة بعلم السنة المطهرة
عرف صدق ما قاله الجزری رح فی کلامه هذا الذی ختم به کتابه ان الدعا بالعافیة
ورد من نحو خمسین طریقاً و التواتر یثبت بدون هذا المقدار و به تعرف ان ثبوت
الدعا عن رسول الله صلعم بالعافیة قولاً منه و تعلیماً للغیر مقطوع به معلوم
صدقه و صحته ما اشتمل علیه من الفوائد الشاملة للدارین و منها حسن الخاتمة انتهی
اللهم انا نسالك العفو و العافیة و المعافاة فی الدنیا و الآخرة اللهم آمین و آخر
دعوانا ان الحمد لله رب العالمین و صلی الله علی سید المرسلین و خاتم النبیین
و شفیع المذنبین یوم الدین و علی آله و صحبه و من تبعهم بالاحسان اجمعین ۵
یہ رسالہ مختصر عجالۃ روز دوشنبہ ۱۲ ماہ جمادی الاولی سنہ ۱۳۲۳ ہجری کو بحمد تعالی تمام ہوا و الحمد للہ الذی
بنعمته تتم الصالحات

تمت بالخیر

صحت نامہ تسلیۃ المصاب

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵	۵	اعتمالی	اعتمال
۶	۲	ثو	تو
"	۷	یحکمون	یحکمون
۱۳	۱۸	دخل	داخل
۱۴	۴	دارجو	وارجو
۱۵	۲۰	استخدامات	استحلامات
۱۸	۳	عطهم	عظهم
۲۱	۴	عاوتاً	عادتاً
۲۲	۳	ہوکر	ہومگر
۲۴	۲۱	تجھے	تجھسے
۲۵	۱۳	امنو	آمنوا
۲۶	۲۰	ثابث	ثابت
۲۷	"	حل	جل
۲۹	۷	بصیر	بصبر
۳۰	۱	کہایا	کہایا پہر جماع کیا
"	۲۰	دیتا	دنیا
۳۱	۶	وشکر	شکر
"	۱۳	الارز	الارزة
۳۵	۱۷	بہا	بہ
۳۶	۱	سے عام	عام سے
۳۶	۱۹	قیضہ	قبضہ
۳۷	۲	کرزر	کرز
۳۹	۹	ابن	ابن حبان
"	۱۸	علیہا	علیہما
"	"	"	"
۴۱	۱۹	حبیبیت	حبیبتیہ
"	۲۰	عندی	عبدی
"	۲۱	علیہا	علیہما
۴۲	۴	مرتب	مترتب
"	۱۸	السرورز	السرور
۴۵	۷	پہریہ	یہ
"	۱۳	ستی	رہنی
۴۶	۷	امتبلی	المبتلی
۴۸	۱۰	قیطی	قبطی
"	۱۷	اونکو	اونکی
۵۳	۱۹	ولقد	لقد

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵۳	۱۹	کمد	کبد
۵۶	۱۶	دخلوا	وخلوا
۵۸	۵	قدار	قدرا
〃	۲۱	کاری جان	کاریجان
۵۹	۱۷	الامل	الآمل
۶۰	۱۸	فضیب	قضیب
۶۱	۴	ولا	والا
〃	۵	وفن	دفن
۶۳	۱۳	۰رضا	مارضا
〃	۲۰	یوما یوما	یوما ویوما
۶۴	۴	قسطنطنیہ	قسطنطینیہ
〃	۱۱	النقل	لنقل
〃	۱۹	ریدی	زیدی
〃	۲۰	سائل	شائل
۶۵	۳	آباوھم	ابادھم
۶۸	۷	کاری تو	کارتو
۶۹	۱۹	یکون	تکون
[illegible]	[illegible]	لَفَظُ	لفظ
〃	۱۳	الدار	الدر
۷۱	۱۹	اخراش	خراش
۷۲	۷	انھون	انھین
〃	۸	طولونی	طولون
〃	۱۷	خانقاہ کو	خانقاہ کا
۷۴	۸	تصبرون	التصبرون
۷۵	۱	سمنون کو	سمنون کی
۷۸	۱۲	۲۳	۲۴
۸۱	۱۵	وعلی	علی
۸۲	۱۲	الی سایوول	علی مایئول
۸۶	۹	اُباءنا	آباؤنا
۸۷	۱۲	العافیہ	العافیۃ
〃	۱۴	العاقبۃ	العافیۃ
〃	۱۹	بشمل	یشمل
۸۸	۱۱	نزاایا	مزایا
۸۹	۱۵	مقاصد	ومقاصد
۹۱	۲۰	لکلمۃ	الکلمۃ
۹۲	۵	اانتھی	انتھی
〃	۹	الخاطمہ	الخاتمہ